

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مساجد کی آباد کاری

افادات

فقیر عصر حضرت مولانا
مفتی محمد امین صاحب
دامت برکاتہم اعلیٰ

ترتیب:

محمد کریم سلطانی

نشر:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرار، پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 730833-34

email:sultani@fsd.paknet.com.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مساجد کی آباد کاری

افادات

فقیر العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صحیح نور

جامعہ تبلیغ الاسلام ریاض العلوم

مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون: 34-730833

email:sultani@fsd.paknet.com.pk

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب مساجد کی آباد کاری

افادات فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب محمد کریم سلطانی

اشاعت اول ۲۰۰۰ء

کمپوزنگ صبح نور کمپیوٹرز

ناشر مکتبہ صبح نور

تعداد ۱۰۰۰

قیمت

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱-	انتساب	۱۰
۲-	ابتدائیہ	۱۱
۳-	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک	۱۴
۴-	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا	۱۹
۵-	جنت میں گھر	۲۶
۶-	صدقہ جاریہ	۳۹
۷-	عِلْمًا عِلْمَهُ وَنَشْرَهُ.	۴۱
۸-	وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ.	۴۲
۹-	مُصْحَفًا وَرَثَتَهُ.	۴۳
۱۰-	مَسْجِدًا بَنَاهُ.	۴۳
۱۱-	بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ.	۴۴
۱۲-	نَهْرًا أَجْرَاهُ.	۴۵
۱۳-	صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ.	۴۵
۱۴-	تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگ بنیاد رکھوانا	۴۷
۱۵-	فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مُصَلًّى.	۵۵
۱۶-	مساجد کی تعمیر میں حسن و نفاست	۵۸
۱۷-	مساجد طیب و طاہر	۶۴
۱۸-	مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء	۷۲

- ۱۹۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں
- ۸۶
- ۲۰۔ تحیۃ المسجد
- ۸۹
- ۲۱۔ احب البلاد
- ۹۱
- ۲۲۔ أَبْغَضُ الْبِلَادِ.
- ۹۴
- ۲۳۔ مساجد کی آباد کاری سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
- ۹۷
- ۲۴۔ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا.
- ۱۰۲
- ۲۵۔ لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ.
- ۱۰۳
- ۲۶۔ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ.
- ۱۰۴
- ۲۷۔ وصف ایمان سے متصف
- ۱۰۶
- ۲۸۔ حالتِ صلاۃ میں
- ۱۰۹
- ۲۹۔ صلاۃ میں
- ۱۱۱
- ۳۰۔ عزت و وقار سے
- ۱۱۴
- ۳۱۔ گناہوں کی مغفرت
- ۱۱۸
- ۳۲۔ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا.
- ۱۲۲
- ۳۳۔ يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ.
- ۱۲۳
- ۳۴۔ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ.
- ۱۲۵
- ۳۵۔ كَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ.
- ۱۲۶
- ۳۶۔ اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.
- ۱۲۶
- ۳۷۔ فَذَالِكُمْ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمْ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمْ الرِّبَاطُ.
- ۱۲۷
- ۳۸۔ گناہوں کا دھل جانا
- ۱۳۳
- ۳۹۔ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ.
- ۱۳۵

- ۱۳۶ .۲۰ اِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ.
- ۱۳۷ .۲۱ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.
- ۱۳۸ .۲۲ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا.
- ۱۳۴ .۲۳ أَنَانِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ.
- ۱۳۵ .۲۴ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتْفَيْ.
- ۱۳۶ .۲۵ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِي.
- ۱۳۶ .۲۶ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ.
- ۱۳۷ .۲۷ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ.
- ۱۳۸ .۲۸ الْكَفَّارَاتِ.
- ۱۳۸ .۲۹ أَلْمَكُّ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ.
- ۱۳۹ .۵۰ أَلْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ.
- ۱۵۰ .۵۱ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ.
- ۱۵۰ .۵۲ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ.
- ۱۵۱ .۵۳ كَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
- ۱۵۳ .۵۴ حَسَنَاتِ كِي كَثُرَتْ
- ۱۶۳ .۵۵ ہر قدم پر دس نیکیاں
- ۱۶۴ .۵۶ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا
- ۱۶۵ .۵۷ إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ.
- ۱۶۵ .۵۸ الْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ.
- ۱۶۶ .۵۸ يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينِ.
- ۱۶۷ .۵۹ حج اور عمرہ جتنا اجر و ثواب

- ۱۶۸ . ۶۰ . أَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ .
- ۱۷۲ . ۶۱ . أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ .
- ۱۷۴ . ۶۲ . كِتَابٌ " فِي عِلِّيِّينَ .
- ۱۷۶ . ۶۳ . اللّٰهُ كَيْ كَفَالَتْ
- ۱۷۷ . ۶۴ . التَّقِيَّ .
- ۱۷۹ . ۶۵ . تَكْفُلَ اللّٰهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ .
- ۱۸۰ . ۶۶ . وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللّٰهِ إِلَى الْجَنَّةِ .
- ۱۸۱ . ۶۷ . ضَمَانَتِ الْهَيِّئِ مِثْلِ
- ۱۸۳ . ۶۸ . مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .
- ۱۸۴ . ۶۹ . مَنْ عَادَ مَرِيضًا .
- ۱۸۵ . ۷۰ . مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ .
- ۱۸۷ . ۷۱ . مَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعْزِرُهُ .
- ۱۸۷ . ۷۲ . مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا .
- ۱۹۰ . ۷۳ . اللّٰهُ تَعَالَى بِطُورِ مَبَاهَاتِ فَرِشَتُوں سے ذِکْر کرتا ہے
- ۱۹۵ . ۷۴ . حَقِيقِي عِزَّتِ وَاللّٰهُ
- ۲۰۰ . ۷۵ . اللّٰهُ كَيْ خُوشَنُودِي
- ۲۰۱ . ۷۶ . تَبَشَّشَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ
- ۲۰۲ . ۷۷ . أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ .
- ۲۰۷ . ۷۸ . نَبِيٌّ مَكْرَمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ نَظَرِ شَفَقَتِ مِثْلِ
- ۲۱۵ . ۷۹ . مَلَائِكَةُ مَشْغُولٌ دَعَاءِ
- ۲۱۷ . ۸۰ . كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ .

- ۲۱۸ .۸۰ ثَمَلَا نِكَّةً يُصَلُّونَ عَلَىٰ أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ.
- ۲۲۳ .۸۱ اوتاد المساجد
- ۲۲۷ .۸۲ الْمَلَا نِكَّةُ جُلَسَاءُ هُمْ.
- ۲۲۹ .۸۳ إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُوهُمْ.
- ۲۳۰ .۸۴ وَإِنْ مَرَضُوا عَادُوهُمْ.
- ۲۳۵ .۸۵ إِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ.
- ۲۳۶ .۸۶ أَخ "مُسْتَفَاد".
- ۲۳۶ .۸۷ كَلِمَةٌ "مُحْكَمَةٌ".
- ۲۳۷ .۸۸ رَحْمَةٌ "مُنْتَظَرَةٌ".
- ۲۳۸ .۸۹ آگ سے آزادی
- ۲۴۲ .۹۰ قیامت کو نور تام
- ۲۵۲ .۹۱ ظل الہی میں
- ۲۵۳ .۹۲ ظل الہی
- ۲۵۶ .۹۳ الْأِمَامُ الْعَادِلُ.
- ۲۵۸ .۹۴ شَابٌ "نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ.
- ۲۵۹ .۹۵ رَجُلٌ "قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ.
- ۲۶۱ .۹۶ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ.
- ۲۶۲ .۹۷ رَجُلٌ "دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ
- ۲۶۳ .۹۸ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ.
- ۲۶۴ .۹۸ رَجُلٌ "تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا.
- ۲۶۵ .۹۹ رَجُلٌ "ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ.

- ۲۶۶ -۱۰۰ ضیافت الہیہ
- ۲۶۹ -۱۰۱ اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں
- ۲۷۲ -۱۰۲ ایک عظیم بشارت۔
- ۲۷۳ -۱۰۳ مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل
- ۲۷۷ -۱۰۴ مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر
- ۲۷۹ -۱۰۵ . فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ .
- ۲۸۰ -۱۰۶ مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر
- ۲۸۵ -۱۰۷ تین مبارک مساجد کی طرف سفر
- ۲۸۷ -۱۰۸ طلب علم کیلئے سفر۔
- ۲۹۰ -۱۰۹ سفر ہجرت
- ۲۹۳ -۱۱۰ سفر جہاد
- ۲۹۶ -۱۱۱ قبور کی زیارت کیلئے سفر
- ۲۹۹ -۱۱۲ تبلیغ دین کیلئے سفر
- ۳۰۲ -۱۱۳ ایک اور مفہوم
- ۳۰۲ -۱۱۴ مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر
- ۳۰۵ -۱۱۵ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک
- ۳۱۱ -۱۱۶ باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت
- ۳۱۵ -۱۱۷ باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت
- ۱۱۸ مسجد میں عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے نصف رات عبادت کا ثواب اور فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

۱۱۹۔ مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے

۳۲۳

سے بہتر ہے۔

۳۳۷

۱۲۰۔ مساجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

۳۳۸

۱۲۱۔ مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے

۳۳۵

۱۲۲۔ بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے

۳۵۰

۱۲۳۔ مساجد میں الحاد۔ گناہ کبیرہ

۳۵۲

۱۲۴۔ "إِلْحَادٌ فِي الْمَسْجِدِ".

۳۵۷

۱۲۵۔ بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں

۳۶۲

۱۲۶۔ روئے زمین مسجد و طہور

۳۶۶

۱۲۷۔ مَبَارِكِ الْإِبِلِ اور مَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا

۳۷۱

۱۲۸۔ مراجع و مصادر



انتساب

در بار عالیہ، گلہار شریف - کوٹلی - آزاد کشمیر کی مسجد

جامع مسجد الفردوس

کے نام

جس کے پہلو میں قدوة الاولیاء حضرت

خواجہ محمد فتح اللہ صدیقی شطاری

رحمۃ اللہ علیہ

کامزایہ پر انوار

تشنگان بادۂ وحدت

کو آج بھی جام عرفاں پلارہا ہے۔

امیدوار نظر کرم

محمد کریپر سلطانی

یوم البدر: ۷ ارمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

بمطابق 14 دسمبر 2000ء

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَنْشَى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقَدَمِ

سیدی و ابی فقیہ العصر حضور مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم

و فیوضاتہم کی زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف ہے۔ آپ کی حیات مستعار

کے روز و شب ترویج و اشاعتِ دین میں گزر رہے ہیں۔ ارادتمند چند

گھڑیاں آپ کے پاس بیٹھتے ہیں تو دین کا درد لے کر اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کا سایہ صحت و عافیت

کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

مساجد کی آباد کاری آپ کی زیر ترتیب کتاب ”احیاء السنۃ“ کا ایک

باب ہے اور اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہے۔ یاد رہے اس کتاب میں

درج شدہ احادیث مبارکہ سنداً بھی صحیح ہیں۔

اس کتاب میں جو خوبی و کمال ہے وہ حضور سیدی و ابی مدظلہ العالی کی

وجہ سے ہے اور اس میں جو نقص و کجی ہے وہ میری کم علمی کی وجہ سے اور میری

ترتیب میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہمارے لیے وجہ نجات بنائے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات گرامی اور تعلیمات مبارکہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبِّ أَوْزَعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدِي وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي
إِنِّي تبتُّ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ - فَاطِرَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي
بِالصَّالِحِينَ. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى
وَرَسُولِكَ الْمُرْتَضَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيلِ
وَالطَّرْفِ الْكَحِيلِ وَالْخَدِّ الْأَسِيلِ وَعَلَى آلِهِ بُدُورِ الدُّجَى
وَصَحْبِهِ شُمُوسِ الْهُدَى وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ.

راقم الحروف :- محمد کریم سلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم - مسجد خضراء

جامعہ تبلیغ الاسلام، فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ

الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ :-

مساجد، بیوت اللہ ہیں۔ دین اسلام کا شعار ہیں۔ اہل اسلام کی اجتماعی عبادت کا مقام ہے۔ اللہ ذوالجلال کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنے ایمان کو قوت و جلا بخشنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں ذکر و فکر کا اپنا مقام ہے۔ اہل ایمان شروع دن سے مساجد سے الفت و پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے گھر کو اپنے گھروں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد سے دلی لگاؤ کی توفیق مرحمت فرمائے، اپنے ارشادات پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مبارکہ پر کابند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبِرْکَةِ مَنْ اتَّخَذَتْهُ حَبِیْبًا فِی الدُّنْیَا

وَالْاٰخِرَةِ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ

وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا حکم مبارک

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر مساجد کا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا اللہ کا حکم ماننا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔

وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ.

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۱)	جلدا	صفحة ۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۱)	جلدا	صفحة ۱۷
قال الالباني:	صحيح		
ارواء لغليل	رقم الحديث (۱۵۵)	جلدا	صفحة ۱۸۳
قال الالباني:	صحيح		
سلسلة الاحاديث الصحيحه / رقم الحديث (۸۵۰)	جلدا	صفحة ۵۳۰	
قال الالباني:	حديث حسن صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۳۹۲)	جلدا	صفحة ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۰۲۰۲)	جلدا	صفحة ۲۲۸
قال حمزه احمد الزين:	اسناد صحيح		
سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (۱۰۲۹)	جلدا	صفحة ۳۲۹
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحديث (۲۰۳۷۲)	جلدا	صفحة ۲۲۰
مسند الحميدي	رقم الحديث (۱۱۲۵)	جلدا	صفحة ۲۷۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے کر گزرو اور جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ۔

-☆-

مساجد کی تعمیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے اور اس حکم پر عمل کرنا عین سعادت اور ذریعہ نجات ہے۔ جب مسجد کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو یقیناً یہ اللہ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے والا خائب و خاسر نہیں ہوا کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۰۴	جلد ۲	رقم الحدیث (۵۹۴)	سنن الترمذی
		وهذا صحیح من الحدیث الاول	قال الترمذی:
صفحہ ۳۲۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۹۴)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۴۱۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۵۹)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
صفحہ ۲۳۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۲۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۳۵	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	تحفة الاشراف
صفحہ ۱۳۶	جلد ۱۵	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۶۱۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	سنن الکبریٰ للبیہقی

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک و صاف رکھا جائے۔



جہاں بھی چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر کرنا ضروری ہے تاکہ ان

گھروں کے باسی اجتماعی طور پر عبادت الہیہ کا لطف لے سکیں اور پانچوں وقت مسجد سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ یہ آذان کی آواز جہاں جہاں بھی جاتی ہے باعثِ برکت و رحمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے ہر اہل ایمان کے گھر کو مصدرِ خیرات و برکات بنائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيِّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِ وَبَنِ
عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي
النَّجَّارِ فَجَاءُوا وَامْتَقَلَدِي السُّيُوفِ كَانِي أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رَدْفُهُ وَمَلَأَ بَنِي
النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ
حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِنَاءَ
الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ

يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ

قَالُوا! لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَقَالَ أَنَسٌ " وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ

خَرِبَ " وَفِيهِ نَخْلٌ " فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ
 الْمُشْرِكِينَ فَنَبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوَيْتُ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ
 فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ
 وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِرُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
 فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

صحيح البخارى	رقم الحديث (۴۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحيح مسلم	رقم الحديث (۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۳۱۳۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۶
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
اسنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (۱۷۸۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۶۷
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
فتح الباري		جلد ۱	صفحہ ۵۲۳
اتحاف الساده المتقين		جلد ۶	صفحہ ۳۸۰
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (۲۳۲۸)	جلد ۶	صفحہ ۹۷
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحيح		

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۶
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول
اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنو عمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا پھر حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں جمائل کیے ہوئے
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابو بکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوا دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو

انہوں نے عرض کی

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی

کچھ قبریں تھیں اور اس میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خراب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے

کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رھتی

ہیں) پتھر رکھ دیے گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے

جاتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے

تھے۔

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مهاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لِبَنِي النَّجَّارِ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ لَهُمْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ثَامِنُونِي بِهِ قَالُوا : لَنَا خُذْلَهُ
ثَمْنَا أَبَدًا قَالَ : فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيهِ وَهُمْ
يُنَاوِلُونَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْآنصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ

أَنْ يُبْنِيَ الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۲
قال المحقق:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۶۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کی جگہ

بنونجار کی ملکیت تھی جس میں کچھ کھجور کے درخت اور مشرکین کی چند قبریں
تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار سے فرمایا

اس خطہ زمین کو میرے ہاتھ بیچ دو

انہوں نے عرض کی

یا رسول اللہ! (ہم یہ قطعہ زمین آپ کو دیتے ہیں لیکن) اس کی

قیمت کبھی بھی نہیں لیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس جگہ) مسجد بنا رہے تھے

اور صحابہ کرام حضور کو اینٹیں وغیرہ پکڑا رہے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

سن لیجئے! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

اے اللہ! انصار و مهاجرین کی مغفرت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس مسجد (مسجد نبوی) کی تعمیر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ (نماز) ادا فرما لیتے تھے۔

جنت میں گھر

قَالَ عُمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

۲۷۶ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۱۱۹۳۲)	اسنن الکبریٰ للبیہقی
		رواه مسلم فی الصحیح	قال البیہقی:
صفحہ ۲۳۷ عن اسماء بن یزید	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۸۲)	مجمع البحرین
		حسن	قال محمد حسن محمد:
صفحہ ۱۸۵	جلد ۲۳	رقم الحدیث (۴۶۸)	المعجم الکبیر للطبرانی
صفحہ ۶۰۹	جلد ۱۸	رقم الحدیث (۲۳۷۸۳)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۲۰۹	جلد ۹	رقم الحدیث (۸۳۵۴)	المعجم الاوسط
صفحہ ۳۸۰	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۰۶)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال محمد احمد شاہر:

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

مسجدیں اسلام کی عظمت کا نشان ہیں اور سلطنت اسلامیہ کی پہچان ہیں۔ اسلام کے اہم رکن صلاۃ کی ادائیگی کی جگہ ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعمیر کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَاذْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر جس شان سے بھی کیا جائے جس اہتمام سے کیا جائے اللہ وحدہ لا شریک اس سے بہتر شان سے اس ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر الہی کی متعدد صورتیں ہیں اس کی ہر صورت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے پر اپنی رحمتیں فرماتا ہے۔

مساجد کی تعمیر بھی اللہ کی یاد کا ایک طریقہ ہے۔ یہ اللہ کا گھر تعمیر ہوا

اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس سے بہتر اس مسجد بنانے والے کا ذکر کرتا ہے اس بندہ نے تو اس عالم ناپائیدار میں اس عارضی جہاں میں اللہ کا گھر (مسجد) کو بنایا تو جو اباً اللہ تعالیٰ باقی اور دائمی جہاں میں اس کیلئے گھر بناتا ہے۔

مسجد بنانے کی غرض و غایت ذکر الہی ہوتی ہے کہ ایک بندہ مومن ایک پاک و صاف جگہ میں دل جمعی کے ساتھ اللہ کو یاد کر سکے صلاۃ باجماعت ادا کر سکے اور زندگی کی چند سانسیں علیم و خبیر کے گھر میں گزار سکے۔

ایک اور حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	صحیح		

مواردالظمان	رقم الحدیث (۳۰۰)	صفحہ ۹۷
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۷۱)	صفحہ ۲۹۰ جلد ۹
المصنف لابن ابی شیبہ		صفحہ ۳۱۰ جلد ۱
سنن النسائی (عن عمرو بن عبسہ)	رقم الحدیث (۶۸۴)	صفحہ ۳۴ جلد ۲

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے
تھے: جس نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس
کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔



تعمیر مسجد کا مدعا ہی یہ ہے کہ اس میں ذکر الہی ہو۔ خالق و مالک کو یاد
کیا جاسکے۔ تعمیر مسجد میں اسی چیز کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہاں جس مسجد کی تعمیر کی
غرض ذکر الہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس میں روک دیا جائے ہو تو ایسی
جگہ صورتاً تو مسجد ہی ہے لیکن حقیقتاً مسجد کی برکات سے خالی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو جو مساجد میں ذکر الہی سے منع کرتے ہیں
اور اللہ کی عبادت میں رکاوٹ بنتے ہیں انہیں ظالم ترین کہا ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

وَسَعَى فِي خَرَابِهَا.

اور اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ جو اللہ کی مساجد میں ذکر الہی سے منع کرتا ہے اور ان مساجد کو بے آباد کرنے کی سعی میں مصروف ہو۔
یقیناً وہ آدمی بڑا بد نصیب ہے جو مساجد میں ذکر الہی کرنے سے روکتا ہے اور مساجد کی آباد کاری میں رکاوٹ بنتا ہے اور یقیناً وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور مساجد آباد کرنے کی مقدور بھر سعی کرتا ہے۔ اگر رکاوٹ ڈالنے والا ظالم ترین آدمی ہے تو لا محالہ اس کو آباد کرنے والا اس کی رونقیں دو بالا کرنے والا یقیناً خوش قسمت ترین شخص ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا قَدَرُ مَفْحَصِ قَطَاةِ بَنِي اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

اسنن الکبیری للبیہقی رقم الحدیث (۴۲۹۱) جلد ۲ صفحہ ۶۱۳
المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۱۰
مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۰

رواہ المزوار والطبرانی فی الصغیر و رجالہ ثقات	قال:
صفحہ ۲۹۰ جلد ۲	صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۰)
	اسنادہ صحیح
صفحہ ۲۹۱ جلد ۲	صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۱)
	اسنادہ صحیح
	قال الحق:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی اگرچہ قطا کے گھونسلہ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔



اللہ تعالیٰ کسی کام میں قلت و کثرت نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر میں اخلاص و للہیت ہوتا ہے ایک آدمی خلوص دل سے اللہ کا گھر بناتا ہے مسجد تعمیر کرتا ہے اگرچہ وہ مسجد حجم کے اعتبار سے کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو کریم و رحیم اللہ اسے ضرور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز کرتا ہے اور اسے اپنی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

اس حدیث پاک میں پرندہ کے گھونسلہ کے برابر مسجد بنانے کا ذکر

ہے تو شارحین حدیث پاک نے اس کی دو توجیہیں کی ہیں:

۱۔ اس سے مقصود مبالغہ ہے کیونکہ گھونسلہ کے برابر مسجد ہوتی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے اگرچہ تو مختصر ترین مسجد بنائے اس بات کا غم نہ کھا کہ تو محروم رکھا جائے گا بلکہ یقین رکھ کہ تیرے لیے بھی جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا۔ اگر وسیع و عریض مسجد بنانے والے کیلئے جنت میں محل تیار ہے تو مختصر اور چھوٹے رقبے پر تعمیر کرنے والے کیلئے بھی محل تیار ہے۔

۲۔ گھونسلہ کے برابر کہہ کر ان افراد کو بھی جنت میں گھر کی نوید سنائی گئی ہے جو پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتے بلکہ چند افراد مل کر ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں اگر کوئی خلوص سے ایک اینٹ بھی تعمیر مسجد میں صرف کرے گا وہ بھی اللہ کی جناب سے امیدوار رہے کہ اسے بھی جنت میں گھر ملے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْفَرِ بَنِي اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۲۹۳) جلد ۲ صفحہ ۶۱۴

المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۱۸۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۱
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۲۲۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۵
المطالب العالیۃ ابن حجر عسقلانی / رقم الحدیث (۳۵۲)		جلد ۱	صفحہ ۹۹
موارہ النظمان	رقم الحدیث (۳۰۱)		صفحہ ۹۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کیلئے قطا پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں ہے جو گھونسلہ یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بناتا ہے اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ جو بندہ پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتا بلکہ

اس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ مسجد تعمیر کر سکے لیکن اس کے دل میں

تڑپ اور امنگ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے اس کیلئے خزانوں کے منہ کھول دے تو وہ ضرور اس کا گھر تعمیر کرے گا لیکن فی الوقت اسے کھانے کیلئے روٹی بھی میسر نہیں اپنی اولاد کیلئے چند نوالوں کا رزق تلاش کرنا اس کیلئے ایک مسئلہ ہے تو ایسا شخص اگر کسی جگہ تعمیر ہونے والی مسجد میں بالکل معمولی رقم دیتا ہے تو وہ بھی یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی اس حدیث پاک کے الفاظ

مبارک کہ کچھ اس اضافہ کے ساتھ بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفَرَ بِشْرَمَاءٍ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدُ حَرِيٍّ مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا جَازَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے پانی کا کنواں کھدوایا تو اس سے جن وانس اور پرندہ کے

کسی گرم جگر نے پانی پیا (پیا سے نے پیاس بھائی) تو اللہ اسے قیامت کے

دن اجر عطا فرمائے گا۔

جس نے مسجد بنائی قطاہ کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی اللہ

اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ

حِينَ بَنَى مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ

أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ:

مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي

الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۱)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۶
سنن الترمذی مختصراً	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک کو وسعت دیکر از سر نو تعمیر کیا تو جب لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں تو آپ نے فرمایا

تم نے کچھ زیادہ ہی باتیں کر لی ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس نے کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

ان احادیث مبارکہ میں تعمیر مسجد میں اجر و ثواب کے ذکر کے ساتھ ”لِلّٰهِ“ کا لفظ آیا ہے اور بعض جگہ ”يُتَغْفَىٰ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ“ کے الفاظ مبارکہ آئے ہیں تو اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ تعمیر و بنائے مسجد میں عرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو ظاہری نام و نمود اور ریاضی کاری کا دخل نہ ہو۔

ہاں وہی کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت خالص ہو اور جو نیک کام کیا جائے اور اس کے کرنے والا حسن نیت کی دولت سے مالا مال ہو تو وہ کام یقیناً آخرت میں ثمر آور ہوا کرتا ہے اور اسکے کرنے کے خالق و مالک راضی ہوتا ہے۔

خلوص و للہیت سے کیے گئے کام میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی سنئے

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهِ بَابَ نِيَّةٍ حَسَنَةٍ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ

بَابًا مِنَ التَّوْفِيقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ نِيَّةِ سَيِّئَةٍ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ
سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الْخَذْلَانِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ.

- الطبقات الكبرى للشعرانی: ۱/۸۶ -

جس خوش نصیب نے اپنی ذات پر نیتِ حسنہ کا دروازہ کھول دیا تو
اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دے گا اور جس نے اپنی ذات
پر نیتِ سیئہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ذلت و رسوائی کے ستر
دروازے وہاں سے کھولے گا جہاں اس کو شعور تک نہ ہوگا۔

سلطان الاولیاء اکاملین عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم
صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے کس خلوص و للہیت سے مساجد سے محبت کی
اور انکی تعمیر و بناء میں دلچسپی لی کہ آج انکی اولاد اجماد کثر ہم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے
توفیق کے یوں دروازے کھول دیے کہ آزاد کشمیر کا علاقہ خوبصورت اور آباد
مساجد سے جگمگا اٹھا۔

بات کشمیر تک نہ رہی بلکہ توفیق الہی سے پاکستان کے کئی شہروں میں
مساجد تعمیر ہوئیں بلکہ دیار غیر میں اللہ کے گھروں کی تعمیر و بناء جاری و ساری ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ

الشُّكْرُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

صدقہ جاریہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلِمَهُ وَنَشْرَهُ أَوْ وُلْدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرِثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلَحُّقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۳۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اعمال اور جن حسنت (نیکیوں) کا ثواب مومن کو اس کے

مرنے کے بعد پہنچتا ہے ان میں سے

۱۔ علم جس کی اس نے کسی اور کو تعلیم دی اور اسے پھیلایا۔

۲۔ نیک اولاد کو چھوڑا۔

۳۔ قرآن کریم جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا۔

۴۔ مسجد جو اس نے تعمیر کی۔

۵۔ مسافروں کیلئے کوئی رہائش گاہ تعمیر کی۔

۶۔ نہر جاری کی یا

۷۔ صدقہ جسے اس نے اپنی زندگی میں زمانہ صحت میں اپنے مال سے

نکال دیا۔

ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

-☆-

مومن کچھ نیک کام اس لیے سرانجام دیتا ہے کہ انکا اجر و ثواب

مومن کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ اس حدیث پاک میں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔

عِلْمًا عِلْمَهُ وَنَشْرَهُ:

علم انسانیت کی بزرگی اور شرف ہے یہ علم ہی مومن کی متاع عزیز ہے۔ اسی علم کی بدولت انسان کو برتری نصیب ہوئی ہے۔ علم سے آراستہ افراد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ علماء جن کا علم صرف انکی ذات تک ہے اس سے وہ خود آراستہ ہوئے اور تہذیب و اخلاق کی دولت نصیب ہوئی لیکن اپنے کچھ مشاغل کے باعث وہ علم دوسروں تک منتقل نہ کر سکے۔

۲۔ وہ علماء جو علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ اس علم کی دولت کو بانٹتے بھی ہیں۔ صبح و شام قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے ہیں طلباء ان سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں ایسے خوش نصیب افراد جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو فیض یافتگان کی ایک کثیر تعداد چھوڑ جاتے ہیں۔ ان علماء کے مرنے کے بعد اگر ان کے شاگردوں میں سے کوئی اس علم پر عمل کرتا ہے یا اس کو مزید آگے بانٹتا ہے تو اس کا فائدہ اور اجر اس عالم کو اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ ان کا دیا ہوا علم جیسے جیسے پھیلتا ہے اللہ

تعالیٰ قبر میں ان کے ویسے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

کچھ علماء تصنیف و تالیف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اپنی ایک کتاب یا چند کتابیں بطور یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ملت اسلامیہ جیسے جیسے ان کی تصانیف سے ان تالیفات سے مستفیض ہوتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی ان کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ:

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے یہ وہ انعام ہے کہ جسے یہ نصیب ہوا اگر وہ اس کا شکر ادا کرنا چاہے تو شاید نہ کر سکے۔ مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کے بڑے کام آتی ہے۔ اولاد جو بھی نیکی کرتی جائے گی باپ کو قبر میں اس کا فائدہ پہنچتا جائے گا۔

اولاد اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو تو ماں باپ کی قبر منور ہو جاتی ہے۔ اولاد علم کی خیرات بانٹے یا صدقہ و خیرات کرے کسی راہ چلتے کو راہ بتائے یا کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے غرباء و مساکین کی خدمت کرے یا مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنا شعار بنائے ان تمام صورتوں میں نیک اولاد کا اجر اس کے ماں باپ کو قبر میں ملتا ہے اور ان کے درجات بلند ہوتے جاتے ہیں۔

مُصْحَفًا وَرَثَةً:

اولاد کو ورثہ قرآن مل گیا اب اولاد اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے اپنے باطن کو اس سے منور کرتی ہے تو اس کا اجر و ثواب اس کے وارث بنانے والے کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے۔

مَسْجِدًا بِنَاؤُ:

ایک مسلم نے مسجد بنائی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اب اس مسجد کی وجہ سے اسے مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اذان کی آواز سے اس کی قبر پر رحمتوں کا نزول ہوگا کیونکہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے اور نیک روہیں مسجد کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اس کا اجر اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی قبر سے عذاب دور کر دیا جائے اور جنت کے منتظم فرشتے مقرر کر دیئے جائیں۔

مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی جاتی ہے اس کا ثواب اس بنانے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا پھر جماعت جتنی بڑی ہوگی اجر و ثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے بچے اپنے سینے قرآن کریم سے معطر کرتے ہیں تو یقیناً اس بنانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ معطر کرے

گا اور قرآن کریم کی برکات سے اے معمور کرے گا۔

مسجد میں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے دین کا درس دیا جاتا ہے نامعلوم کتنے لوگ اس وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان سب کا اجر و ثواب اس مسجد بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

بعض مساجد میں صلاۃ الجمعة ادا کی جاتی ہے صلاۃ الجمعة میں اہل ایمان کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے اور سب ایک امام کے پیچھے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں تو اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

مسجد میں یہ نیکیاں دن دو دن کی بات نہیں بلکہ جب تک مسجد ہے اور اس میں اللہ کی بندگی کرنے والے آتے رہتے ہیں اس وقت تک اس بنانے والے کے درجات بلند و برتر ہوتے رہیں گے۔

بَيْتًا لِبْنِ السَّبِيلِ بِنَاهُ:

مسافروں کیلئے ایک گھر بنایا کہ جس میں سفر سے تھکے ماندے مسافر چند گھنٹیاں آرام کر لیں۔ اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔ یہ مسافر خانہ جب تک رہے گا اور مسافر اس میں آرام کرتے رہیں گے اس بنانے والے کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جائیگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بنانے والے نے اسے بنایا اور اس سے مسافروں سے سفر کی کلفت میں کمی

آئی ان کی تھکاوٹ دور اور ان کی پریشانی کا ازالہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عالم برزخ کے سفر کو آسان کر دے اس کی پریشانیاں ختم کر دے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا کر اسے راحت و آرام سے ہمکنار کر دے۔

نَهْرًا آجْرَاهُ:

کوئی نہر کھدوا کر جاری کر دی۔ نہر جاری ہو تو اس کا پانی جہاں جہاں جائے گا وہاں زندگی کے آثار ہونگے۔ سبزہ ہوگا۔ چرند و پرند اس سے مستفیض ہونگے انسان خود پیاس بجھائے گا اپنے کھیتوں کو سیراب کرے گا اور اپنے جانوروں کو پلائے گا۔

الغرض اس نہر سے جو بھی فائدہ حاصل کرے چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہو اس کا اجر و ثواب اس نہر جاری کرنے والے کو ہوگا اور اگر وہ اس دنیا سے چلا جائے تو جیسے جیسے اللہ کی مخلوق اس نہر سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی ویسے ہی اس کے قبر میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

صَدَقَةٌ أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ:

زندگی میں اور حالت صحت میں نکالے جانے والے صدقے کا اجر و ثواب بھی مومن کو اس کی قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔ صحت اور حیات کی شرط

اس لیے لگائی گئی کہ اگر کوئی زندگی کے آخری سانسوں میں بیماری کی حالت میں یعنی مرض الموت میں کہے کہ میرا یہ مال صدقہ ہے یہ مال صدقہ ہے تو اس کی بات نہ مانی جائے گی کیونکہ اب یہ مال اس کا نہیں رہا بلکہ اسکے ورثاء کا ہو گیا ہے۔

تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگ بنیاد رکھوانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعَالَ فَنُحِطَّ لِيْ مَسْجِدًا فِي
دَارِي أُصَلِّي فِيهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ فَجَاءَ فَفَعَلَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۱۸) جلد ۱ صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۵۵) جلد ۱ صفحہ ۳۱۱
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جب انکی بینائی بالکل ختم ہوگئی اور وہ

ناہینا ہو گئے تو انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس

میں ایک آدمی کے ذریعے عرض پیش کی

حضور! تشریف لائیے میرے گھر میں مسجد کی جگہ کی نشان دہی فرما

دیجئے کہ میں اس میں صلاۃ ادا کیا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لے گئے تو حضور نے

ان کی خواہش کے مطابق جگہ کی نشان دہی فرمادی۔

☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کس درجہ

فیروز بخت تھے کہ وہ اپنی ہر خواہش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ

دیا کرتے تھے اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ہی کرم فرمانا ہے اس

لیئے وہ ان کی خواہشات کا خیال فرماتے اور انکی دلجوئی کیا کرتے تھے۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ناہینا ہو جاتے ہیں اب وہ مسجد آ جا

نہیں سکتے۔ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں اور گھر میں ایک جگہ کو

مسجد قرار دینا چاہتے ہیں اس کیلئے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی

ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا نبی اللہ! گھر قدم رنجہ فرمائیے اور خود نشان

دہی فرمادیجئے کہ صلاۃ کہاں ادا کروں۔ حضور رحمۃ للعالمین کمال کرم نوازی

سے انکے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ایک جگہ نشان لگا دیتے ہیں۔ یہ جگہ اس صحابی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

سبحان اللہ! وہ جگہ کس درجہ خیرات و برکات کا منبع ہوگی جس کی نشان دہی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہوگی اور اس مسجد کے انوار کا کیا عالم ہوگا جس کی حدود حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرمائی ہوں گی۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جب بھی مسجد بنانے کا ارادہ ہو تعمیر مسجد کا خیال ہو کسی صاحب نسبت بزرگ سے اسکی نشان دہی کروانی چاہئے کیونکہ فیضانِ نبوت کے امین یہ بزرگ جہاں جائیں گے وہ جگہ خیرات و برکات کا مصدر بن جائے گی نیز اللہ کی رحمتوں سے اس جگہ مسجد بھی جلد پایہ تکمیل تک پہنچے گی اور وہاں صلاۃ ادا کرنے کا کیف بھی دوچند ہوگا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عَمُومَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ : فَاتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحُلٌ " مِنْ هَذِهِ الْفُحُولِ فَأَمَرَ بِنَاحِيَةِ مِنْهُ فَكُنِسَ

وَرُشٌّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَهَ: الْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي

قَدِ اسْوَدَّ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۳۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۵

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میری ایک پھوپھی صاحبہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں

عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ حضور میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور

میرے گھر میں صلاۃ ادا کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر

تشریف لائے۔ گھر میں چٹائیوں میں سے ایک چٹائی تھی۔ گھر کے ایک کونہ میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دیا گیا اور اس پر پانی چھڑکا و کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ادا کی اور ہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ ادا کی۔

امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے فرمایا:

الْفَحْلُ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جو سیاہ ہو چکی ہو۔

-☆-

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ - وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً
مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي
بَيْرِ لَهُمْ - عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكِ السَّالِمِيِّ - وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ بَنِي
سَالِمٍ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ - قَالَ:

جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصْرِي وَإِنَّ السَّيْلَ

يَأْتِي فَيُحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازَهُ فَإِنْ

رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَاَفْعَلْ قَالَ

أَفْعَلْ فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَ

مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنْتُ لَهُ وَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشْرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَارِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةَ تُصْنَعُ لَهُمْ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٥٣)	جلد ١	صفحة ٣١٠
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٦١٤)	جلد ١	صفحة ٢٣٢
قال الالباني:	صحيح		
صحيح البخاري	رقم الحديث (٣٢٥)	جلد ١	صفحة ١٥١
سنن النسائي	رقم الحديث (٤٨٣)	جلد ١	صفحة ٨٤
سنن النسائي	رقم الحديث (٨٣٠)	جلد ١	صفحة ١١٣
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (٢٠٣٩٢)	جلد ١٠	صفحة ٢١١
صحيح ابن خزيمة	رقم الحديث (١٦٥٣)	جلد ٣	صفحة ٤٤
صحيح ابن خزيمة	رقم الحديث (١٦٤٣)	جلد ٣	صفحة ٨٤
مسند ابى عوانه		جلد ١	صفحة ١١

ترجمة الحديث:

حضرت محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہ (یہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں عمر میں چھوٹے تھے لیکن) انہیں یاد رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈول میں جو انکے کنویں میں تھا کلی فرمائی تھی یہ روایت فرماتے ہیں حضرت عتبان بن مالک السائبی رضی اللہ عنہ سے جو اپنی قوم بنی سالم کے امام تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوة بدر میں (بھی) شریک ہوئے تھے نے فرمایا:

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی:

یا رسول اللہ! میری بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے سیلاب کا ریلہ آتا ہے جو میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس کا عبور کرنا مجھ پر دشوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کرم نوازی فرمائیں میرے ہاں تشریف لائیں میرے گھر میں ایک جگہ صلاۃ ادا فرمادیں تو میں اسے جائے نماز (مسجد) بناؤں گا۔ (یا رسول اللہ!) یہ کرم نوازی فرمادیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میں ایسا کروں گا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

خوب دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اندر تشریف لانے کا عرض کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیے تمہارے گھر میں صلاۃ ادا کروں تو میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاہتا تھا کہ صلاۃ ادا کیا کروں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کی پیچھے صف بنائی تو حضور نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر میں نے آپ سے کچھ وقت ٹھہرنے کی درخواست کی کھانا تناول کرنے کیلئے جو ان کیلئے تیار کیا گیا تھا۔

-☆-

حضرت عتبان بن مالک سالمی رضی اللہ عنہ ان خوش بخت صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں شرکت ایسا اعزاز ہے جو صحابہ کرام میں بھی اعلیٰ مقام دلا گیا ہے۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے امام ہیں۔ مسجد جا کر مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور امامت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

وقت گزرتے گزرتے ان کی بینائی چلی گئی انکے گھر اور انکی قوم کی

مسجد کے درمیان وادی حائل ہے جب بارشیں ہوتیں تو وہ وادی پانی سے بھر جاتی اور انکے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ اب وہ مسجد جا نہیں سکتے اور اپنے گھر صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مُصَلًّى:

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت عتبان رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ساری عرضداشت عرض کرنے کے بعد یوں التجا کرتے ہیں

یا رسول اللہ! میرے گھر تشریف لائے کسی جگہ صلاۃ ادا کر دیجئے وہ جگہ میری عبادت گاہ (مسجد) بن جائے گی۔

ہاں ہاں جہاں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم لگا کرتے ہیں جہاں حبیب رب العالمین سجدہ کیا کرتے ہیں وہ جگہ عشاقِ جمالِ نبوی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔ وہاں وہ سجدے کر کے عجب کیف لیا کرتے ہیں وہاں پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ازلی سعادتوں کو سمیٹا کرتے ہیں۔

یہ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی التجا ہے اور صحابہ کرام کی التجائیں انکے اعمال خصوصاً غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال

اس امت کیلئے باعثِ حجت ہیں اور ان جیسی تمنا کرنا سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لچپال نبی ہیں وہ نسبتوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کیلئے اور اپنی امت کیلئے ایک اسوۂ قائم کرنے کیلئے ان کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تنہا نہیں جاتے بلکہ اپنے ساتھ سید العشاق رازدان کا شانہ نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے جاتے ہیں۔

ایک جگہ پر صلاۃ باجماعت ادا فرماتے ہیں اور وہ جگہ اس صحابی رضی اللہ عنہم کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے اس عالم آب و گل میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل مبعوث فرمائے لیکن حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب کا مقتدا و پیشوا بنایا۔ تاج سیادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر سجایا یوں ہی ان انبیاء و رسل کے امتیوں کو سرفراز فرمایا اور انبیاء و رسل کے امتیوں کو بہت بلند درجات سے نوازا لیکن اس خیر الامم کے جانثار اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مقام و مرتبہ ہر نبی کے ہر امتی سے افضل و برتر عطا فرمایا۔

تو اب غور کیجئے جس جگہ صلاۃ کی امامت کرنے والے رسولوں کے

امام ہوں اس اس صلاۃ میں مقتدیوں کی صف میں خیر الامم کی سب سے افضل
و برتر ہستی موجود ہو تو وہ صلاۃ کس درجہ بلند مرتبہ عظیم الشان ہوگی۔

اس سے یہ درست عیاں ہوتا ہے کہ جب بھی مسجد کی تعمیر یا افتتاح

ہو تو ان لوگوں سے اس کا افتتاح کروانا چاہیے جو تقویٰ و ورع میں اور اخلاص

و للہیت میں فائق و برتر ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر

عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مساجد کی تعمیر میں حسن و نفاست

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَعُمْدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ
يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ
عُمْدَهُ وَفِي لَفْظِ عُمْدَةٍ خَشْبًا وَغَيْرَهُ عُثْمَانُ فزَادَ فِيهِ زِيَادَةً
كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَبَةِ وَجَعَلَ عُمْدَهُ
مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ وَفِي لَفْظِ وَسَقَفَهُ السَّاجِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد چکی
 اینٹوں اور لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اسکے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں کچھ بھی اضافہ نہ فرمایا۔
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ فرمایا۔ اسے حضور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر چکی اینٹوں اور لکڑی
 سے تعمیر کروایا اور اس کے ستون دوبارہ بنائے۔

ایک روایت میں اس مسجد کے ستون دوبارہ لکڑی کے بنائے۔
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت
 زیادہ اضافہ فرمایا اور اس کی دیواریں منقوش پتھروں اور چونے کی بنائیں اور
 اسکے ستون منقوش پتھروں کے بنائے اور اسکی چھت ساگوان کی لکڑی کی
 بنائی۔

اور ایک روایت میں ساگوان کو اس کی چھت بنایا۔
 امام ابوداؤد فرماتے ہیں: الْقَصَّةُ كَمَا مَعْنَى چونا ہے۔

اللہ والے ہر دور میں تعمیر مسجد میں خصوصی دلچسپی لیتے رہے ہیں اور

اسکے حسن و نفاست کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی وہ

مسجد سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ کچی اینٹیں اور لکڑی استعمال کی گئی اور اسکے ستون

بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور مبارک سے بالکل متصل اور بڑا اہم تھا

جس میں ملت اسلامیہ کی ہچکولے کھاتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنا تھا۔ جانشین مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی اولوالعزمی اور پامردی کے ساتھ امت کی کشتی

کو سنبھالا۔ اندرونی اور بیرونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک ایک فتنہ کو

ابدی نیند سلا دیا یہ دور مبارک بڑا پُر بہار، اہم ہونے کے ساتھ مختصر

تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

وصال مبارک کے سوا دو سال بعد اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے اور حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ اس مختصر اور مبارک دور میں مسجد

نبوی میں کسی قسم کی تبدیلی عمل میں نہ آئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اس مسجد کی

طرف بھی توجہ دی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادوں پر ہی اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہد ہمایوں خیرات و برکات سے لبریز تھا۔ حضرت فاروق اعظم کے دور فتوحات کا ثمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک میں بطریق احسن ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس دور کو خوشحالی کا دور بنا دیا جہاں ظاہری طور پر بھی مسلمانوں کے پاس مال و متاع آ گیا۔ اس دور مبارک میں، دور امن و سکون میں مسجد بنوی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر اس میں وسعت کر دی گئی اور اسکی تعمیر میں، مسجد کی دیواروں میں پتھر استعمال کیا گیا وہ پتھر عام پتھر نہ تھا بلکہ نقش و نگار والا پتھر تھا اور چونکہ پتھر استعمال کیا گیا۔ لکڑی کے ستونوں کی جگہ منقوش پتھروں کے ستون بنائے گئے اور چھت پر کھجور کی شاخوں کی بجائے ساگوان کی لکڑی استعمال کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ملت اسلامیہ کو ایک سبق دیا کہ اپنے دور کے مطابق مساجد میں نقش و نگار والے پتھر استعمال کرو اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکڑی استعمال کرو۔ یہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک ہے اور خلیفہ راشد کا عمل اس امت کے لئے حجت ہے اور اس پر عمل باعث

اجر و ثواب ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ
عُضُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ.

تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے
اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
نے حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی تعلیمات پر زندگی پھر عمل کیا اور
انکے غلاموں کو بایں الفاظ تلقین فرمائی:

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور اللہ کے گھر اپنے گھروں سے اچھے ہونے
چاہیں۔

سبحان اللہ!

یہ کتنی جامع تعلیم ہے۔ قیامت تک آنے والے، درد دل رکھنے
والے اور مساجد سے پیار کرنے والے کیلئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ اپنا گھر
جیسا بناؤ جس طرح چاہو مضبوط اور خوبصورت بناؤ۔ لیکن جب مسجد بنانے لگو
تو دیکھ لو مسجد اپنے گھر سے مضبوط ہونی چاہئے۔ مسجد اپنے گھر سے خوبصورت

ہونی چاہئے۔ مسجد میں وضو و طہارت کی سہولت اپنے گھر سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اپنے گھروں میں اگر اچھی لکڑی استعمال ہوئی ہے تو مساجد میں اس سے بہتر لکڑی استعمال ہونی چاہئے۔ اپنے گھروں میں پتھر استعمال کیا ہے تو مساجد میں اس سے بہتر پتھر استعمال ہونا چاہئے۔

اپنے گھروں میں بیٹھنے کیلئے قالین ہیں تو مساجد میں عبادتِ خداوندی کیلئے اس سے بہتر قالین ہونے چاہئیں۔

الغرض اللہ کے گھر کو ہر اعتبار سے فوقیت ملنی چاہئے حسن نیت سے صرف اسی ہدایت پر عمل انشاء اللہ نجاتِ اخروی کا ضامن ہے۔

مساجد طیب و طاهر

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ فِي الدُّوْرِ، وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٥٩)	جلد ١	صفحہ ٢١٣
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٦٢١)	جلد ١	صفحہ ٢٣٣
قال الالبانی:	صحیح		
الترمذی	رقم الحديث (٥٩٣)	جلد ٢	صفحہ ٢٨٩
الترمذی	رقم الحديث (٥٩٦)	جلد ٢	صفحہ ٢٩٠
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٠٠٦٠)	جلد ١٥	صفحہ ١٣٦
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
البيهقي	رقم الحديث (٢٣٠٨)	جلد ٢	صفحہ ٦١٤

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا
 گھروں میں (قبائل میں) مساجد بنائی جائیں اور انہیں طیب
 و طاہر رکھا جائے۔

-☆-

”الدور“ سے مراد ”قبائل“ ہیں۔

ملاحظہ ہوں سنن الترمذی کے الفاظ

قَالَ سُفْيَانُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

الترمذی (۵۹۶) ۲/۲۹۰

حضرت سفیان فرماتے ہیں

اس حدیث پاک میں ”الدور“ میں مساجد بنانے کا حکم ہے تو یہاں

”الدور“ سے مراد القبائل ہیں۔

ہر قبیلہ میں مسجد ہونی چاہیے جہاں لوگ آسانی سے صلاۃ ادا کر سکیں

اور اللہ کے ذکر سے اپنے قلوب و اذہان کو معطر کر سکیں۔ اس دور میں

کالونیاں اور محلے بن رہے ہیں آبادی بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے نئے

نئے گاؤں وجود میں آ رہے ہیں نئے نئے شہر بن رہے ہیں تو جہاں بھی آبادی ہو چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر ہونی چاہئے۔

سنن ابی داؤد کے الفاظ ملاحظہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک و صاف رکھا جائے۔

-☆-

اس روایت کے الفاظ اس طرح بھی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
موارد النظمین	رقم الحدیث (۳۰۶)		صفحہ ۹۸

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اپنے اپنے قبائل میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں طیب و طاہر رکھا جائے۔

-☆-

اسلام طہارت و نظافت کا درس دیتا ہے اسکی تعلیمات میں نظافت و طہارت کو بڑی اہمیت ہے یہ طیب و طاہر اور نظیف لوگوں کا دین ہے اور طہارت و نظافت اس دین کا طرہ امتیاز ہے۔

جہاں اللہ کی بندگی ہو اللہ وحدہ لا شریک کے حضور سر جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ کا سعادت سے لبریز کلمہ ادا کرنا ہو اور جہاں بیٹھ کر زبان قلب و قالب سے اس کا ذکر کرنا ہو اس جگہ کا پاک و صاف ہونا اشد ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین اس کو پاک رکھنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

جگہ پاک و صاف ہو تو انسانی طبیعت خود بخود اس کی جانب مائل ہوتی ہے نظافت نکھار اور دلکشی کا سبب بنتی ہے تو جب اللہ تعالیٰ کا گھر مسجد پاک و صاف ہوگی تو بندہ مومن کا دل خود بخود مسجد کی طرف کھنچا چلا جائے گا اور جب دل مسجد کی طرف مائل ہوگا تو یقیناً زیادہ دیر مسجد میں بیٹھنے کو جی

چاہے گا اور جو بندہ مومن جتنی دیر مسجد میں بیٹھے گا اتنا ہی اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ کوئی بعید نہیں جو خوش قسمت خلوصِ دل سے محبت اور چاہت سے اللہ کے گھر کو پاک و صاف رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بھی پاک و صاف کر دے۔ یقیناً پاک و صاف دل والا عام انسانوں میں رہتا ہو عام انسان نہیں ہوتا۔

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى ابْنِهٖ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ اَنْ نُّصْنَعَهَا فِي دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صُنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبناى:	صحیح		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۱۳
قال الهیثمی:	رواه احمد و اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجا۔

اما بعد!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنی اپنی آبادیوں میں مسجدیں تعمیر کریں اور ان تعمیر شدہ مساجد کی اصلاح کرتے رہیں اور انہیں پاک و صاف رکھیں۔

-☆-

مساجد تعمیر کر کے انہیں چھوڑ نہیں دیا جاتا بلکہ مسلسل انکی دیکھ بھال کی جاتی۔ مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے جہاں سربندگی جھکانا ہو جہاں اللہ سے قرب کی سعادت سے لبریز ہونا ہو اس جگہ کا نظیف ہونا اشد ضروری ہے۔

مساجد کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یہ اسلامی شعار ہے اور اسلامی شعار کی تعظیم و تکریم تقویٰ کی اعلیٰ قسم ہے۔

مساجد کی اصلاح سے مراد مساجد کے ظاہری حسن و دلکشی کو برقرار رکھا جائے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق اس پر توجہ دی جائے۔ جب بھی کوئی نمازی نماز ادا کرنے کیلئے اللہ کے گھر میں آئے تو

اس کے دل کے ساتھ اس کی نظر کو بھی سکون ملے وہاں پر اس چیز کا اہتمام ہو جس کے سبب اس کی عبادت و بندگی میں دلجمعی پیدا ہو اور اس کا اللہ کے گھر بیٹھے رہنے کو جی چاہے۔

مساجد کی اصلاح اس طرح ہو کہ انسان ہنگامہ دنیا سے جب منہ موڑ کر ان کی جانب رخ کرے تو حقیقی سکون ملے اور مساجد میں گزارے ہوئے لمحات کو ہی وہ اپنی زندگی کے حقیقی اور قیمتی لمحات جانے۔ مسجد کا ماحول اس درجہ راحت بخش ہو کہ جب وہ واپس جا رہا ہو تو اس کا دل مسجد میں ہی رہ جائے اور وہ بار بار ان لمحوں کا انتظار کرے۔ جب مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو، تاکہ وہ پھر حقیقی کیف کو حاصل کر لے اور اپنے آخرت سنوار سکے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے پھر (اس کے بعد) کہے

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا سوالی ہوں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا .

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق، تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس لیے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظر انداز کر جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مسجد داخل ہوتے سلام کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ایک مسلم روزانہ کئی مرتبہ مسجد جاتا ہے تو کم از کم ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام بھیج کر اس حکم خداوندی پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف کے ساتھ کثرت سے سلام بھیجنے کی سعادت بھی ارزانی فرمائے۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے۔ آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ”اسلام علیکم“ استعمال کیا جاتا ہے۔ اب

بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتے
سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت

ادب سے سلام کیا جائے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا

مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ

بِشَجَرٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الداری رقم الحدیث (۲۲) جلد ۱ صفحہ ۲۸۷

قال ابو عاصم نبیل العمري: صحیح بالشواهد

دلائل النبوة للبيهقي جلد ۲ صفحہ ۱۵۳

ترجمة الحدیث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی
میں گئے ہم پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی
درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

آج ہمیں بھی چاہیے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو سب سے پہلے

”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

کہیں اور پھر درج بالا دعائیں۔

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا
واجب ہے۔ اب کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! مسجد داخل
ہوتے ہوئے نہایت ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کر لے جب
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ
جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہو گیا تیرے مقدر کا
ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیے! سنیے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے پکارا یا رسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از نور بخش توکلی صفحہ (۳۲۷)

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کر لے

پھر تو بھی کسی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیک یا رسول اللہ! کہے گا تو

اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب

سن لے گا۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ:

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

رحمۃ کا لفظ جامع ہے۔ یہ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں اور دین

و ایمان کی تمام بہاروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے لیکن قرآن کریم میں اکثر

جگہ رحمۃ سے اخروی انعامات اور دین کی ترقی مراد ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کا یہ معنی زیادہ مناسب ہے کہ مسجد

میں دنیاوی تعلقات سے کٹ کر حاضری دی جاتی ہے اپنی آخرت سنوارنے

کیلئے اور اپنے دین و ایمان کو تقویت دینے کیلئے حاضر ہوا جاتا ہے۔

بندے کو یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے پہلے تو نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام کا نذرانہ پیش کر دیا ہے جس سے وہ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرم سمیت متوجہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم بھی تیری طرف مائل ہے۔ اب اللہ سے عرض کر دے اے اللہ اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

اللہ کی رحمت کا تو ایک دروازہ کھل جانا ہی کافی ہوا کرتا ہے لیکن جب دینے والا کریم اللہ ہے اور اسکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کر دیا گیا ہے تو پھر ایک دروازہ کی کشادگی نہ مانگ بلکہ تمام دروازوں کی کشادگی مانگو۔

تقویٰ و طہارت، خوفِ الہی، عفت و عصمت، سجدہ بندگی، زہد و ورع، علم و عرفان..... الخ یہ سب کچھ اللہ کی رحمتیں ہیں تو مسجد داخل ہوتے صرف ایک رحمت پر اکتفا کیوں کیا جائے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں سے اپنے دامن کو معمور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو اپنے در سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

اکثر جگہ فضل سے مراد دنیاوی انعامات ہیں تو جب ایک مسلم مسجد

سے رخصت ہو رہا ہے تو اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ بے کس پناہ میں

عرض کرے

اے اللہ! جیسے تو نے مجھے اپنی رحمتوں سے لبریز کیا ہے اب دنیا کے

انعامات سے بھی محروم نہ رکھنا میری روزی میں میرے رزق میں برکت عطا

کرنا اور مجھے اپنی رحمتوں کے طفیل کسی کا محتاج نہ کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ

اللَّهُمَّ اغْصِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۳)	جلدا	صفحہ ۲۲۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلدا	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلدا	صفحہ ۲۰۷
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشيخین		
المنخبيص بذیل المستدرک		جلدا	صفحہ ۲۰۷
قال الذہبی:	علی شرطہما		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلدا	صفحہ ۳۳۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو (پھر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ .

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں مسجد سے نکلنے وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ مسجد سے

نکلنے وقت اب دنیاوی مشاغل میں انسان مشغول ہوگا ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا

میں اتنا منہمک ہو جائے کہ اسے دنیا کے علاوہ کچھ اور یاد نہ رہے تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

تو لازمی بات ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام کا جواب دیں گے اور جب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت

کر کے مسجد سے نکلنے والے امتی کو اپنے سلام سے نوازیں گے تو یقیناً وہ امتی

دنیاوی کاروبار میں مگن رہنے کے باوجود اپنی آخرت کو فراموش نہیں کرے گا

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام اس کے دین و ایمان کی نگرانی

کرے گا۔

اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ:

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور ازلی دشمن ہے یہ کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتا اس کا شر شر عظیم ہوا کرتا ہے۔ یہ انسان کی نعمت ایمان کو ضائع کرنے میں اپنی جملہ توانائیاں صرف کر دیتا ہے اس کیلئے اللہ ذوالجلال والا کرام سے عرض کی جا رہی ہے

اے اللہ! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا تحفہ بھیجا ہے اس سلام کے صدقے مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔

جس خوش نصیب کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہا کرتا ہے۔ اللہ ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔
آمین برکتہ سید الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

-☆-

عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ
بَلَّغْنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ:

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنْ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

قَالَ أَقَطُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَالِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ

حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت حیوہ بن شریح نے بیان فرمایا

میں حضرت عقبہ بن مسلم سے ملا تو ان سے عرض کی

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

عنہما کی وہ حدیث پاک بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں

داخل ہوتے تو کہتے

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

میں اللہ العظیم کی حفاظت و پناہ میں آتا ہوں اور اس کے وجہ کریم اور سلطان قدیم کی پناہ و حفاظت میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے بچتے ہوئے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا بس یہی پوچھنا تھا۔

میں نے عرض کی ہاں! تو آپ نے فرمایا (جو مسجد داخل ہوتے ان الفاظ سے دعا مانگتا ہے تو) شیطان کہتا ہے یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

-☆-

مسجد داخل ہوتے وقت یہ دعا کتنی پیاری دعا ہے۔ اس دعا کو مانگنے والا اللہ العظیم کی رحمتوں سے یوں مالا مال ہوتا ہے کہ انسان کا ازلی دشمن شیطان بھی پکار اٹھتا ہے کہ یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ شیطان ہی انسان کو وسوسہ اندازی کر کے اور ورغلا کر اللہ کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو معصیتوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے پھنسے ہوئے انسان پر پھر شیطان اپنا کاری وارا استعمال کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے پھر وہ شیطان کیلئے تر نوالہ بن جاتا ہے تو جو بندہ مومن

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے یہ دعا مسجد جاتے وقت پڑھ لے تو وہ 24 گھنٹے کیلئے شیطان کے شر و فساد سے محفوظ ہو گیا اور جو بندہ مومن اس کو معمول بنا لے ہر صلاۃ ادا کرتے وقت مسجد جاتے ہوئے یہ دعا مانگ لے تو وہ ہمیشہ کیلئے شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا اور جو شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یقیناً اپنا ایمان بچا گیا اور پھر ایمان کے ساتھ کثیر تعداد میں نیکیاں بھی لے گیا جو بندہ مومن اس عالم میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ ایمان بھی سلامت اور عمل صالح کی بھی کافی مقدار ہو تو یقیناً وہ نجات پانے والا اور اللہ کی رحمتوں و کرم نوازیوں سے شاد کام ہونے والا ہے اور اسکی قبر و اسکا حشر قابل رشک ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت

پہلے دایاں پاؤوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۶

ترجمة الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تک ہو سکتا اپنے تمام امور کو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ اپنے وضو کو، اپنی کنگھی کرنے کو اور اپنا جوتا پہننے کو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جملہ امور کو سرانجام دیتے تو انکی ابتداء دائیں طرف سے کرتے مثلاً اگر وضو کرتے تو اعضاء وضو میں پہلے دایاں عضو دھوتے یعنی پہلے دایاں ہاتھ دھوتے پھر بایاں اسی طرح پہلے دایاں پاؤں دھوتے پھر بایاں اسی طرح جب آپ کنگھی کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کرتے یعنی اگر سرانور میں کنگھا استعمال کرتے تو پہلے سر کی دائیں جانب استعمال کرتے پھر سر کی بائیں جانب اسی طرح جب جوتا پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں پہنتے پھر بایاں پاؤں پہنتے۔

درج بالا حدیث پاک میں مسجد میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر نہیں ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ میں ذکر کر کے یہ بات واضح کی ہے کہ اگرچہ صراحتاً مسجد میں داخل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ اس حدیث پاک میں

يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

تو اس میں مسجد میں داخلہ بطریق اولیٰ آ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک اس پر روشن دلیل ہے کیونکہ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتداء بآثار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خصوصی شان رکھتے ہیں:

كَانَ بِنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى، فَإِذَا
خَرَجَ بَدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى.

صحیح البخاری، باب التیمن فی دخول المسجد ۱۶۴/۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو
پہلے دایاں پاؤں داخل کرتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے بائیں
پاؤں نکلاتے۔



تحیة المسجد

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يَجْلِسَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۸ (فلیصل: فلیر)
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو قتادة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔

-☆-

مسجد اللہ کا گھر ہے اور بیت اللہ میں جو داخل ہوا سے گھر کے مالک کے قریب ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اس کی رحمتوں اور کرم نوازیوں سے مالا مال ہوتا ہے اس کا دامن اس کی عنایات سے خالی نہیں ہوتا۔

قرب الہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اس کے حضور سر بندگی جھکانا ہے اور جو مومن مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

أحب البلاد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ

أَسْوَاقُهَا.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

صحيح مسلم	رقم الحديث (۶۷۱)	جلد ۲	صفحة ۱۱۸
المستدرک للحاکم		جلد ۲	صفحة ۸
تلخیص المستدرک للذہبی		جلد ۲	صفحة ۸

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ
کے ہاں محبوب تر جگہ مساجد ہیں اور مبغوض تر جگہ اسواق ہیں۔



ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْبُلْدَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَاللَّهِ وَآيُّ الْبُلْدَانِ أَبْغَضُ إِلَيَّ اللَّهُ؟
قَالَ: لَا أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جِبْرِيلَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ

فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أَحْسَنَ الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ الْمَسَاجِدُ وَأَبْغَضَ

الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ الْأَسْوَاقُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۱

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۶۸۹)

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ حسن

جلد ۱ صفحہ ۹۰

المستدرک

جلد ۲ صفحہ ۷

المستدرک

هذا حدیث صحیح

قال الحاكم:

جلد ۲ صفحہ ۸

المستدرک

جلد ۳ صفحہ ۹۲

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۳۹۸۳)

جلد ۷ صفحہ ۸۱

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۳۳۳۲)

جلد ۲ صفحہ ۱۱۸

رقم الحدیث (۶۷۱)

صحیح مسلم

جلد ۲ صفحہ ۲۶۹

رقم الحدیث (۱۲۹۳)

صحیح ابن خزیمہ

جلد ۴ صفحہ ۷۹

قال الحیثمی مجمع الزوائد

ترجمة الحديث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی نے عرض کی

یا رسول اللہ! اللہ کے ہاں کوئی جگہ سب سے محبوب ہے اور اللہ کے

ہاں کوئی جگہ سب سے مبغوض ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور انہیں اللہ کا ارشاد پہنچایا

اللہ کے ہاں سب سے حسین جگہ مسجدیں ہیں اور اللہ کے ہاں سب

سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔



روئے زمین کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہی بلا

شرکت غیرے اس زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے مخلوق ہونے میں تو سب

زمین برابر ہے لیکن ان میں سے وہ حصہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے جس حصہ میں

اسکی بندگی کی جائے اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہو۔

أَحَبُّ الْبِلَادِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں بلکہ احب البلاد ہیں کیونکہ ان مساجد

سے پانچوں وقت اس کی عظمت و کبریائی کا اعلان ہوتا ہے اس خالق و مالک کے حضور سر بندگی جھکانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اجتماعی طور پر اس کے حضور سجدہ ریز ہو کر سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کرتے ہیں۔

مساجد وہ پاکیزہ جگہیں ہیں جہاں ذکر الہی کی محافل برپا کی جاتی ہیں۔ مے توحید سے سرشار جام معرفت پینے والوں کو یہیں سکون و اطمینان ملتا ہے۔ ملائکہ (فرشتے) مساجد میں باقاعدہ حاضری دیتے ہیں۔ مساجد کے گوشوں میں ہی تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ درس قرآن و حدیث مساجد میں دیے جاتے ہیں ان ہی وجوہات کی بنا پر مساجد کو احب البلاد الی اللہ کہا گیا ہے۔

أَبْغَضُ الْبِلَادِ:

جو جگہ ذکر الہی سے خالی ہو بلکہ اس جگہ علانیہ اللہ الواحد کی نافرمانی کی جائے احکام الہیہ کو نظر انداز کیا جائے وہ جگہ یقیناً مبغوض ہے۔ بازار اور منڈی میں کاروبار ہوتا ہے مال تجارت بیچا اور خریدا جاتا ہے۔ عموماً مال کی خرید و فروخت میں بے احتیاطی برتی جاتی ہے سچی بات بتانے سے گریز کیا جاتا ہے بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں گویا انسان آخرت کو بھول چکا ہے اور ذکر الہی کو فراموش کر چکا ہے تو ایسی جگہ

شیطان کی رزم گاہ ہوا کرتی ہے اور جس جگہ شیطان کی دلچسپی ہو اور اسے خوش کرنے کے حربے استعمال ہوتے ہوں تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کو کیسے پسند ہوگی بلکہ اس جگہ کو بغض البلاد الی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر رحمت سے بعض احباب اس درجہ پاک باطن ہوا کرتے ہیں کہ بازار کی ظلمت بھی ان کے باطن کو مگر نہیں کر سکتی بلکہ بازار و منڈی میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں یہ ہنگامہ دنیا ایک لمحہ کیلئے بھی ان سے اللہ کی یاد کو محو نہیں کر سکتا۔ جو بازار میں بھی اللہ کو یاد رکھے غفلت کی جگہ میں اپنے پروردگار کا ذکر کرے یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے اجر و ثواب میں بہت زیادہ اضافہ فرماتا ہے۔

ایسا خوش نصیب آدمی جب مسجد میں آتا ہوگا جو جگہ سراپا خیر و برکت ہے تو اس وقت اس کے ذکر کا عالم کیا ہوگا۔ ہاں مسجد میں اس کا دخول پھر اللہ کے گھر میں اس کی سجدہ ریزیاں اس کی تلاوت قرآن کا کیف اور ذکر الہی کا جو بن نہرالا ہوا کرتا ہے۔

اے اہل ایمان! مسجد کو احب البلاد قرار دیکر کتنی بڑی نوید سنائی گئی ہے۔ محبوب سے محبت کرنے والا بھی محبوب ہوا کرتا ہے۔ آئیے اللہ کے گھر

مساجد سے محبت کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بھی محبت فرمائے گا۔ مساجد سے محبت
 وپیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے انگ
 انگ میں محبت الہی یوں موجزن ہو جاتی ہے کہ پھر جب تک وہ سر بندگی
 جھکانہ لے علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونہ جائے اسے سکون وقرار
 نہیں ملتا۔ اس کا سکون اسکا قرار اور چین اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت میں

ہے۔

مساجد کی آبادکاری

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا
فَلْيُحَافِظْ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ
فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ سُنَنِ الْهُدَى وَالْعُمَرَى لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ
لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكَتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا
وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ "مَعْلُومُ النِّفَاقِ" وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ
يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ
فِي حَسَنِ الظُّهُورِ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو
خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد ۱ صفحہ ۲۲۲
قال المحقق:	الحدیث صحیح	
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد ۱ صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

جس آدمی کی یہ دلی آرزو ہو کہ وہ کل قیامت کو اللہ تعالیٰ سے ایک مسلم کی حیثیت سے ملے تو اسے چاہئے کہ جہاں بھی ان صلواتِ خمس (پانچ نمازوں) کیلئے اذان دی جائے تو وہ صلاۃ میں شریک ہو کر ان کی محافظت کرے کیونکہ یہ سنن ہدی سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سنن ہدی مشروع فرمائی ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اگر تم یہ صلوات اپنے گھروں میں ادا کرو گے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تارک ہو گے اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے اپنے احباب کو دیکھا لیکن صلوات باجماعت سے پیچھے وہی رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایسے (خوش نصیب) آدمی کو بھی دیکھا کہ جسے دو آدمیوں کے

سہارے گھیٹ کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں شامل ہو جاتا۔
 جو بھی آدمی وضو کرے، اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف
 قصد کرے تاکہ صلاۃ باجماعت ادا کر سکے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ
 اس کیلئے ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي؛ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
 وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰۷۵)
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۰۵)
قال الالبانی:	صحیح
جلد ۳	صفحہ ۵۵۰

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میرے بعد میرے اصحاب ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا اور عمار کی
ہدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبداللہ بن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے
پکڑے رکھنا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ حُذَيْفَةَ! كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ
بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ
وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۸
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے
ہوئے تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا: نہ معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ
ہوں تو میرے بعد ان کی اقتداء کرنا اور حضرت ابو بکر و عمر کی طرف اشارہ
فرمایا۔ اور عمار کی ہدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبد اللہ بن مسعود جو بھی تم
سے حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا۔

-☆-

الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُولٌ: تمام صحابہ عادل ہیں یہ ہمارا متفق علیہ
مسئلہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاکید فرمانا
تَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ - ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی
سے تھامے رکھنا اور یہ بھی ارشاد گرامی کہ
وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ - ابن مسعود جو بھی حدیث
بیان کریں اسکی تصدیق کرنا چہ معنی دارو؟

بات واضح ہے کہ نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کی قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر چھاپ بڑی گہری ہوگی اور مسلمانوں کی اکثریت ان کے استدلال کی گرویدہ ہوگی تو کچھ لوگوں کو یہ بات گراں گزرے گی اور ان کی ذات گرامی پر بات کرنا چاہیں گے تو میرے امتیوں کیلئے یہ واضح اور روش ارشاد موجود ہو کہ عبداللہ بن مسعود جو کہ دیں حق و سچ وہی ہے۔

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا:

کس کی یہ دلی تمنا اور خوشی نہیں کہ کل قیامت کو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہو اور پھر وہ ملاقات اس عالم میں ہو کہ یہ بندہ سراپا تسلیم و رضا ہو اسکے انگ انگ سے فرمانبرداری کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

اس تمنا کے پورا ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ

صلوات خمس (پانچ نمازوں) پر محافظت و مداومت ہو۔ جہاں بھی اذان کی آواز آئے مسجد شریف کا رخ کر کے اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں اجتماعی طور پر سر بسجود ہوا جائے اور دل کی گہرائیوں سے سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کیا جائے۔ یہ سنن ہدی ہے یہی ہدایت کے طریقے ہیں اور یہی راہ جنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی قسم کھاتے ہیں۔

کون عبد اللہ؟ جنکی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع میں گزری جنکی حیات مکہ مکرمہ میں ہو یا مدینہ منورہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظارے کرتے اور آپ کی اقتداء و اتباع کرتے گزری اور جنکے سانسوں کا اتار چڑھاؤ وصال مصطفیٰ کے بعد بھی رشد و ارشاد میں مخلوق خدا کو راہِ حق بتانے میں اور احیاءِ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گذرا۔ ایسے نصیبوں والے کی زندگی اس قابل ہے کہ اسکی قسم کھائی جائے۔

لَوْ تَرَ كُتْمٌ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَّكُمْ:

صلوة باجماعت ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے اور اس سنتِ مطہرہ کی پیروی ہر ایک مسلم پر لازم ہے اگر اس سنت کو چھوڑ کر گھر میں صلوة ادا کی جائے تو تارکین سنت کے مکروہ گروہ میں نام آتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنا گمراہی و ضلالت ہے۔ تارک سنت ایسا گروہ ہے کہ اس کا نام صرف گمراہوں میں ہی نہیں بلکہ علانیہ منافقین کے زمرہ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو منافقت جیسی کریہہ بیماری سے نجات عطا فرمائے اور اسلام اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والا و شیدا بنائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صلوة

الجماعت سے کس درجہ محبت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت مبارکہ کو کس درجہ اہمیت دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کو بیماری لاحق ہوتی، عمر بھی جوانی کی حدود پھلانگ گئی، بڑھاپے نے قویٰ مضحکل کر دیئے اب چلنے پھرنے سے بھی معذوری نظر آتی ہے لیکن جیسے ہی مؤذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے دو آدمیوں کا سہارا لے کر گھسیٹتے قدموں سے مسجد کا رخ کرتے ہیں اور سر بندگی جھکا کر ہی دل کو سکون و اطمینان بخشتے ہیں۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ:

جو آدمی وضو کرتا ہے اور خوش دلی سے وضو کرتا ہے اور کامل و مکمل وضو کرتا ہے پھر وہ اللہ کے گھر، مسجد کا رخ کرتا ہے تاکہ وہاں صلاۃ الجماعت میں شریک ہو سکے اپنے مسلم بھائیوں کے ہمراہ اللہ کی عبادت کا لطف لے سکے اور بندگی کے شرف سے مشرف ہو سکے تو یہ مت سمجھیئے کہ وہ خالی جا رہا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ رحمت الہیہ کی معیت میں جا رہا ہے اللہ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہو کر جا رہا ہے۔

بظاہر تو اس کے قدم عام انسانوں کی طرح اٹھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں اس کا ہر قدم اس کا درجہ بلند کر رہا ہے اور اسکے گناہ کو مٹا رہا ہے۔
دو آدمی گھر سے نکلتے ہیں اور مسجد کے دروازے تک آتے ہیں۔

ایک دروازے سے داخل ہو کر مسجد میں چلا جاتا ہے اور اللہ کی بندگی کرتا ہے
 دوسرا دروازے سے مڑ کر کسی اور جانب رخ کرتا ہے۔ ایسے دونوں افراد کے
 بظاہر قدم ایک جیسے اٹھے اور ایک جیسا فاصلہ طے کیا لیکن حقیقت میں صلاۃ
 کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والا جنت کے بہت سے درجات طے
 کر گیا اور اپنے اعمال نامہ سے بہت سے گناہوں کو مٹا گیا ہے۔

وصف ایمان سے متصف

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ
فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّمَا يَعْمرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ / التوبة (۱۸)

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
صحیح ابن خزیمہ	جلد ۲	صفحہ ۳۷۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح	
مسند الامام احمد	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن	
المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
قال المحقق:	رقم الحدیث (۸۰۱)	
	أن ابن معین كان یصحح روايته هذه۔	
الترغیب والترہیب	جلد ۱	صفحہ ۲۹۵
	رقم الحدیث (۴۸۷)	

قال الحق: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ وہ مسجدوں میں آنے جانے کا عادی ہے

تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے

ہیں۔



انسان کچھ کام اپنی طبیعت پر جبر کر کے کیا کرتا ہے ایسے کام کرنے کو

طبیعت مائل نہیں ہوتی لیکن کچھ کام انسان خوش دلی سے کیا کرتا ہے یہاں

تک کہ وہ اس کی طبیعت کا جزو بن جاتے ہیں جب کوئی کام طبیعت کا جزو بن

جائے تو اسے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی بلکہ ایسے کام خود بخود سرانجام

پا جاتے ہیں۔ انسان نہ بھی چاہے پھر بھی ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے کہ مساجد میں آنا جانا جس کی طبیعت

کا لازمہ بن جائے وہ خوش دلی سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کا چکر لگائے

اگر مسجدوں کی طرف نہ بھی آنا چاہے تو اپنی طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ جائے اور صلاۃ کی ادائیگی سے لطف اندوز ہو۔

ایسے سعادت مند کیلئے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ

اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

جس کے ایمان و ایقان کی ایک آدمی ہی گواہی دے دے وہ بھی

محروم نہیں رہتا تو جس کے ایمان کی گواہی دینے کیلئے اہل ایمان کا جم غفیر

ہو اس کے ایمان کی بہاروں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

بڑے ہی سعادت مند ہیں وہ جو مساجد سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔

بڑے ہی خوش بخت ہیں وہ جو روزانہ مساجد کا چکر لگاتے رہتے

ہیں۔

بڑی سعید رو ہیں وہ جن کا مساجد آنا جانا طبیعت کا جزو بن جاتا

ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اہل

ایمان کو مساجد سے قلبی لگاؤ عطا فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ ان کے قدم

بے ساختہ مساجد کی طرف اٹھتے رہیں۔

حالتِ صلاۃ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا

يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جس کسی کو صلاۃ کی ادائیگی مسجد میں روکے رکھے وہ اللہ کے ہاں حالت صلاۃ میں ہی ہے۔ اسے صلاۃ کی ادائیگی ہی اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹنے سے روک رہی ہے۔

-☆-

بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار سے منور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں صلاۃ ادا کرتے وقت ہوتی ہیں اور بندہ قرب الہی کی منزلیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔

ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں جو آدمی مسجد میں بیٹھا ہے اسے بیکار مت سمجھیے اور کبھی یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج بالا ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلاۃ کا انتظار کرتے ہوئے صلاۃ میں ہی ہے جو انوار صلاۃ ادا کرنے والے کو ملتے ہیں وہی انوار اسے بھی ملتے ہیں جو صلاۃ کے انتظار میں بیٹھا ہے ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ دوسری صلاۃ کے انتظار میں ہے تو اسے جو قرب الہی صلاۃ ادا کرتے نصیب ہو رہا تھا وہ منقطع نہیں ہوا بلکہ وہ جب تک مسجد میں بیٹھا ہے مسلسل قرب الہی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

صلاة میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۰۶
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشيخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۰۶
قال الذہبی:	علی شرطہما		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنے گھر وضو کرے پھر مسجد آئے تو وہ گھر سے مسجد کی طرف نکلنے سے لیکر واپس گھر پلٹنے تک صلاۃ میں ہے اور وہ (اس سارے عرصہ میں) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ اس امت پر کس درجہ مہربان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب گھر سے وضو کر کے مسجد جاتا ہے تو جب وہ گھر سے چلتا ہے تو وہ گویا صلاۃ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے آنے جانے کا اجر و ثواب صلاۃ کا اجر و ثواب لکھتا ہے۔

جب انسان صلاۃ ادا کر رہا ہوتا ہے تو اس کے کچھ آداب ہیں جن کی پاسداری ایمان کی نشانی ہے۔ تو جب گھر سے وہ مسجد کی طرف چلا تو وہ صلاۃ میں ہے تو راستہ کے دوران ایسی چیزوں سے بچے جو صلاۃ کے منافی ہیں۔

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو
 دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے سے منع فرمایا۔ صرف یہی چیز ممنوع
 نہیں بلکہ ہر وہ کام جو انسانی عزت و وقار کے منافی ہو ادائیگی صلاۃ کے
 تقاضوں کو پورا نہ کرتا ہو ممنوع ہے۔

عزت و وقار سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتُوهَا
وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُّوا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۱

		حسن صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۲۸	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۲۷)	سنن الترمذی
صفحہ ۶۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۰۲)	صحیح مسلم
صفحہ ۳۳۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۸۲)	سنن الدارمی
صفحہ ۷۰	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۲۲۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۸۷	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۲۳۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۸۸	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۲۵۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۲۰	جلد ۹	رقم الحدیث (۸۹۳۳)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزین:
صفحہ ۵۸۳	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۷۹۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزین:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب صلاۃ باجماعت ادا کی جا رہی ہو تو تم اس میں شامل ہونے

کیلئے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ تم عزت و وقار کو لازم رکھو۔ صلاۃ کا جو حصہ تم

امام کے ساتھ پالو اسے ادا کرو اور جو صلاۃ کا حصہ تم سے رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو۔



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا کس درجہ خیال ہے امتی نبی کی اولاد ہوتی ہے اور ایک باپ اپنی اولاد کے بارے میں کتنا فکر مند ہوتا ہے اور انہیں زندگی کی تمام منازل میں سرخرو دیکھنا چاہتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو ہر مقام پر باعزت و باوقار دیکھنا چاہتے ہیں اور حضور کی تعلیمات ہمہ گیر ہیں۔ اس حدیث پاک میں کتنی عمدہ تعلیم دی ہے اور اپنے امتیوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے کہ مسجد عبادت کیلئے آو، صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے آو تو پھر بھی وقار و سکینت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ کی بندگی کیلئے آنے والا جب عزت و وقار سے آتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف لپک لپک کر آتی ہیں اور اپنے حصار میں لے لیتی ہیں۔

مسجد میں صلاۃ باجماعت ادا ہو رہی ہو تو جب بھی کوئی مسلم بھائی صلاۃ میں شامل ہونے کیلئے آئے تو ہرگز دوڑ کر شامل نہ ہو اور نہ ایسی تیزی دکھائے جو وقار کے منافی ہو۔

آرام و سکون سے آئے جتنے حصے میں شامل ہو جائے وہ تو امام کے

ساتھ ادا کرے اور جو حصہ رہ گیا ہو اسے بعد میں مکمل کرے۔

گناہوں کی مغفرت

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۱
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۲
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۵
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

جس نے وضو کیا تو اس وضو کو مکمل کیا پھر وہ صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز)

کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی جانب) چل دیا اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کر لی تو

اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

-☆-

انسان جب اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتا ہے اور کسی لمبے سفر

پر روانہ ہوتا ہے تو سفر کے لوازمات سے اسے پالا پڑتا ہے گرد و غبار سے اس

کے کپڑے متاثر ہوتے ہیں اور اسکے بال پراگندہ ہو جاتے ہیں چلتے چلتے

ہو سکتا ہے کسی کانٹے سے پاؤں الجھ جائے کہیں پھسلن پر پاؤں پھسل جائے

اور کسی نوک دار پتھر سے پاؤں زخمی ہو جائے۔

اسی طرح اس رزم گاہ حیات میں جگہ جگہ ایسی چیزیں موجود ہیں جن

سے متاثر ہوئے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔ دنیا اپنی پوری رنگینی کے ساتھ اسکے

سامنے ہے اب اس کا دامن بچا کر نکل جانا بہت مشکل ہے ہاں کچھ خوش

قسمت افراد ایسے بھی ہوئے ہیں کہ وہ اس زندگی میں اپنی متاع ایمان کو صحیح

سلامت لے کر نکل جاتے ہیں اور اعمالِ حسنہ کی عطر بیز خوشبو سے ان کی کشتِ ایمان مہک رہی ہوتی ہے لیکن اکثریت اس کو داغ دار ہونے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی لامحالہ گناہوں کی تاریکی اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہوں کی ظلمت

سے نکل جانے کا ایک نسخہ تجویز فرمایا

انسان وضو کرے اور مسجد کا رخ کرے اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اس کی لغزشوں کو تباہیوں اور نافرمانیوں پر قلمِ عفو پھیر دیتا ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ

الدَّرَجَاتِ؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى

الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ

الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ذریعے

خطاؤں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ضرور خبر دیجئے۔

فرمایا

نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے مکمل وضو کرنا،

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔ یاد رکھیے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار شانیں اور کمالات عطا فرمائے ہیں ان میں ایک آپکا مبشر ہونا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا.

اے نبی کریم ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا۔

مبشر اس ذات کو کہتے ہیں جو خوشخبریاں سنائے یعنی ایسی خبریں

سنائے جن کو سن کر ایمان والے کا دل خوش ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیجئے

تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ کا یہ وصف مبارک اور آپ کی یہ شان عجیب

نمایاں تھی موقع بموقع اپنی امت کو بشارتیں دیا کرتے تھے۔ اس حدیث

پاک میں بھی بشارت دے رہے ہیں۔

يَمْخُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا:

ایسے اعمال جن کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اللہ

تعالیٰ کس درجہ کریم و رحیم ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے جرم کرتا ہے معصیتیں کرتا

ہے لیکن اللہ تعالیٰ بعض اعمال کی بدولت اسکے گناہ مٹا دیتا ہے اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے اور اسکی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتا ہے۔

اے بندہ مومن! اللہ کی اس کرم نوازی پر غور کر کہ وہ تجھے کس طرح اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے اگر تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اسکے احکامات پر عمل کرے اسکے ارشادات کو حزر جاں بنائے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے انکی سنتوں سے اپنے من کو آراستہ کرے تو وہ کریم اللہ کس درجہ خوش ہوگا پھر وہ خوش ہو کر وہ کچھ عطا کرے گا کہ اس کا حصر و شمار ناممکن ہے۔

يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ:

نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے جنت میں انگنت درجات ہیں جن پر اللہ الکریم اہل ایمان کو فائز فرمائے گا جیسے اعمال اچھے ہونگے ویسے ہی درجات کی بلندی ہوگی۔ یہ درجات کی بلندی خواب غفلت کے مزے لینے والے کیلئے نہیں بلکہ اس کیلئے ہے جو رضائے الہی کا طالب ہے اور اس کی رضا میں زندگی گزارنا اسکا شعار ہے۔

ایک درجہ کتنا بڑا ہوگا اور کس قدر اونچا ہوگا اس کی کسے کیا خبر؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسکی عطا انسانی عقل و خرد سے ورا ہے۔ جنت کی حقیقت

کوئی نہیں جانتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۴۴)
صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۴۲۸)

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے نیک و صالح بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی
آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر گزر ہوا۔
اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرو:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

-☆-

یہ درجات انکی بلندی، یہ انعامات، انکی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے
آج جو تصور جو خیال آئے اللہ تعالیٰ کے انعامات اس سے وراہ ہیں۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ:

نفس انسانی آرام طلب ہے نیک و صالح کاموں کی طرف یہ جلد
مائل نہیں ہوتا لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس کیلئے بڑا گراں گزرتا
ہے۔ ان امور میں سے مکارہ میں مکمل وضو کرنا ہے۔

موسم سرما میں جب سردی جو بن پر ہو ہو میں حد درجہ ٹھنڈک ہو اس
وقت نرم و گرم بستر چھوڑ کر وضو کرنا نفس کیلئے بڑا دشوار ہے۔

ایک ایمان والا کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہے اس تکلیف کا تقاضا
ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن اس کا جذبہ ایمانی اسے وضو کرنے پر مجبور کرتا
ہے۔

ایک ایمان والا کسی کاروبار میں مصروف ہے سامان خریدنے والوں
کا ایک اڑدھام ہے ادھر موذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے تو وہ سب کچھ
چھوڑ کر وضو شروع کرتا ہے تو یقیناً یہ لمحات نفس انسانی کیلئے بہت گراں ہیں۔

ان لمحات میں ان اوقات میں خوش دلی سے وضو کرنا گناہوں کو مٹاتا

ہے اور درجات کو بلند سے بلند تر کرتا ہے۔

كَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ:

مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔

گھر سے مسجد سے دور ہے۔ صلاۃ کا جب وقت آتا ہے بندہ مومن

کا اشتیاق عبادت قابل دید ہوا کرتا ہے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا گھر میں

اولاد و اطفال ہیں اہلیہ ہے ان سب کو خیر باد کہتا ہے مسجد کا رخ کرتا ہے یہ

بندہ مومن مسجد میں جا کر سکون لیتا ہے اس کا چین صلاۃ ادا کرنے میں ہے

اس کا اطمینان اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے میں ہے۔

دنیا کی کوئی بھی نعمت دی جائے اسے اس قدر سکون نہیں ملتا جتنا اسے اللہ کی

بندگی میں ملتا ہے۔ یقیناً ایسے آدمی کا گھر چھوڑ کر مسجد آنا گناہوں کو مٹاتا ہے

معصیتوں کے داغ دھوتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔

اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ:

انسانی روح جب عشق الہی کی لذت سے لبریز ہوتی ہے تو پھر اس کی

سوچ کا محور بدل جاتا ہے وہ دنیا، فانی دنیا کے فوائد نہیں سوچتا وہ سوچتا ہے تو

اخروی فوائد سوچتا ہے۔ وہ دنیا کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ آخرت کا طلبگار ہوتا ہے

وہ فانی لذتوں کا دلدادہ نہیں ہوتا بلکہ باقی انعامات کا شیدا ہوا کرتا ہے وہ صلاۃ (نماز) بدولی سے ادا نہیں کرتا اور نہ ہی صلاۃ ادا کرنے کے فوراً بعد گھر کا رخ کرتا ہے بلکہ وہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے اس کا صرف صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنا اللہ تبارک و تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ صرف بیٹھنے کے سبب اسکے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اسکے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں جس کے درجات بلند کرنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے درجات کی بلندی کا عالم کیا ہوگا۔

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ:

فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ یہ جملہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا آئیے اس جملہ پر غور کریں

- ۱۔ رباط اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری چیز کو باندھا جائے
- ۲۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اس غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا امور وہ امور ہیں جو نفس انسانی کو باندھ رکھتے ہیں جب نفس انسانی باندھا ہوا ہوگا تو گناہوں کی طرف نہیں جاسکے گا۔ جب گناہوں کی طرف نہ جائے گا تو انسان ہر قسم کی نافرمانیوں معصیتوں اور جرموں سے

محفوظ رہے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا اجر و ثواب بہت زیادہ اس کیلئے تیار و مستعد رہنا گھوڑے باندھ کر رکھنا معمولی نیکی نہیں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید نہیں کہ مندرجہ بالا امور سرانجام دینے والے کو اللہ تعالیٰ مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر و ثواب عطا فرمائے۔

جہاد دشمن کے خلاف ہوا کرتا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہیں۔ ان امور کو رضائے الہی سے ادا کرنے والا نفس و شیطان کے خلاف مستعد ہے اور ان کے نبرد آزما ہونے کے لیے تیار کھڑا ہے۔ جب بندہ مومن تائید الہی کی معیت میں مجاہد کے روپ میں ہو تو پھر شیطان کے جملہ فریبوں سے محفوظ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ " كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَقُولُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ " وَيُعِينُ الرَّجُلُ فِي دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ " وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ " وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ " وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ "

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۱۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۲

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ

لازم ہے۔

دوروٹھے ہو یوں کے درمیان بات کرنا صدقہ ہے۔

کسی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں اس کی مدد کرنا یا سوار کو اس کا

سامان اٹھا کر دینا صدقہ ہے۔

اچھی بات صدقہ ہے۔

ہر قدم جو وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے چلتا ہے صدقہ ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے۔

-☆-

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطُوهُ " تَمْحُوسِيَّةً
وَخُطُوهُ " تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَرَاجِعًا .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۳۹) جلد ۵ صفحہ ۳۸۷

قال الارنورط: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۲

قال الہیثمی: رواہ احمد والطرینی فی الکبیر رجال الطبرانی رجال اصح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۵۹۹) جلد ۶ صفحہ ۱۷۲

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو آدمی اس مسجد کی طرف چلا جہاں صلاۃ باجماعت ہوتی ہو تو اس کا

قدم گناہ مٹاتا ہے اور اس کا قدم اسکے لیے نیکی لکھتا ہے یہ سعادت جاتے اور

آتے دونوں مرتبہ ملتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخُطْ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن أبي داود	رقم الحديث (٥٥٩)	جلد ١	صفحة ٢٠٨
صحيح سنن أبي داود	رقم الحديث (٥٥٩)	جلد ١	صفحة ١٦٤
قال الالباني:	صحيح		
صحيح البخاري	رقم الحديث (٢٤٤)	جلد ١	صفحة ١٦٥
سنن الترمذي	رقم الحديث (٦٠٣)	جلد ٢	صفحة ٢٩٩
مسند أبي عوانة		جلد ١	صفحة ٣٨٨
ابوداود الطيالسي	رقم الحديث (٢٣١٣)		صفحة ٣١٤
صحيح ابن خزيمة	رقم الحديث (١٣٩٠)	جلد ٢	صفحة ٣٤٣
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨١)	جلد ١	صفحة ١٦٤
قال المحقق:	الحديث صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨٢)	جلد ١	صفحة ١٠٤
قال الالباني:	صحيح		

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۹۶۶) جلد ۳ صفحہ ۸۷
 مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۴۲۳) جلد ۷ صفحہ ۲۳۴
 قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جب تم میں سے کوئی (صلاة کی ادائیگی کیلئے) وضو کرے اور احسن
 طریقہ سے وضو کرے پھر مسجد کو آئے اسکے مسجد آنے کا قصد صرف صلاة کی
 ادائیگی ہو تو مسجد میں داخل ہونے تک وہ جتنے قدم اٹھائے گا اللہ ہر قدم کے
 بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ہر قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹا دے گا۔
 پس جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ صلاة میں ہے جب تک صلاة کی ادائیگی
 اسے مسجد میں روکے رکھے۔

-☆-

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ
 إِلَيْهَا مَمْشَى فَبَعْدَهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ
 الْإِمَامِ ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۴

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی میں لوگوں میں زیادہ اجر والا وہ ہے جو ان میں سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور اس سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو اس سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور وہ شخص جو صلاۃ کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے وہ اس آدمی سے اجر میں زیادہ ہے جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے۔

-☆-

گناہوں کا دہل جانا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَأَعْمَالِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غُسْلًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الحاکم:	صحیح علی شرط مسلم		
تلخیص المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الذہبی:	علی شرط مسلم		

ترجمة الحدیث:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات میں طبیعت پر بوجھ بنے ان اوقات میں وضو کرنا، صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا، یہ چیزیں گناہوں کو بالکل دھودیتی ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر فرمایا جو گناہوں کو بالکل دھودیتی ہیں۔ جب لوحِ دل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کر دیا جائے اور گناہوں کی ظلمات کو دھودیا جائے تو وہ دل یقیناً رشک قدسیاں ہے۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ :

موسم سرما میں جب سردی اپنے جو بن پر ہو وضو کرنے کو کس کا جی چاہتا ہے۔ نفس تو ایسے وقت میں گرمی و راحت کا طلبگار ہوتا ہے لیکن وہ آدمی جو اللہ کی رضا کیلئے خواہشاتِ نفس کو پس پشت ڈال دے بلکہ نفس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں بلکہ اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک پر یقین رکھنا چاہئے کہ مکارہ میں وضو کرنے سے گناہ دھو دیے گئے ہیں۔

اعمال الاقدام الی المساجد:

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں خیر بقاع الارض ہیں۔ مساجد پر ہر وقت عنایات الہیہ کی بارش ہوتی ہے یہ وہ مبارک جگہیں ہیں جہاں سر بندگی جھکایا جاتا ہے۔ اہل ایمان پانچوں وقت مل کر اللہ کے حضور عبادت کرتے ہیں۔ ان پاک جگہوں کی طرف آنا معمولی نیکی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق مساجد کی طرف آنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

کس مومن کی یہ خواہش نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں یا اسکی خطائیں مٹادی جائیں؟ اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے؟ تو آئیے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے مساجد کا رخ کریں مساجد کی طرف چل کر جانا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ انسان کے نامہ اعمال سے معصیتوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکبر ہے اسکی کبریائی اور عظمت کائنات کی ہر چیز سے عیاں ہے۔ اہل ایمان جب اسکی کبریائی کے عملی اظہار کیلئے اسکی بارگاہ میں قدموں کی جگہ سر رکھ کر سجدے کرنے کیلئے دیوانہ وار مساجد کا رخ کرتے ہیں تو اسکی رحمت کو جوش آتا ہے۔ ایمان والے کا جیسے جیسے قدم مساجد کی طرف بڑھتا جاتا ہے اللہ ذوالجلال والا کرام کی رحمت اس کے دفتر سے گناہوں کو مٹاتی

جاتی ہے اور معصیتوں کی سیاہی دھو دی جاتی ہے۔

وَأَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ :

صلاة ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے ہیں جہاں ان کے اہل و عیال ان کے انتظار میں ہیں۔ بعض لوگ صلاة ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں کا رخ کرتے ہیں اپنے دفاتر کی طرف جاتے ہیں لیکن کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو ایک صلاة ادا کرنے کے بعد دوسری صلاة کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے افراد کسی اور کو اچھے لگیں نہ لگیں کوئی ان کی اس ادا کو پسند کرے یا نہ کرے لیکن جس خالق و مالک نے عبادت کا حکم دیا انسان کو اپنی طرف پلٹ آنے کا حکم دیا وہ یقیناً راضی و خوشی ہوتا ہے۔ اسکی خوشی کی پہلی برکت یہ ہوتی ہے کہ انتظار صلاة میں بیٹھنے والے کے گناہ دھو دیے جاتے ہیں اس کے دل کی تختی کو گناہوں کی سیاہی سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

کسی کو اپنے گھر سے محبت ہے یقیناً گھر والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں کسی کو اپنے کاروبار سے محبت ہے یقیناً اہل تجارت اس سے چاہت کرتے ہیں کسی کو اپنے کام سے غرض ہے اپنی فیکری سے انس ہے تو فیکری کے مالک یقیناً اس سے بھی انس کرتے ہیں۔ تو کیا جس کو اللہ تعالیٰ

سے محبت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر سے، مسجد سے پیار ہے اس کی عبادت سے لگاؤ ہے اور اس درجہ لگاؤ ہے کہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کیلئے اس کے گھر بیٹھا ہوا ہے تو کیا ایسے آدمی سے اللہ ذوالجلال والا کرام محبت نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔ گناہوں کے داغ اس سے مٹاتا ہے گناہوں کی ظلمت اس کے دل سے ختم کرتا ہے۔ اسے نیکی سے رغبت دیتا ہے۔ عبادت کا ذوق و شوق عطا کرتا ہے اور اسکے دل کو بقعہ انوار بناتا ہے اسکے قلب کو یوں چمکاتا ہے کہ قلب والے اس سے راحت و سکون پاتے ہیں۔

يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا:

کسی چیز کو دھونے کیلئے غسل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پھر دھونے دھونے میں فرق ہوا کرتا ہے کپڑے دھوتے وقت ہر ایک کی دھلائی ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ بعض دھوتے ہیں تو اس کپڑے میں کچھ میل رہ جاتی ہے بعض دھوتے ہیں تو برائے نام دھوتے ہیں لیکن جب غسل کے بعد غسل بطور مفعول مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد خوب دھونا ہے یعنی جو دھو کر میل کا نام و نشان مٹا دے اس کیلئے غسل غسلاً بولا جاتا ہے تو یہاں بھی یہی مفعول مطلق استعمال ہوا ہے تو مطلب بالکل واضح ہے کہ یہ اعمال گناہ دھوتے ہی

نہیں بلکہ گناہ دھو کر گناہ کا نام و نشان مٹا دیتے ہیں اور دل اور نامہ اعمال میں گناہ کا کوئی معمولی سے بھی معمولی اثر نہیں چھوڑتے۔

سُبْحَانَ مَنْ يُعْطِي وَيُكْرِمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے

الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي

الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ

عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطِيئَةِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ

بَعْدَ الصَّلَاةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صفحہ ۲۲۳ جلد ۱

رقم الحدیث (۷۷۶)

سنن ابن ماجہ

الحدیث حسن صحیح

قال المحقق:

صفحہ ۲۳۹ جلد ۱

رقم الحدیث (۶۳۷)

صحیح سنن ابن ماجہ

حسن صحیح

قال الالبانی:

سنن الداری	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۹
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
قال ابو عیسیٰ	هذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۱۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
وسلم فی الصحیح	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
موارد النظم ان	رقم الحدیث (۱۶۱)		صفحہ ۶۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ

خطاؤں کو مٹا دے اور جس کے ذریعے نیکیوں میں اضافہ فرما دے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتائیے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات و حالات میں طبیعت پر وضو کرنا گراں گزرے ان

اوقات میں مکمل و خوش دلی سے وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا،
صلاة ادا کرنے کے بعد دوسری صلاة کا انتظار کرنا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

اتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ
- قَالَ : أَحْسَبُهُ قَالَ : فِي الْمَنَامِ - فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي
فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ
كَتِفَيْ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ - أَوْ قَالَ : فِي نَحْرِي -
فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، قَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هَلْ
تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ، فِي
الْكَفَارَاتِ، وَالْكَفَارَاتِ : الْمَكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ
وَالْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي
الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ : عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ
خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ : اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ

الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً؛ فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ
مَفْتُونٍ قَالَ: وَالذَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ
بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک و تعالیٰ احسن
صورت میں تشریف لایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ
کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عرض کی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں

تک کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی۔ تو جو کچھ آسمانوں وزمین میں ہے اسکا مجھے علم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے سراپا حمد و خوبی! کیا تم جانتے ہو کہ ملا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ

رہے ہیں؟

تو میں نے عرض کی

ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں۔

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر باجماعت صلوات (نمازوں) میں شریک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے سراپا حمد و خوبی! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں

یہ دعا مانگا کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

وَحُبُّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضِي إِلَيْكَ
غَيْرَ مَفْتُونٍ.

اور فرمایا

اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔ کھانا کھلانا اور رات کو
صلوة (نماز) ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔ محبت و عظمت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی
پاتے ہیں اور ارباب ذوق و وجدان کیلئے یہ ذوق و سکون کا سامان ہے۔

آتَانِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ:

ہر انسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک
دوسرے کے پاس جایا جاتا ہے کسی کے ہاں اس کے عزیز واقارب آتے ہیں
تو کسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی محفل ہوا کرتی ہے۔ قربان جائیں
اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں
تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش

اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ ان مازاغی نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنا دیا بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔ آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہر حال زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا ”فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ“ سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتَفَيْ:

اللہ رب العزت نے اپنا دست مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کے جو بن نہرالا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا

کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے کرم سے مکرم
سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ:

میں نے اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی
اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی و سماوی قربان کر دی جائے عابدین کی سجدہ
ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الہی سے مخمور نگاہوں کی مستی اور
واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں
ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ:

پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہو گیا۔
آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟
آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کر چکا ہے لیکن آج تک یہ دعویٰ کسی نے
نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہو گیا۔

یہ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا
فرمائی۔ جب اللہ تعالیٰ دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد

و منعم ہے اسکے جو دو سخا و انعام و اکرام عدد و حصر سے وراہ ہیں۔

قادر و قیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ

اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہو گئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلَّى - تَجَلَّى الشَّيْءُ : ظَهَرَ وَتَكَشَّفَ

تجلی - کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجئے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے

لیے ہر چیز ظاہر و منکشف ہو گئی۔ یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہو ہی گیا بس علم تک

بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کر دیا۔ اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی و سمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف و ظاہر نہ ہوئی ہے کوئی پردہ ایسا نہیں جو

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔ بلکہ ہر چیز نے

آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز

منکشف ہو گئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

اس حدیث پاک میں لفظ ”لینی“ قابل غور ہے۔ یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے۔ یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم و حکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنا دیں یہ الگ بات ہے۔

الْكَفَّارَاتُ:

الْكَفَّارَةُ : هِيَ عِبَارَةٌ "عَنِ الْفَعْلَةِ وَالْخَصْلَةِ الَّتِي مِنْ شَأْنِهَا أَنْ تُكْفَرَ الْخَطِيئَةَ أَيْ تَسْتُرَهَا وَتَمْحُوهَا.

انہیہ ۱۸۹/۴

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپا لیتی ہے اور اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔
اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصلتیں ہیں جو ان کو بجالاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپا دی جاتی ہیں اور مٹا دی جاتی ہیں۔

الْمَكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔
یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کر دیتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

إِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ

مٹا دیتا ہے۔ اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں

کی سیاہی دھو دی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ

ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہو کر اس کی یاد

کے مزے لیتے ہیں۔ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی

نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا

کرتا ہے۔

الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی

گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ

معاف ہونگے۔ یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت محبوب

ہے۔ محبت محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے اگر ہمیں اللہ اور اسکے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہو کر ہمیں

صلوة باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ
ہر اہل ایمان کو اس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اَسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ
عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور اس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور
لوحِ دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے
گزرے گی۔ خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے۔ گویا یہ
اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار
ہو کر یہ کام سرانجام دینے والے ہو سکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے
جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یاد رکھنا جس خالق و مالک نے پیدا
فرمایا ہے اور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور
پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی
نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی۔ بات
صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ ”مَاتَ بِخَيْرٍ“ ان امور کو

سرا انجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔ یہ وعدہ الہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔ خیر سے وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے با ایمان رخصت ہوگا۔ جس کی با ایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا یاد رہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

كَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک و صاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک و صاف پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک و صاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الہی کے مزے لینے والا

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا

نہیں ہوتا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ يَقْتُلُونَ بِآثَارِ
 نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ وَيَتَحَلَّلُونَ بِسُنَنِ رَسُولِكَ الْعَظِيمِ آمِينَ يَا رَبَّ
 الْعَالَمِينَ بِبُرُكَةِ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلِهِ أَفْضَلُ
 التَّحِيَّاتِ وَأَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ.

حسنات کی کثرت

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ
 الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ
 تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
 أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارُكُمْ
 تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۰
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۱۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۰۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۸۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۹۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۲۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۹۵
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۳۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ نے ارشاد فرمایا:

مسجد نبوی کے نزدیک کچھ جگہ خالی ہوگئی تو قبیلہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان کے اس ارادہ کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے ایسا ارادہ کر لیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے بنو سلمہ اپنے گھروں کو لازم پکڑو (جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں آتے ہو تو) تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ اپنے انہیں گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھتے جاتے ہیں۔

مسجد کے قرب کا ایک اپنا شرف ہے لیکن جو مسجد سے بعید ہیں جنکے گھر مسجد سے فاصلے پر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں سے محروم نہیں۔

ایک بندہ مومن جب اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شعار بناتا ہے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوگر ہوتا ہے تو پھر انسان ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء ہوا کرتا ہے۔ غور کیجئے فرشتے نوری مخلوق ہیں اور اللہ کے ہاں عزت و کرامت والے ہیں لیکن جب ایک مسلمان وضو کر کے گھر سے مسجد کی طرف رخ کرتا ہے سجدے کی بے تابی اسے مسجد کھینچ لاتی ہے تو یہی نوری مخلوق اسکے نشاناتِ قدم کو گنتی ہے۔ جتنے زیادہ نشانات ہونگے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے۔

جن افراد کے گھر مساجد سے دور ہوں وہ غمگین نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کسی بھی امتی کو محروم نہیں رکھا ہے۔ اگر مسجد کے قرب والے اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مالا مال ہیں تو مسجد سے دور رہنے والے بھی اس کے لطف و کرم سے خالی نہیں وہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے با وضو ہو کر مسجد کا رخ کرتے ہیں تو ان پر بھی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ انکار کھنے والا ہر قدم انکی نیکیوں میں اضافہ کرتا جاتا ہے اور انہیں رحمت

الہی سے معمور کرتا جاتا ہے۔

بنو سلمہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونا چاہتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا کیونکہ وہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آئیں گے وہ نشانات قدم لکھ لئے جائیں گے جس کے آج قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں کل قیامت کو اس کی عزت و شرف کا عالم کیا ہوگا۔

-☆-

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ بَنُو سَلِمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النَّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (إِنَّا نَحْنُ نَحْيُ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تُكْتُبُ فَلَمْ يَنْتَقِلُوا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۲۴) جلد ۱ صفحہ ۲۴۱

قال الالبانی: صحیح

تحفة الاشراف رقم الحدیث (۶۱۷) جلد ۵ صفحہ ۱۴۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

بنو سلمہ مدینہ منورہ کے ایک ناحیہ میں آباد تھے تو انہوں نے مسجد نبوی

کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

بے شک ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو انہوں نے

آگے بھیجا اور لکھتے ہیں ان کے قدموں کے نشان (جب وہ مسجد کی طرف

صلاة ادا کرنے کیلئے چل کر آتے ہیں)

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاة کی ادائیگی کیلئے

تمہارے مسجد آتے وقت قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (یہ ارشاد

گرامی سن کر بنو سلمہ) مسجد کے قریب منتقل نہ ہوئے۔

-☆-

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَتْ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا

مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ
آثَارَكُمْ؟ فَأَقَامُوا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۶)	صحیح	
قال المحقق:			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۸
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
قال المحقق:	اخرجه البخاری فی الصحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے گھر مسجد نبوی کے قریب منتقل

کر لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ بنو سلمہ

مدینہ طیبہ کے اطراف کو خالی چھوڑ دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ!

کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے آتے، جاتے اپنے اپنے قدموں کے
نشانات کا ثواب نہیں لینا چاہتے؟
اس ارشاد کو سن کر انہوں نے اپنے اپنے گھروں میں قیام رکھا۔

-☆-

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ
الْمَسْجِدِ فَأَرَادُوا أَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ
قَالَ فَشَبُّوا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلدا	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلدا	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلدا	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلدا	صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

انصار کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب میں سکونت اختیار کر لیں تو قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ.

اور ہم لکھتے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھیج رہے ہیں اور ان کے مساجد کی طرف چلتے وقت نشانِ قدم بھی لکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے

اس فرمان کے نازل ہونے کے بعد وہ اپنے سابقہ مکانات میں ہی

قیام پذیر رہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ

أَلَّا بَعْدُ وَالْأَبَعْدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَكْبَرُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۴۱) جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۸۲) جلد ۱ صفحہ ۲۲۷

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۶۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
الموطا للامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۵۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس کا گھر مسجد سے دور ہے جس کا گھر مسجد سے دور ہے اس کا

(صلاة کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف آتے اور جاتے) بہت بڑا اجر و ثواب

ہے۔

-☆-

ایک مسلم مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا جب وہ صلاة کی ادائیگی کیلئے

مسجد کا رخ کرے گا تو اسے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔ وجہ بالکل واضح

ہے کہ دور سے مسجد آنا قوی ایمان کی نشانی ہے اور دور سے آنے والا زیادہ

قدم چل کر آئے گا تو جتنے زیادہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنا ہی

اجرو ثواب زیادہ ملے گا اور اتنے ہی زیادہ اسکے گناہ میں گے اور اتنے ہی زیادہ اس کے درجات بلند ہونگے۔

هر قدم پر دس نیکیاں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ يَرُغِي الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرُغِي الصَّلَاةَ كَأَلْقَانِثٍ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مَنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۷۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۷۳
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
قال الحاکم:	صحیح علی شرط مسلم		
تلخیص المستدرک بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
قال الذہبی:	صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴

قال المحقق: اسنادہ صحیح

جلد ۲ صفحہ ۳۲

مجمع الزوائد

قال الحثمی: رواہ احمد، ابو یعلیٰ والطبرانی بعض الطرق صحیح وصحیح الحاكم

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۰۴۵) جلد ۵ صفحہ ۳۹۳ مختصراً

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تو اس کے دونوں لکھنے والے فرشتے یا ایک لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف چل کر آیا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہے جیسے عبادت کرنے والا ہے۔ گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر لوٹ جانے تک وہ صلاۃ ادا کرنے والوں (نمازیوں) میں لکھا جاتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ کرم فرمایا ہے صلاۃ بندے پر فرض ہے اور یہ اس پر بندہ ہونے کے ناطے لازم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کوئی بھی اجر نہ دے تب بھی یہ بندوں پر

فرض ہے اس کی ادائیگی کے بغیر مفر نہیں لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کریم اللہ کس درجہ کرم کرتا ہے۔

كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ :

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی اپنے گھر سے وضو کر کے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے تو نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

آئیے عبادت الہی کو لازم پکڑیں۔ پانچوں وقت مسجد جا کر باجماعت صلاۃ ادا کریں۔ مسجد سے گھر کی دوری کا عذر نہ کریں۔ اللہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے جتنے قدم اٹھیں گے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ جب بندگی کیلئے جاتے ہوئے جب مسجد کی طرف رخ کرتے ہوئے ہر قدم پر دس نیکیاں ملیں تو اس مسجد میں داخل ہو کر کتنا اجر و ثواب ملے گا وہاں صلاۃ ادا کرنے پر کس درجہ کرم ہوگا اور وہاں عبادت کی نیت کے ٹھہرنے سے کس قدر درجات بلند ہوں گے۔

الْقَاعِدُ يَرُعى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ :

اللہ کے گھر مسجد میں صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہیں جیسے

عبادت گزار ہوا کرتا ہے۔ اس امت پر کتنا کرم ہے ابھی عبادت کرنی ہے ابھی صلاۃ ادا کرنی ہے لیکن اس کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت گزار متصور ہوگا۔ اس کا ہر لمحہ عبادت لکھا جائے گا۔ یہ اس کے گھر مسجد میں آنے کا اجر ہے مسجد میں بیٹھ کر صلاۃ کے انتظار کا اجر ہے۔ مسجد میں جس صلاۃ کے انتظار پر اتنا اجر ہے کہ وہ قانتین میں شمار ہوتا ہے تو خود صلاۃ ادا کرنے کا کتنا اجر و ثواب ہوگا۔

يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ:

گھر سے نکل کر مسجد کا رخ کرنے والا جب تک واپس گھر نہیں آجاتا اس وقت تک وہ مصلین سے ہے۔ اس کا نام مصلین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ ایک آدمی گھر سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد نکلا پھر مسجد میں اس نے قیام کیا صلاۃ ادا کی پھر صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ وہ گھر پہنچا۔ اگر اس طرح اس کے دو یا تین گھنٹے بھی صرف ہو چکے ہوں تو یہ مت سمجھے یہ وقت اس کا بے کار گیا ہے۔ العیاذ باللہ! بلکہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبتِ غلامی پر فخر کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ یہ سارے لمحات اس کی عبادت میں گزر رہے ہیں اور کریم اللہ نے اس کا نام مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا ہے۔

حج اور عمرہ جتنا اجر و ثواب

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَاجْرُهُ
كَاجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ
إِلَّا إِيَّاهُ فَاجْرُهُ كَاجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى آثَرِ صَلَاةٍ لَا لَفْوٍ
بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو اپنے گھر سے وضو کر کے فرض صلاۃ ادا کرنے کیلئے نکلا تو اسے اتنا

اجر ملتا ہے جتنا احرام باندھے ہوئے حاجی کو ملتا ہے۔

جو اپنے گھر سے ضُحیٰ (چاشت) کے نوافل ادا کرنے کیلئے نکلا اس

کے مسجد جانے کی غرض صرف یہی ہو تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا عمرہ ادا کرنے

والے کو ملتا ہے۔

ایک صلاۃ (نماز) کے بعد دوسری صلاۃ اس طرح ادا کرنا کہ ان

دونوں کے درمیان کوئی لغوبات نہ ہو علیین میں نام لکھوانا ہے۔

-☆-

أَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ:

گھر سے وضو کر کے پاک و صاف ہو کر مسجد کی جانب رخ کرنا

سعید ہونے کی نشانی ہے اور جو خوش بخت ایسا کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اسے بشارت دے رہے ہیں کہ ایسے احرام باندھے ہوئے حاجی کا

ثواب ملتا ہے۔

حج کا کتنا ثواب ہے ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ
رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

تخريج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۶۱۹۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۶۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۴)	جلد ۹	صفحہ ۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۷

		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۱۹	جلد ۲	رقم الحدیث (۸۱۱)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
صفحہ ۲۲۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۱۱)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۳۲۹		رقم الحدیث (۲۵۱۹)	مسند ابی داؤد الطیالسی
صفحہ ۲۳۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	مسند الحمیدی
صفحہ ۴	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۸۴۱)	صحیح ابن خزیمہ
		هذا حدیث متفق علیہ صحیح	قال البغوی:
صفحہ ۱۱۶	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۶۲۳)	سنن النسائی
صفحہ ۲۳۹	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۶۲۶)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۲۹	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۰۳۸۵)	سنن الکبریٰ للبیہقی
		رواہ البخاری فی الصحیح	قال البیہقی:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

جس نے حج کیا کہ نہ دوران حج کوئی بیہودہ بات کی اور نہ فسق

کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی

ماں نے اسے جنتا تھا۔

-☆-

گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی نیت سے جانے والا حج کا ثواب لے رہا ہے۔ حج گناہوں سے پاک کرتا ہے تو یہ عمل بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

کبھی کبھی انسان سوچتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے کی نیت سے با وضو ہو کر گھر سے مسجد جانا معمولی عمل ہے اس سے حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

اے بندہ مومن! یہ شیطانی وسوسہ ہے ثواب نہ تو نے دینا ہے نہ میں نے یہ ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دینا ہے وہ علیٰ کل شئیٰ قدر ہے جو چاہے کرے وہ رحیم و کریم اللہ ہے اس کے کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

دوسری بات: سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ ہمارا کام ایمان لانا ہے اور نعمت ایمان سے معمور خوش بخت ان چیزوں کو فوراً مان جایا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کرم کو اپنے ذہن کے پیمانے پر نہیں تو لا کرتا۔

أَجْرُ الْمُقْتَمِرِ:

لصَلَاةِ الْفَضْحَىٰ إِذَا كَرِهَ الْوَالِدُ كَوْنَهُ كَأَنَّ ثَوَابَ مَلَأَ بِهِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ

لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

تَخْرِيجُ الْحَدِيثِ:

الْحَدِيثُ صَحِيحٌ

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۶۹۶)	جلد ۹	صفحہ ۹
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۶
صحیح بخاری	رقم الحديث (۱۶۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۷
سنن النسائی	رقم الحديث (۲۶۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۲۶۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۵۷۳)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۰
الموطا امام مالک	رقم الحديث (۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۲۸۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		

صفحہ ۶	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۳۵۳)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۷۲	جلد ۳	رقم الحدیث (۹۳۳)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
صفحہ ۲۷۸	جلد ۱	رقم الحدیث (۹۳۳)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۷۹	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۵۶۳۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۱۳۱	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۵۱۳)	صحیح ابن خزیمہ
صفحہ ۶	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	شرح السنۃ للبعغوی
		هذا حدیث متفق علی صحیحہ	قال البغوی:
صفحہ ۲۲۸	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲)	سنن الکبریٰ للبیہقی
		رواہ البخاری فی الصحیح	قال البیہقی:
صفحہ ۴	جلد ۵	رقم الحدیث (۸۷۹۹)	المصنف لعبدالرزاق
صفحہ ۱۰۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۶۴۱)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۴	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۰۹۶)	صحیح الترغیب والترہیب
		صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے۔

-☆-

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے تو مفہوم واضح ہوا
ایک صلاۃ لضحیٰ دوسری صلاۃ لضحیٰ تک گناہوں کا کفارہ ہے۔
اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رضا کی
خاطر سانس لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

کِتَابٌ فِی عِلْمِیْنَ

علیین میں جنتی افراد کا نام لکھا جاتا ہے۔ اسکے جنتی ہونے میں کوئی
شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ ایک صلاۃ (نماز) کے ادا کرنے کے بعد دوسری
صلاۃ (نماز) کا انتظام کرنا اس طرح کہ اس وقت میں کسی قسم کی کوئی لغوبات
نہ ہو انسان کو جنتی بنا دیتا ہے۔

اے ایمان والے! دیکھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صدقے اللہ تعالیٰ کس درجہ مہربان ہے اس کا دریائے جو دو عطا کس درجہ
موجزن ہے آجا اسکی رحمتوں سے لبریز ہو جا اسکی رضا کی خاطر مسجد میں بیٹھ کر
ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کر لے اس طرح کہ زبان قلب

وقالب ذکر الہی کے مزے لے رہی ہو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تیرا
 نام علیین میں مرقوم فرمائے گا اور عالم بالا میں تیرے جنتی ہونے کی منادی
 ہو جائے گی۔

اللہ کی کفالت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
الْمَسْجِدُ بَيْتٌ كُلِّ تَقِيٍّ وَتَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ
بَيْتَهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ
إِلَى الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد
قال الهیثمی:
وقال:
رقم الحدیث (۲۰۲۶)
جلد ۲ صفحہ ۱۳۴
رواه الطبرانی فی الکبیر والاصغر والہزار
اسنادہ حسن قلت ورجال الہزار کلہم رجال اصح

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ مسجد جس کا گھر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو راحت، رحمت اور پل صراط سے گزار کر اللہ کی رضا جنت تک لے جانے کا کفیل ہے۔

-☆-

مسجد ہر متقی و پرہیزگار کا گھر ہے۔ گھر سے محبت ایک فطرتی چیز ہے گھر کی ہر چیز اور ہر کونے سے الفت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح متقی مسجد سے محبت کرتا ہے ہر وقت اس کی الفت سے سرشار رہتا ہے وہ جہاں بھی چلا جائے مسجد کی محبت و چاہت اس کے دل سے نہیں نکلتی۔ مسجد سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے۔

التَّقِيُّ:

تقویٰ کی دولت سے آراستہ متقی و پرہیزگار
فخر العلماء امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ
سے کرتے ہیں۔

الْمُتَّقِيُّ : مَنْ سَلَكَ سَبِيلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ الدُّنْيَا وَرَاءَ الْقَفَا وَكَلَّفَ نَفْسَهُ الْإِخْلَاصَ
وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا۔ - تفسیر الکبیر للرازی -

متقی وہ ہے جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے دنیا کو پس پشت پھینکے اور اپنے نفس کو اخلاص و وفا کا پیکر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

جو آدمی مسجد کو گھر بنایا ہے وہ متقی ہے۔ جب وہ تقویٰ کی سعادت سے سعادت مند ہو گیا تو یقیناً وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر کار بند ہے دنیا اور متاع دنیا سے اسے کوئی رغبت نہیں بلکہ وہ آخرت کا طلبگار ہے اپنے نفس کو اخلاص و وفا کا پیکر بنا چکا ہے اور حرام و بے وفائی سے اجتناب کر چکا ہے۔

مسجد کو گھر بنانے والے کو اتنی سعادتیں اللہ اکبر!

اے ارحم الراحمین! ان سعید لوگوں کے صدقے جو مساجد کو اپنا گھر بناتے ہیں ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے ظاہر کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے آراستہ فرما اور ہمارے باطن کو اپنے ذکر کے انوار سے فروزاں فرما۔ دنیا اور متاع دنیا سے بے رغبتی عطا فرما۔ دنیا میں اتنا منہمک نہ کرنا کہ آخرت کو بھول جائیں بلکہ ہر لمحہ ہماری نگاہوں کے سامنے قبر و آخرت رکھنا، اخلاص و للہیت کی دولت ارزانی فرما اور وفا کی پاکیزہ خوشبو سے معطر فرما اور ہمیں

ہمیشہ حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرما بلکہ جو امور مکروہات کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بھی محفوظ و مامون فرما اور ہمیں اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ بے وفائی کے داغوں سے معر فرما۔

تَكْفَلُ اللَّهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ:

جو آدمی مسجد کو گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے راحت و چین سے نوازے اور اس کیلئے اپنی رحمتوں کے در کھول دے۔
اللہ تعالیٰ جس کو راحت پہنچانے کا ذمہ لے لے، اسے رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرمائے اس آدمی کے راحت و آرام اور رحمتوں سے لبریز ہونے پر کون ہمسری کر سکتا ہے؟

مساجد کو گھر بنانے والے کو راحت و چین نصیب ہے وہ راحت اہل ثروت کو کہاں؟ بڑے بڑے سرمایہ دار کاروبار کی وسعتیں رکھنے والے اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے بلکہ وہ باجبروت حکمران جو لوگوں کی تقدیروں سے کھلتے ہیں انہیں وہ چین وہ سکون کہاں نصیب ہے جو ایک مسجد میں بیٹھنے والے اسے اپنا وطن اور گھر بنانے والے تقویٰ کی دولت سے آراستہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو حاصل ہے۔ اس کے ایک ایک لمحہ پر دنیاوی راحتیں قرباں اس کی ایک ایک ساعت پر عارضی و ناپائیدار بادشاہیں نثار!

وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ إِلَى الْجَنَّةِ:

جو سعید روح مسجد کو اپنا گھر بنا لے اللہ ذوالجلال والا کرام اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے کہ اسے پل صراط سے امن و عافیت سے گزار دے گا اور اے اللہ کی رضا جنت تک لے جائے گا۔

جہنم سے ہر ایک نے گزرنا ہے اِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَاْرِدُهَا وَكَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا. بد نصیب جہنم میں رہ جائیں گے اور خوش نصیب گزر کر جنت چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی و سرمدی رضا کی دولت سے سرفراز ہوں گے۔

مسجد کو گھر بنانے والا کتنا سعید ہے کہ اللہ تعالیٰ آج دنیا میں اس سے وعدہ فرما رہا ہے کہ میں تجھے پل صراط سے گزار دوں گا، تجھے اپنی رضا کی سعادت سے لبریز کروں گا اور تجھے جنت میں داخل کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کیا کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

ضمانت الہیہ میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةٌ مَجَالِسَ، الْمُؤْمِنُ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا : فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَوْ عِنْدَ مَرِيضٍ أَوْ فِي جَنَازَةٍ أَوْ فِي بَيْتِهِ أَوْ عِنْدَ إِمَامٍ مُقْسِطٍ يُعَزِّرُهُ وَيُوقِرُهُ أَوْ فِي مَشْهَدٍ جِهَادٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۶
قال الهیثمی:	رواه الطبرانی فی الکبیر والبیہار بخوہ ورجالہ موثفون		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۶
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۲۸)		جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی	حسن لغيره		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) مجلسیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ مومن کا ضامن ہے۔ ان مجالس میں اس کا جتنا بھی حصہ ہو، مسجد جماعت میں، مریض کے پاس، جنازہ میں، اپنے گھر میں، عادل حکمران کے پاس جو اس کی تعظیم و توقیر کرے، مشہد جہاد میں۔

حدیث پاک کے ایہ الفاظ مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

الترغيب والترهيب

قال المحقق: صحيح

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۱۶) / جلد ۲ صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی: صحیح

المستدرک للحاکم / رقم الحدیث (۲۳۹۵) / جلد ۲ صفحہ ۴۱۲
قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه

صحیح ابن حبان / رقم الحدیث (۳۷۲) / جلد ۲ صفحہ ۹۴
قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد / رقم الحدیث (۲۱۹۹۲) / جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۵
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جس نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جو صبح یا شام مسجد گیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے جو امامِ وقت کے ہاں گیا اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور جو اپنے گھر میں بیٹھا کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

-☆-

ضامن تمام امور اپنے ذمہ لے لیا کرتا ہے۔ انسان اپنے ذمہ جو

چیز لے ہو سکتا ہے وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکے انسان کی کمزوری اور اسکی بے بضاعتی اسے تمام امور کی نگرانی نہ کرنے دے لیکن جس خوش نصیب کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اس کے بختوں کا کیا کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہر قسم کے نقص اور کجی سے معرا ہے جس کی ضمانت نقص کے داغ سے داغدار ہو وہ الہ نہیں ہو سکتا۔

مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ:

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔
 فی سبیل اللہ کے الفاظ قابل غور ہیں دشمن سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں
 دین کے دشمن سے بھڑجانا مردانگی ہے لیکن پھر بھی دیکھا جائے گا کہ اس نے
 یہ جہاد کس غرض سے کیا ہے اگر اپنی نام و نمود کیلئے کیا یا اپنی شجاعت و بہادری
 کے جوہر دکھانے کیلئے کیا یا اپنے قبیلہ و قوم کی دھاک بٹھانے کیلئے کیا تو یہ
 جہاد بارگاہ ذوالجلال میں قبول نہیں وہاں وہی جہاد قبول ہے جو فی سبیل اللہ
 اس اللہ کی راہ میں ہو اس کے دین کی سر بلندی کیلئے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر
 ہو۔ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاہد کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوا کرتا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِيضًا:

جو کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے وہ اللہ

تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم نہیں ہے۔ مریض مرض میں مبتلا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کا دوست اس کا بھائی اسکی دلجوئی تو کر سکتا ہے اس کے پاس جا کر اسکو حوصلہ تو دے سکتا ہے ایسا مومن جو اپنے بھائی کی تیمارداری و عیادت کرتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ:

جو صبح یا شام مسجد کا رخ کرے وہاں جا کر صلاۃ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے اپنے قلب و قالب کو منور کرے یہ اس کا جانا صبح ہو یا شام دن کو ہو یا رات کو سخت دھوپ میں ہو یا تاریک رات میں اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اسکے تمام امور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیے ہیں۔

مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا اپنے گھر کے بارے میں زیادہ فکر مند نہ ہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی غرض سے مسجد آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسکے گھر عافیت کا بسیرا رہے گا جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

بسا اوقات انسان سوچتا ہے کہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ مسجد کا رخ کیا جائے اسے اللہ تعالیٰ کی اس ضمانت پر یقین رکھنا چاہیے جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو اس کی ضمانت پر بھروسہ رکھ کر مسجد کا رخ کرنا چاہیے یقیناً

اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے لبریز کرے گا ہو سکتا ہے اس کے اخلاص کی بدولت اور اس فرمانِ ذیشان پر یقین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا کر دے۔

وَمَا ذَا لِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ.

کبھی انسان کاروبار میں لگن ہے اس کی دوکان پر گاہک کثیر تعداد میں ہیں ادھر مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند ہو گئی ہے اس کا نفس کہتا ہے اگر تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد جائے گا تو یہ موقع کھودے گا گاہک اور خریدار چلے جائیں گے تجھے کافی نقصان ہوگا۔

اے مردِ مومن یہ نفس کا دھوکہ ہے۔ جب اللہ اکبر کی صدا آئے فوراً مسجد کا رخ کر یقین و ایمان کی دولت کو سمیٹتے ہوئے اللہ کے گھر جا کر سجدہ کا لطف و لذت لے اللہ تعالیٰ تیرا ضامن ہے وہ تیرا نقصان نہیں ہونے دے گا یہ گاہک چلے گئے تو کوئی بات نہیں رحیم کریم اللہ اپنا وعدہ یوں بھی پورا فرما سکتا ہے کہ تجھے وہاں سے رزق عطا کر دے جہاں تیرا وہم و گمان بھی نہ ہو۔ یہ علامت تقویٰ ہے اور تقویٰ سے آراستہ انسان کو کریم اللہ بہت کچھ دیتا ہے۔

مَنْ يَقْقِ اللَّهُ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا

يَحْتَسِبُ.

جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کیلئے نکلنے کی راہ بناتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان نہیں ہوتا۔

مَنْ دَخَلَ عَلَىٰ إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ:

جو حاکم وقت کے ہاں گیا حاکم ہونے کے ناطے اس کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اسے یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ ذوالجلال والا کرام اس کا ضامن ہے۔

مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبِ إِنْسَانًا:

گھر میں عموماً انسان جب اپنے اہل خانہ کے پاس بیٹھتا ہے اپنے اعزہ و اقارب کے پاس بیٹھتا ہے مختلف انواع لوگوں پر تبصرے شروع ہو جاتے ہیں دوسرے لوگوں کی اچھائیوں کے ساتھ ان کی برائیوں کا ذکر بھی چھڑ جاتا ہے پھر انسان ان کی خامیوں کا برملا اظہار کرتا ہے۔ غیبت کر کے اپنی نیکیاں ضائع کر دیتا ہے۔ چند منٹ میں اپنی نیکیاں ضائع کر دینا کون سی دانشمندی ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتیوں کو غیبت جیسی قبیح مرض سے بچانے کیلئے کئی ارشادات فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی کہ اپنے گھر بیٹھ کر کسی کی غیبت نہ کرنے والے کا ضامن اللہ

تعالیٰ ہے۔ جس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے امور اپنے ذمہ کرم پر لے لے تو یقیناً وہ بڑا سعید ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي أُمَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ثَلَاثَةٌ "كُلُّهُمْ ضَامِنٌ" عَلَى اللَّهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكَفِيَ إِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ "عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ" عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ "عَلَى اللَّهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۳۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۳۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۲
قال المحقق:	صحیح		
المستدرک		جلد ۲	صفحہ ۷۳

هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخریجہ

قال الحاکم:

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۸۵۳۸) جلد ۹ صفحہ ۲۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان تینوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے

ایک وہ آدمی جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے نکلا اس کا ضامن اللہ ہے

یہاں تک کہ اسے وفات دے دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے یا اسے

اجر و ثواب اور مال غنیمت دیکر گھر لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو (صلاة ادا کرنے کیلئے) مسجد کی طرف چلا تو اس کا

ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے وفات دے تو اسے جنت میں داخل

فرمائے ورنہ اسے اجر و غنیمت دیکر واپس لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو گھر میں ”السلام علیکم“ کہہ کر داخل ہو تو اس کا ضامن

(بھی) اللہ ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ بطور مباحات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَبَ مَنْ عَقَبَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ أَبْشِرُوا هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صلاۃ المغرب ادا کی (صلاۃ کے بعد) جس نے اپنے گھر جانا تھا وہ چلا گیا اور جس کی قسمت میں مسجد میں رہ جانا تھا وہ رہ گیا۔ تو اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی جلدی تشریف لائے کہ آپ تیز سانس لے رہے تھے اور اپنا تہہ بند اٹھایا ہوا تھا اور (ہم جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے) فرمایا: تمہیں مبارک ہو! یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہارے سبب فرشتوں سے فخر فرما رہا ہے۔ اللہ فرما رہا ہے:

(اے فرشتو) دیکھو میرے بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضہ (صلاۃ المغرب) ادا کر لی ہے اور دوسرے فریضہ (صلاۃ العشاء) کا انتظار کر رہے ہیں۔

-☆-

دنیا قعر مذلت میں گری ہوئی تھی لات و منات کی پوجا عام تھی اللہ

وحدہ لا شریک کے پرستاروں تقریباً دنیا سے ناپید تھے اچانک رسول عربی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم رحمۃ للعالمین کا تاج مرصع سجائے ہوئے اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے کہ دنیا تو حید کے انوار سے چمک اٹھی اللہ اکبر کی کبریائی اور عظمت کے ڈنکے بجنے لگے لوگ بتوں سے منہ موڑ کر اللہ الکریم کی عبادت کرنے لگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اہل ایمان میں اللہ کی عبادت کا ذوق و شوق یوں بڑھا کہ وہ ایک صلاۃ ادا کر کے دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب تک وہ جبین بندگی وحدۃ لا شریک کی بارگاہ میں نہ جھکا لیتے انہیں چین نہ آتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے بیان کے مطابق ایک دن صلاۃ المغرب ادا کر کے ہم مسجد میں صلاۃ العشاء کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے کی کیفیت واضح کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور وہ خوشخبری اہل ایمان کو سنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اللہ رب العزت فرشتوں سے ان سب بیٹھنے والوں کا ذکر بطور فخر فرماتا ہے کہ دیکھو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ایک فرض صلاۃ ادا کر کے دوسری

فرض صلاۃ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہا

تھا:

اتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ

اے اللہ! کیا تو ایسی مخلوق کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے جو زمین میں

فساد پھیلانے گا اور خون بہائے گا۔ جو اباً و حدۃ لا شریک نے فرمایا تھا:

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ.

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر کسی فساد کی اور خونخوار پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر کرم

اپنے خاص بندوں پر تھی جو مے تو حید سے سرشار اس کی بندگی کے مزے لے

رہے ہونگے انہیں عبادت کا یوں ذوق و شوق ہوگا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور

دنیا کا سارا سامان اس کے مقابلہ میں ان کی نظر میں ہیج ہوگا وہ ایک صلاۃ ادا

کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں اس کے گھر، مسجد میں بیٹھے رہیں

گے۔

خوشا وہ پاک باطن اور پاکباز جو مساجد سے محبت کرتے ہیں ایک

صلاۃ کی ادائیگی کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے

ہیں۔

آج بھی جو انسان کلمہ گو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی بطور مباحات فرشتوں سے فرماتا ہے اور جس کا آج ذکر بطور فخر ہو رہا ہے کل قیامت کو اس پر عنایات کا عالم کیا ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں بھی مساجد سے محبت عطا فرما اور ہمیں بھی ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار کی سعادت ارازانی فرما۔ آمین

بِرُكَّةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ.

حقیقی عزت و آلا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَرْوْرِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۸۰) جلد ۱ صفحہ ۲۹۲
قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۲۲) جلد ۱ صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی: حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۸۷) جلد ۲ صفحہ ۱۳۹
قال الحیثمی: رواه الطبرانی فی الکبیر و احدا شادیه رجالہ رجال الصحیح

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۱۳۹) جلد ۱ صفحہ ۲۵۳

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۱۶۹) جلد ۳ صفحہ ۱۵۷

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۶
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۳
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۳۶)		صفحہ ۳۱۹
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۰۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۹۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں آیا تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے تو جس کی زیارت کیلئے آیا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔

-☆-

حقیقی عزت اسی کی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ خالق

و مالک جل جلالہ جس کے سر پر عزت و کرامت کا تاج سجادے اس کی ہمسری کون کر سکتا ہے۔ دنیا کی یہ ظاہری عزتیں سب عارضی عزتیں ہیں بلکہ یہ عزت کے پردے میں رسوائیاں ہیں ہاں جسے اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے پروردگار جسے مکرم بنا دے وہ ایسی عزت سے سرفراز ہے جہاں ذلت و رسوائی کا شائبہ نہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ! إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا
فَأَحْبَبُهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي
الْأَرْضِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۳

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۶
قال شعيب الارنوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۳	صفحہ ۲۵۸
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۳۶)		صفحہ ۳۱۹
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کوندا دیتا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی محبت کرو تو جبریل

امیں اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل امین علیہ السلام آسمان والوں کوندا

دیتے ہیں اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس

اهل السماء (آسمان والے) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین میں اس

کیلئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو کتنی ارفع و اعلیٰ عزت عطا فرماتا ہے اہل السماء اس سے محبت کرتے ہیں خود جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اہل الارض میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ زمین والوں کے دل اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں دلوں میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ جو مسجد کا رخ کرے اللہ کے گھر میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمان کو عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ مسجد سے محبت کرنے والا اس میں صلاۃ ادا کرنے والا اللہ کا محبوب بن جائے اور جب وہ محبوب بنا تو پھر آسمان کی مخلوقات اس سے محبت کرنے لگے گی اور آسمان کی مخلوق میں جان نکالنے والا فرشتہ بھی ہے جب وہ محبت کرے گا تو یقیناً اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ بالخیر ہوگا وہی حقیقی عزت والا اور وہی کامیاب و کامران ہے۔

اہل زمین جب محبت کرتے ہیں تو اور کچھ نہ کر سکیں تو اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں اور جس کے لیے دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک و صالح بندے ہوں تو اس کے بختوں پر قربان ہونا چاہئے۔

اللہ کی خوشنودی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَاتَ وَطَنَ رَجُلٍ " الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۳
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۳
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۵۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۳۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۶

قال احمد محمد شاكر:

صفحة ۳۲۸ جلد ۸

رقم الحديث (۸۴۶۸)

مسند الامام احمد

صفحة ۳۰۷

رقم الحديث (۲۳۳۴)

مسند ابى دواد الطيالسى

ترجمة الحديث:

حضرت ابوهريره رضى الله عنه سے مروى ہے کہ حضور نبى كريم صلى

الله عليه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو خوش قسمت آدمى مساجد کو صلاۃ اور ذکر کیلئے اپنا وطن بنا لیتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے جیسے کافی عرصہ سے غائب شدہ کے

آنے والے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

کس آدمى کو وطن سے محبت نہیں ہے؟ ہر آدمى اپنے وطن کی محبت

سے سرشار ہے وطن پر آنچ آنے لگے تو اہل عزم و ہمت اپنی جانوں کا نذرانہ

پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

اس روح ارجمند کے بختوں پر قربان جائیں جو مسجد کو اپنا وطن بنا لیتا

ہے اور مسجد سے محبت اسے ہر محبت سے بے نیاز بنا لیتی ہے اگر کسی لمحے وہ

مسجد سے باہر چلا جائے تو اس کی روح کا قرار چھن جاتا ہے مسجد سے دوری

اس کی روح کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور ماہی بے آب کی طرح

تڑپاتی ہے۔ اسے مسجد میں پہنچ کر ایسے سکون و قرار ملتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں اطمینان و سکون ملا کرتا ہے۔ ایسے نیک بخت سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے اس کی اس ادا پر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کا پروانہ عنایت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کو کس انداز سے بیان فرمایا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے ملاحظہ ہو:

**تَبَشَّشَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ
الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ:**

اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی غائب شدہ کے آنے سے اس کے گھر والوں کو خوشی ہوتی ہے۔

یہ خونی رشتے کس درجہ گہرے ہوتے ہیں اور ان کے اثرات کہاں تک پہنچتے ہیں کہ ایک عزیز کہیں چلا جائے تو باقی گھر والوں کا قرار و سکون چھن جاتا ہے ان کی زندگی پھسکی ہو جاتی ہے جب وہ واپس آئے تو تمام اہل خانہ کے چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں اور ان کے چہروں کی شادابی ان کی دلی کیفیت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے وہ ان تمام لوازمات سے پاک ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امتی سے کتنا پیار فرماتا ہے

کس درجہ محبت فرماتا ہے جیسے وہ مسجد کو اپنا گھر اپنا وطن بنا لے اللہ تعالیٰ کو بھی خوشی ہوتی ہے جیسے غائب کے آنے سے گھر والوں کو ہوا کرتی ہے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے اور اہل ایمان جب بیت اللہ کو اپنا وطن بنا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی قدر کرتا ہے اور خوشی کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور اللہ کی رضا سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

ہمارے بعض اسلاف نے مساجد کو اپنا وطن بنایا پھر ساری زندگی مساجد میں گزار دی۔ ان میں سے عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرام نمایاں ہے کہ آپ نے ساری زندگی مساجد کو اپنا وطن بنایا مساجد سے یوں محبت کی جیسے انسان اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔

تَبَشِّشَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَيْهِ كَا نُو كْهِي رَنْگ سے ظہور ہوا کہ آپ کی قدسی صفات اولاد امجاد نے بھی مساجد کو ہی وطن بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور یوں خوش ہوا کہ وادی کشمیر جنت نظیر خوبصورت مساجد سے جگمگا اٹھی جہاں پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی جبینیں اسکی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر سکون و قرار پاتی ہیں۔

اے اللہ! جب تو کسی سے خوش ہوتا ہے تو اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ وہ
 حصر و شمار میں نہیں آتا جب تو نے خوش ہو کر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو دیا تو
 کتنا دیا اسکی کسی کو کیا خبر ہاں آپ کے غلاموں کے نسبت شریفہ سے جگمگاتے
 بشرے آج بھی بتاتے ہیں کہ تو نے خوش ہو کر دیا ہے تو بہت کچھ دیا ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا وَلَكَ الشُّكْرُ يَا اللَّهُ
 نَحْمَدُكَ وَنَشْكُرُكَ يَا رَحِيمُ يَا كَرِيمُ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا مِنْ فَضْلِ
 جُودِكَ وَارْزُقْنَا مِنْ لَدُنْكَ كَمَا رَزَقْتَ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ
 آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِجَاهِ مَنْ بَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ عَلَيْهِ مِنَ
 الصَّلَوَاتِ أَطْيَبِهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَرْكَهَا.

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضوءَهُ
 وَيُسْبِغُهُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ
 إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۵۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۹۲
قال المحقق:	رجالہ ثقات ورجال الشخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۳۳)		صفحہ ۳۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۸
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشخین ولم یخرجاه		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جب کوئی وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے اور

اسے مکمل کرے پھر مسجد آئے تو صرف صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے آئے تو

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے خوش ہوتا ہے جیسے گھر کے لوگ کسی
اپنے دور گئے ہوئے عزیز کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی نظر شفقت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوْ امْرَأَةً
سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ.
فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دَلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ عَلَى قَبْرِهَا
فَأْتِي قَبْرَهَا فَصَلِّيْ عَلَيْهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۸) واللفظ له	جلد ۱	صفحہ ۱۶۰
ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۰
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۶۵۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ والی عورت مسجد سے (روزانہ) تنکے چنا کرتی تھی،

جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ مر گئی۔ حضور نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو

صحابہ کرام نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اس کا انتقال ہو گیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی

صلاة الجنازہ ادا کی۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ

(أَوْ شَابًا) فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ

عَنْهَا (أَوْ عَنْهُ) فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ "أَفَلَا كُنْتُمْ آذُنْتُمُونِي" قَالَ:

فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا (أَوْ أَمْرَهُ) فَقَالَ: "ذُلُّونِي عَلَى قَبْرِه" فَذَلُّوهُ.

فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ

إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا. وَإِنَّ اللَّهَ

عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

صحيح مسلم	رقم الحديث (۹۵۶)	جلد ۲	صفحة ۳۵۱
سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (۷۰۱۳)	جلد ۴	صفحة ۷۸
قال شعيب:	اسناده صحيح		
مسند أبي داود الطيالسي	رقم الحديث (۲۳۳۶)		صفحة ۳۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۶۳۳)	جلد ۱۴	صفحة ۲۸۱
قال المحقق:	اسناده صحيح		
سنن أبي داود	رقم الحديث (۳۲۰۳)	جلد ۳	صفحة ۱۶۱
صحيح سنن أبي داود	رقم الحديث (۳۲۰۳)	جلد ۲	صفحة ۳۰۰
قال الالباني:	صحيح		
صحيح ابن خزيمة	رقم الحديث (۱۲۹۹)	جلد ۲	صفحة ۲۷۲
شرح السنة	رقم الحديث (۱۳۹۹)	جلد ۵	صفحة ۳۶۳
قال البغوي:	هذا حديث متفق على صحته		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۱۵۲۷)	جلد ۲	صفحة ۲۲۲
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۱۳۳۷)	جلد ۲	صفحة ۲۵
قال الالباني:	صحيح		
صحيح البخاري	رقم الحديث (۱۲۷۲)	جلد ۱	صفحة ۴۴۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مفقود پایا تو اس کے بارے میں حاضرین سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟ راوی حدیث بیان کرتے ہیں گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو بالکل معمولی سمجھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟ انہوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر (ہی) صلاۃ الجنائزہ ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبور اہل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ان پر میرے صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان قبور کو ان کیلئے منور فرما دیا ہے۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین کی خلعتِ زیب تن فرما کر اس عالم آب و گل میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا شفقت و پیار ہیں۔ آپ اپنی امت کے ہر فرد کے خیر خواہ ہیں ان میں سے جو بھی کوئی نیک کام کرتا آپ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی ہر اہل ایمان کیلئے سعادتوں کی سعادت ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد شریف میں آتی جھاڑو دیکر چلی جاتی۔ مسجد شریف میں کوئی تنگہ دیکھتی اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے بظاہر یہ ایک معمولی عمل ہے لیکن جو لچپال ہو اس کا کام لچپالی ہی ہوا کرتا ہے اس عمل کو دیکھنے والے افراد تو معمولی سمجھیں لیکن امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے معمولی نہیں سمجھ رہے آپ کی نگاہ پاک میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے آپ کے معبود حقیقی اللہ جل جلالہ کے گھر کوئی صاف کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر توجہ نہ فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

بہر حال ایک رات اس عورت کا انتقال ہو گیا وہ اس دار فانی کو خیر باد کہہ گئی۔ لوگوں نے اس کی ظاہری صورت کی بنا پر اور معمولی خاندان سے ہونے کی بنا پر اسے کوئی اہمیت نہ دی اور رات کی تاریکی میں ہی اسے

سپر د خاک کر دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے جمیع افراد کے حالات سے باخبر ہیں اس عورت کی حالت بھی آپ سے مخفی نہ تھی لیکن اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے اور اپنی امت کو درس دینے کیلئے آپ نے فرمایا:

أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمْوَنِي؟ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔

یہ عورت کس درجہ خوش بخت تھی کہ اس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ جس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جائیں وہ قبر یقیناً رشک ارم ہے اور قبور میں اس کا ایک مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر جا کر صلاة الجنازہ ادا فرمائی:

یہ عورت مسجد سے محبت کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی محبت سے محروم نہیں رکھا۔

یہ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے باطن کو اجلا و مصفا بنا دیا تھا۔

یہ عورت مسجد کی طرف آتی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اس کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر جلوہ گری فرمائی۔

اہل ایمان آئیے! ہم بھی مساجد سے محبت کریں اسکی صفائی و طہارت کا اہتمام کریں۔ یقین رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض مبارک صرف اس دور تک نہ تھا بلکہ یہ فیضان قیامت تک جاری و ساری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس عورت کے نبی نہ تھے بلکہ ہر کلمہ گو کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ آج جو لوجہ اللہ مسجد کی صفائی کرتا ہے کل جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کو بھی کرم نوازیوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اٰهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَكُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ:

بیشک یہ قبریں اہل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے ان پر صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان قبور کو ان کیلئے منور فرماتا ہے۔
قبور تاریک جگہیں ہیں یہاں روشنی و نور نام کی کوئی چیز نہیں جو قبر میں چلا گیا وہ تاریکی و ظلمت میں ڈوب گیا ہاں جس خوش قسمت کی قبر پر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ ادا کریں اس کیلئے استغفار

فرمائیں اس کو اپنی دعاؤں سے نواز دیں اسکی قبر نور سے بھر جاتی ہے اور اس کی قبر نور کا مرکز قرار پاتی ہے۔

آج جنکی بھی قبریں اندر سے منور ہیں وجہ یہ ہے کہ ان پر نور الانوار سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم ہے نور والی سرکار نے اپنی دعا سے انکی قبر کو منور فرما دیا ہے۔

اے ایمان والے! ایسا کوئی عمل کر لے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں پھر جب اللہ کے پیارے حبیب راضی ہونگے تو یقین رکھنا کہ وہ تیری قبر پر بھی کرم فرمائیں گے اور اسے انوار و تجلیات سے بھر دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل مساجد کی صفائی و نظافت ہے۔ آج مساجد سے محبت کر لیجئے اسکی صفائی کا اہتمام کیجئے جو اب اللہ کے محبوب اپنے جمال جہاں آرا سے تمہاری قبر کو قابل رشک بنائیں گے اور وہ جنت کا حصہ قرار پائے گی۔

ملائکہ مشغول دعاء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ
مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ
مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ
ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبُّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِفِ بِهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۹)	جلدا	صفحہ ۲۳۵
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۸)	جلدا	صفحہ ۲۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلدا	صفحہ ۱۵۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۶۹)	جلدا	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۶۹)	جلدا	صفحہ ۱۳۷

صحیح	قال الالبانی:
رقم الحدیث (۳۳۰)	سنن الترمذی
جلد ۲ صفحہ ۱۵۰	قال ابو عیسیٰ:
حدیث حسن صحیح	شرح السنۃ
رقم الحدیث (۴۷۱)	قال البغوی:
جلد ۲ صفحہ ۳۵۷	هذا حدیث متفق علی صحیحہ
رقم الحدیث (۲۲۱۰)	المصنف لعبدالرزاق:
جلد ۱ صفحہ ۵۸۰	المصنف لابن ابی شیبہ
جلد ۱ صفحہ ۲۰۳	مسند الامام احمد
جلد ۸ صفحہ ۱۹۶	قال احمد محمد شاکر:
حدیث صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں داخل ہو تو

صلاۃ کی ادائیگی جب تک اسے مسجد میں روکے رکھے وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

تم میں سے جس نے جہاں صلاۃ ادا کی اور وہ وہاں بیٹھا رہا تو جب

تک وہ وہاں بیٹھا رہے ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں

اور کہتے ہیں

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما

اے اللہ! اس پر رحم و کرم فرما

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما

یہ دعائیں جاری رہتی ہیں جب تک کہ وہ صلاۃ ادا کرنے والا ہے

وضو نہ ہو جائے یا جب تک کسی کو اذیت نہ دے۔

-☆-

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جب بھی اہل ایمان مساجد میں داخل

ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اسکی عنایات

کریمانہ کی پھوار شروع ہو جاتی ہے پھر جب تک مساجد میں مشغول عبادت

رہیں اللہ کے ذکر کی لذت سے سرشار رہیں یہ رحمتیں اور برکتیں برستی رہتی

ہیں۔

كَانَ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ:

جب تک اہل ایمان صلاۃ ادا نہیں کر لیتے وہ صلاۃ میں ہیں۔

یعنی صلاۃ الجماعۃ (باجماعت نماز) ادا کرنے میں ابھی نصف گھنٹہ

باقی ہے ایک مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے مسجد میں آ گیا اور اسکے

انتظار میں بیٹھ گیا صلاۃ تو آدھ گھنٹہ بعد ادا کی جائے گی لیکن اللہ الکریم کی کرم

نوازی ملاحظہ ہو کہ اس کا یہ آدھ گھنٹہ جو انتظار صلاۃ میں بسر ہو رہا ہے وہ بھی

صلوٰۃ میں شمار ہوگا۔ اسے اس آدھ گھنٹہ میں قیام رکوع و سجود کا ثواب مسلسل ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر، مسجد سے کس درجہ پیار ہے اور جو آدمی اسکے گھر کا رخ کرتا ہے اس پر بھی وہ کتنا شفیق ہو جاتا ہے مسجد داخل ہوتے ہی اسے عبادت کا ثواب دینا شروع کر دیتا ہے۔ فرشتے اس کے اعمال نامہ میں صلوٰۃ کا ثواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب تک وہ صلوٰۃ ادا نہ کرے اس کا ثواب مسلسل لکھا جاتا ہے۔

الْمَلَا نِكَّةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ:

ملائکہ اللہ کی رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہے جس جگہ اس نے صلوٰۃ ادا کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات و کرم نوازیوں کا سلسلہ صرف صلوٰۃ ادا کرنے تک نہیں بلکہ یہ سلسلہ صلوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب تک صلوٰۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا رہے کرم کی پھوار مسلسل برستی رہتی ہے بلکہ صلوٰۃ ادا کرنے کے بعد اللہ کی رحمتوں کا جو بن نرالا ہو جاتا ہے اسکے ملائکہ، اسکے نوری فرشتے، معصوم مخلوق دست بدعا ہو جاتی ہے اور عرض کرتی ہے

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ

اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما،

اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

یہ خاک کا پتلا کس درجہ فیروز بخت ہے جب عبادت کر کے صلاۃ ادا

کر کے اللہ کے گھر میں بیٹھا ہے تو نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں شروع

کر دیتی ہے اس کی مغفرت اسکے لئے رحمت اور اسکی قبولیت توبہ کی دعائیں

کی جاتیں ہیں۔ اولاد آدم کی کتنی خوش بختی ہے کہ نوری مخلوق اس کیلئے

دعائیں کرتی ہے اور جس کے لئے دعائیں فرشتے کریں اس کے مقدروں

کی رفعت کا عالم کیا ہوگا۔ یہ فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتے تو انکا

دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی

کس درجہ فائق ہے کہ جس کیلئے اللہ فرشتوں کو حکم دے کہ اس کیلئے دعائیں

کرو۔ تو یقین جانیئے ایسا آدمی اللہ کی مغفرت اسکی رحمت اور اسکی جانب سے

قبولیت توبہ کی سعادت لے کر اٹھتا ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ

أَوْ يُحَدِّثَ

فَقِيلَ مَا يُحَدِّثُ! قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرُطُّ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابی داود رقم الحديث (۴۷۱) جلد ۱ صفحہ ۱۸۱

صحیح سنن ابی داود رقم الحديث (۴۷۱) جلد ۱ صفحہ ۱۳۸

قال الالبانی: صحیح

صحیح مسلم رقم الحديث (۶۳۹) جلد ۲ صفحہ ۱۱۳

مسند ابوعوانہ رقم الحديث (۱۳۲۰) جلد ۱ صفحہ ۳۶۵

مسند الامام احمد رقم الحديث (۹۳۳۳) جلد ۹ صفحہ ۱۹۰

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بندہ جب تک اپنے مصلّیٰ میں بیٹھا صلاۃ کا انتظار کرتا ہے تو وہ صلاۃ

میں ہی ہے۔

ملائکہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں

اے اللہ! اس کے گناہ معاف کر دے

اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما

فرشتوں کی ان دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک کہ صلاۃ

ادا کرنے والا واپس نہ پلٹ جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔

-☆-

گناہوں کی معافی کا آسان طریقہ:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَنْ كَانَ كَثِيرَ الذُّنُوبِ وَارَادَ أَنْ يَحُطَّهَا

عَنْهُ بِغَيْرِ تَعَبٍ فَلْيَغْتَنِمْ مُلَازِمَةَ مَكَانِ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

يَسْتَكْثِرُ مِنْ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ وَاسْتِغْفَارِهِمْ لَهُ فَهُوَ مَرْجُوءٌ "اجَابَتُهُ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَى"

اعلام الساجد صفحہ ۲۱۴

ابن بطال کہتے ہیں: جو آدمی کثیر الذنوب ہو اور یہ چاہے کہ اس کے

گناہ بغیر مشقت کے مٹا دیئے جائیں تو اسے چاہیے کہ مسجد میں جس جگہ اس

نے صلاۃ (نماز) ادا کی ہے صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہے تاکہ وہ اپنے حق میں فرشتوں کی دعائیں کثیر تعداد میں حاصل کر سکے اور اپنے حق میں انکا استغفار بھی لے سکے۔ اسے امید رکھنی چاہئے کہ اس کے حق میں فرشتوں کی دعا قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ. (سورۃ الانبیاء ۲۱/۲۸)

وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگر اس کی جسے وہ پسند فرمائے۔

شراح بخاری حضرت ابن بطلال رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا سہل اور مفید

نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

جس کی زندگی گناہوں اور معصیوں میں گزر گئی اب اسے آخرت

یاد آئی علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری یاد آئی اب اسکی تمنا ہے کہ اسکے گناہ

مٹا دیئے جائیں اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیا جائے اسکے لئے آسان اور

سہل طریقہ یہ ہے کہ

وہ مسجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے۔ زبان قلب

وقالب سے ذکر کرتا رہے جب تک وہ بیٹھا ہے فرشتے اللہ سے عرض کرتے

ہیں: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.**

اے اللہ اس کے گناہ معاف کر دے اے اللہ اس پر رحم فرما دے۔

جب تک یہ بیٹھا رہے گا فرشتوں کی پاک زبان سے اس کیلئے یہ کلمات جاری رہیں گے۔ فرشتوں کی یہ دعائیں انشاء اللہ رنگ لائیں گی اور اسے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا کر دیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ

فرشتے اسی کیلئے دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند آتا ہے۔ مسجد میں صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا ہے وعدہ الہی کے مطابق فرشتے اسکے لئے دعاء و استغفار کرتے ہیں فرشتوں کی دعاء و استغفار سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے ابتداء میں اسکے چند گناہ معاف کیے جائیں لیکن جب وہ مسلسل بیٹھا ہی رہے گا اور ہر صلاۃ کے بعد بیٹھے گا تو یقیناً ایک وقت وہ آئے گا کہ اسکے جملہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اسکی لوح دل کو گناہوں کی ظلمات سے پاک و صاف کر دیا جائے گا۔

ہاں وہ بندہ مومن جو پہلے ہی نیک ہے وہ مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اسکے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں یہ دعائیں اس کے درجات کی بلندی کی باعث ہیں اور اسے قرب الہی کی دولت سے سرفراز کرنے کا ذریعہ ہیں۔

اوتاد المساجد

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا، الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ إِنْ غَابُوا
يَفْتَقِدُوهُمْ وَإِنْ مَرَضُوا عَادُوهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ
ثُمَّ قَالَ جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَح "مُسْتَفَاد" أَوْ
كَلِمَةٌ "مُحْكَمَةٌ" أَوْ رَحْمَةٌ "مُنْتَظَرَةٌ".

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

المستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۹۸

قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين

تلخیص المستدرک جلد ۲ صفحہ ۳۹۸

قال الذهبي: صحيح على شرط البخاري ومسلم

مسند الامام احمد رقم الحديث (۹۶۸۸) جلد ۹ صفحہ ۲۰۳

قال حمزه احمد الزين: اسناده حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ اوتاد المساجد ہیں۔ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہم نشین

ہوتے ہیں۔ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ

بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت، تیمارداری کرتے ہیں، اگر وہ کسی

حاجت میں ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا:

جلس المسجد (مسجد میں بیٹھنے والا) تین خصال پر ہے:

۱۔ اخ استفاد (ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جاتا ہے)

۲۔ کلمہ محکمہ

۳۔ رحمۃ منتظرۃ

اوتاد المساجد:

بعض چیزوں کے بنانے میں میخ (کیل) استعمال ہوتے ہیں مثلاً

میز کرسی وغیرہ کے پائے میخ کی وجہ سے پیوست ہوتے ہیں اس میز کے

جوڑوں میں کیل استعمال ہوتے ہیں اس میز کا قیام ان میخوں کی وجہ سے ہے

اگر یہ نہ ہوں تو میز میز نہ رہے بلکہ منتشر ہو جائے۔ میخ ہی ایسی چیز ہے جس نے ایک میز و کرسی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ان کے اعضا آپس میں ملے ہیں تو میخ کی وجہ سے ان میں اتصال ہے تو میخ کی وجہ سے اور وہ پوری چیز حسن سے آراستہ ہے تو بھی اس میں میخ کا بنیادی کردار ہے۔

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور بیت اللہ کی ایک ظاہری تعمیر ہے اور ایک اس کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے۔ ظاہری تعمیر میں دیواریں چھت اور دروازے ہیں ان کو آپس میں پیوست رکھنے کیلئے مختلف قسم کے مصالحات استعمال ہوتے ہیں۔ اس ساز و سامان کی وجہ سے دیواریں ایک دوسرے سے پیوست ہیں اور چھت ان پر قائم ہے۔ اگر یہ سامان کمزور ہو یا یہ اپنی طاقت ختم کر دے تو مسجد کی دیواریں قائم نہ رہ سکیں اور مسجد چھت سمیت گر جائے گی۔

اسی طرح مسجد کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے اور اس میں بنیادی کردار اللہ کے مخصوص بندوں کا ہے جنہیں اوتاد المساجد کہا جاتا ہے مسجد کی رونق مسجد کی آباد کاری ان کے دم قدم سے ہے اگر یہ موجود ہیں تو مسجد آباد ہے وہاں ذکر الہی کی کثرت کرنے والے ہیں صلاۃ ادا کرنے والوں کا ایک جم غفیر ہے اگر یہ نہ ہوں تو مسجد کی رونق مانند پڑ جاتی ہے وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں کی

قلت ہوتی ہے اگر کوئی آ بھی جائے تو بددلی سے صلاۃ ادا کرتا ہے۔ ایسے خوش قسمت افراد جن سے مسجد کی آباد کاری وابستہ ہے یہ مسجد کی باطنی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ان کا وجود مسعود سراپا رحمت ہوتا ہے ان کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا ان کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے والا سعادت مند ہوا کرتا ہے یہ اخلاق کے پیکر جن کے انگ انگ میں ذکر الہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اگر ظاہری طور پر کسی ویران و بے آباد جگہ میں فروکش ہو جائیں اور وہاں ظاہری مسجد کا ڈھانچہ تک نہ ہو تو پھر بھی دیکھتے دیکھتے وہ ویران جگہ آباد ہو جاتی ہے اور ان کے دم قدم سے جنگل میں منگل کا سماں ہوتا ہے اور جہاں وہ بیٹھتے ہیں وہ جگہ مسجد کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں اور سربندگی جھکانے والوں کی کثرت ہوا کرتی ہے وہ بھی وہاں جام توحید لبوں سے لگاتے ہیں اور مے توحید سے شاد کام ہوا کرتے ہیں۔ ایسے سعید افراد شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں ”اوتاد المساجد“ کہلاتے ہیں۔

الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاءُ هُمْ:

اوتاد المساجد جن سے مساجد کی آبادی وابستہ ہے اتنے خوش نصیب ہوتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہم نشین و جلیس ہوا کرتے ہیں۔ انسان

کے سیرت و کردار کی شناخت اس کے ہم نشین و جلیس سے ہوا کرتی ہے تو جن کے ہم نشین و جلیس اللہ کی نوری مخلوق فرشتے ہوں تو ان کی عزت و عظمت کا عالم کیا ہوگا۔

ہر مخلوق اپنی ہم جنس سے محبت کرتی ہے اس کا راہ و رسم اور میل جول اپنی ہی جنس سے ہوا کرتا ہے۔ مثلاً انسان انسان کا ہم نشین ہے تو گھوڑے اور خچر کو گھوڑے اور خچر سے انس و یگانگت ہے۔ یہ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور لطیف ہیں انسان خاکی مخلوق کثیف ہے تو فرشتے لطیف ہو کر کثیف کے ہم نشین کیسے ہو گئے تو اس کا جواب بالکل واضح ہے اوتاد المساجد ذکر الہی کی مے سے ہر وقت سرشار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد ان سے کثافت کو آہستہ آہستہ دور کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب ذکر الہی سے کثیف انسان لطیف بن جاتا ہے خاکی نوری کا روپ دھار لیتا ہے فرشی ہو کر عرش کی جانب محور واز ہوتا ہے اب جب ایسے افراد کا وجود لطیف ہو گیا تو لطیف مخلوق ان کی ہم نشین ہوئی۔ ان کا وجود خاکی عارضہ سے نکل کر نوری ہو گیا تو نوری مخلوق فرشتے ان کے جلیس ہوئے۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف

میں تشریف فرما ہوتے اور آنے والوں کے دلوں کو مے توحید سے سرشار

کر رہے ہوتے کہ اچانک فرماتے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی آرہے ہیں
ان کیلئے جگہ کشادہ کر دو تھوڑی دیر کے بعد مفسر قرآن حضرت قاضی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آتے۔

ایک دن کسی نے عرض کی حضور! قاضی صاحب ابھی تشریف نہیں
لاتے بلکہ وہ مسجد سے باہر ہوتے ہیں آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ قاضی
صاحب آرہے ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا جب میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں
کہ وہ کھڑے ہو گئے ہیں تو مجھے علم ہو جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں۔
عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود
لطیف و نوری ہو چکا تھا اس لیے آپ کی نگاہ پاک نوری مخلوق کو دیکھ لیا کرتی
تھی۔

ان غَابُوا يَفْتَقِدُوهُمْ:

اوتاد المساجد اگر غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔
جب کسی کو کسی سے محبت و انس ہو جاتا ہے تو وہ اس کی جدائی برداشت نہیں
کرتا روزانہ اس کی صحبت میں بیٹھنے والا اگر کسی دن اسے نہ پائے تو اس کی کمی
محسوس کرتا ہے اور اسکی تلاش و جستجو کرتا ہے۔ مسجد میں اپنا وقت گزارنے
والے اور مسجد سے محبت کرنے والے کتنے بخت آور ہیں کہ فرشتے ان کے

جلیس ہوا کرتے ہیں اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انکی کمی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اللہ والا جہاں بیٹھ کر ذکر الہی کرتا ہے اس جگہ اس کے انوار سرایت کر جاتے ہیں وہ جگہ باقی جگہوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں نوری مخلوق جب اللہ والے کے ذکر و فکر کو دیکھتی ہے اسکی تسبیح و مناجات سے شاد کام ہوتی ہے تو انہیں اس جگہ اس اللہ والے کے انوار بھی نظر آتے ہیں اگر کسی دن وہ کہیں چلا جائے تو فرشتے اس کے انوار والی جگہ میں اسے نہ پا کر اسکی تلاش و جستجو کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ فرشتے جس کی تلاش و جستجو کریں وہ بڑا سعادت مند ہے۔

وَإِنْ مَرَضُوا عَاذُوهُمْ:

انسان کو بیماری کا عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے اور بیماری کی تیمارداری کیلئے لوگ آتے رہتے ہیں لیکن بیمار بیمار میں فرق ہوا کرتا ہے اگر بیمار اپنی قوم کا سردار ہے تو پوری قوم تیمارداری کیلئے آتی ہے اگر سرمایہ دار ہے تو سرمایہ والے اس کی تیمارداری کرتے ہیں اگر وہ غرباء و مساکین کا خیر خواہ اور ہمدرد ہے تو غرباء و مساکین اسکی تیمارداری کرتے ہیں اور اس کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔

لیکن اوتاد المساجد کی شان نزالی ہے اگر یہ بیمار ہو جائیں تو ان کی

عیادت و بیمار پرسی کیلئے کوئی آئے نہ آئے اللہ کے فرشتے ضرور ان کی تیمارداری کرتے ہیں اس آدمی کے دارِ آخرت میں رتبہ و مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی بیمار پرسی کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھیج دے۔ رحمت والے فرشتوں کا وجود سرِ اُپا رحمت ہے یہ جہاں بھی جائیں وہاں رحمت ہی رحمت ہوا کرتی ہے تو جو فرشتے تیمارداری کیلئے آئے اگر مریض کی حیاۃ باقی ہے ابھی اس کی زندگی کی سانسیں پوری نہیں ہوئیں تو فرشتوں کی تیمارداری سے مرض سے نجات مل جائے گی اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ابھی مرض سے شفا کا نہیں تو پھر اسکے درجات کی بلندی یقینی ہے اور اگر اس کی زندگی پوری ہو چکی ہے اور اسکے اس جہاں فانی سے جانے کا وقت آچکا ہے تو فرشتوں کی تیمارداری کا واضح مطلب ہے کہ وہ اس جہاں سے اپنی نعمتِ ایمان سلامت لیئے جا رہا ہے اور اس جہاں سے ایمان سلامت لے جانا سب سے اہم بات ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا بَنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ

أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِيضًا فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ
لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا بَنَ آدَمَ! اسْتَطَعْمُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي
قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ أَمَا
عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْمَكَ عَبْدِي فَلَانَ" فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ
أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي. يَا بَنَ آدَمَ!
اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانَ" فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ
أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٥٢٨)	جلد ١	صفحة ٢٨٢
قال راوه مسلم			
صحيح مسلم	رقم الحديث (٢٥٦٩)	جلد ٥	صفحة ١٥٠
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٣٩٣)	جلد ١	صفحة ٤١٤
قال المحقق:	صحيح		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٩٥٢)	جلد ١	صفحة ٥٦٣
قال الالباني:	صحيح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟

وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے میں تیری

کیسے عیادت کرتا؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی

عیادت نہیں کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں

پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا کیوں

نہیں کھلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا

آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرے

فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو

نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی

نہیں پلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا
 آپ تو رب العالمین ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے فلاں بندے
 نے پانی طلب کیا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی
 پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ الصمد ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج
 نہیں اور لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ " اس کی شان ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ اللہ
 تعالیٰ ان کی بیماری کو اپنی بیماری قرار دے رہا ہے۔ تو جو فرزند آدم اپنی
 خواہشات کو قربان کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنی رضا گم کر دے اور
 اس کے گھر سے محبت کرے اور اس درجہ محبت کرے کہ جب تک ایک دن
 میں پانچ وقت اس کے گھر حاضری نہ دے لے اسے چین و سکون نصیب نہیں
 ہوتا۔

اگر کوئی فرزند آدم ان کی تیمارداری نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں کیونکہ
 ان کی تیمارداری کیلئے نوری مخلوق موجود ہے۔ بلکہ اس حدیث پاک کی روشنی
 میں یہ الفاظ قابل غور ہیں

أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْ جَدْتَنِي عِنْدَهُ.

کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں

پاتا۔

سبحان اللہ! قادر و قیوم اور بے نیاز اللہ کو اپنے بندے سے کس درجہ

پیار ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں ہوتا ہے اور جس کے

پاس اللہ تعالیٰ ہو اس کی عظمت و عزت کا کیا کہنا۔

إِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ:

اوتاد المساجد کو اگر کسی چیز کی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی انسان

انکی مدد و اعانت کیلئے تیار نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے انکی مدد

کرنے کیلئے تیار ہیں اور فرشتوں کی یہ شان ہے

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.

اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی

کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتے اوتاد المساجد کی مدد و اعانت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ

تعالیٰ کا حکم ہے اس آدمی کے قرب الہی کا کیا کہنا جس کی مدد و اعانت کیلئے

اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

آخ "مُسْتَفَاد":

مسجد میں بیٹھنے والا مسجد کو اپنا وطن بنانے والا اللہ کی رحمتوں سے یوں لبریز ہوتا ہے کہ اس کا وجود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے اور لوگ خود بخود اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں وہ برکت رکھ دیتا ہے کہ قریب بیٹھنے والا بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔

كَلِمَةٌ مُّحْكَمَةٌ:

اوتاد المساجد چونکہ دنیاوی محبتوں سے نکل چکے ہوتے ہیں انکا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے اس لیے وہ فانی دنیا کی باتیں نہیں کرتے بلکہ باقی جہاں کی باتیں کرتے ہیں اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا بلکہ ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ سننے والے کی تقدیر بدل دیتے ہیں پھر وہ پند و نصائح اس کے قلب میں یوں پیوست ہوتے ہیں کہ اس کا دل بھی فانی لذتوں سے برائت کا اظہار کر دیتا ہے اور پھر وہ بھی باقی جہاں کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہیں۔

اوتاد المساجد مسجد میں بیٹھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے سیرت و کردار کو آراستہ کرتے ہیں یا اپنے اسلاف کے اقوال مبارکہ سے دل کی کھیتی کو سیراب کرتے ہیں یہ

سب باتیں بڑی محکم ہیں۔ قرآن و حدیث اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے یہ دونوں دلوں کو جلا بخشنے کیلئے کافی ہیں اور وہ نفوس قدسیہ جنکے سینے مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور و فروزاں ہیں انکی باتیں بھی ریا کے داغوں سے پاک ہوتی ہیں اس لیے ان کے اقوال تاثیر سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ:

اوتاد المساجد چونکہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر بیٹھے رہتے ہیں اسی کے ذکر میں مست رہتے ہیں تو یقیناً ان پر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے وہ جب بھی بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں رحمت الہیہ کے انتظار میں بیٹھتے ہیں رحمت کے انتظار میں بیٹھنا رحمت میں ہی بیٹھنا ہے۔

آگ سے آزادی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا
تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ
النَّارِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱
قال المحقق:	حسن	
الصحيح	رقم الحدیث (۲۶۵۲)	
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۸)	جلد ۱ صفحہ ۲۳۲
قال محمود محمد محمود:	اسنادہ حسن	
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۷)	جلد ۱ صفحہ ۲۳۵
قال الالبانی:	صحیح	
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱)	جلد ۱ صفحہ ۲۷۴

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے

جس نے چالیس راتیں مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی (اس

اہتمام کے ساتھ) کہ اس کی صلاۃ العشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو

اللہ تعالیٰ اس کیلئے لکھ دیتا ہے کہ یہ آگ سے آزاد ہے۔



کسی جرم کی پاداش میں انسان کو جیل جانا پڑ جائے تو وہاں سے

آزادی کیلئے ہزاروں جتن کرتا ہے جیل سے باہر آنے کیلئے اپنے تمام ذرائع

استعمال کرتا ہے۔ اس کے عزیز و اقارب بھی چین سے نہیں بیٹھتے اس کو

چھڑانے کیلئے ان کو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے تو بھی دریغ نہیں

کرتے۔

قیامت کا عذاب سخت ترین عذاب ہے قہر خداوندی سے انسان کے

پسینے چھوٹ رہے ہونگے جب اسے جرموں کی پاداش میں آگ میں داخل

کیا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اللہ ذوالجلال والا کرام کی نافرمانی کتنی مہنگی

ہے۔ اس عذاب سے چھٹکارے کیلئے اس وقت اس سے تمام ذرّے مفقود ہونگے وہ بے بس ہو کر نہایت حسرت سے داخل جہنم ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عذابِ نار سے رہائی کیلئے ایک سھل اور آسان نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

چالیس دن مسجد جا کر صلاۃ باجماعت یوں ادا کی جائے کہ پہلی رکعت تک فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

سبحان اللہ! ایک بندہ مومن کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی رحمتیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل اللہ تعالیٰ کس درجہ رحیم و کریم ہے کہ چالیس دن صلاۃ باجماعت سے آگ سے رہائی مل جاتی ہے۔

اللہ رحیم و کریم سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ

جو شخص یہ عہد پیمان کر لے کہ وہ چالیس دن صلاۃ باجماعت ادا کرے گا اور اس کی پہلی رکعت بھی صلاۃ الجماعت کے بغیر نہیں گزرے گی اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت شامل حال رہی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت اس کی دستگیری کرتی رہی تو اسے اس نیک عمل کے طفیل ہمیشہ مسجد جا کر صلاۃ الجماعت کی سعادت مل جائے گی اور کریم اللہ کی کرم

نوازیاں اسے گناہوں کی آلودگیوں سے بھی محفوظ رکھیں گی۔ پھر وہ ایک
 مرد مومن کے روپ میں اپنی حیاۃ مستعار کے دن گزارے گا کہ وہ جہاں
 سے بھی گزر جائے گا اہل ایمان اس کے وجود سے راحت و آرام پائیں گے
 اور قدسی بھی سلامی کیلئے تیار ہونگے۔

قیامت کو نور تام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ :

بَشِيرِ الْمَشَائِينِ فِي الظُّلْمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خوش خبری سنا دیجئے!

ان افراد کیلئے جو رات کے اندھیروں میں (صلوات کی ادائیگی کیلئے)

کثرت سے مساجد کی طرف چل کر آتے ہیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن

مکمل نور ہے۔

-☆-

دن اور رات کا نظام سورج کے طلوع و غروب کے ساتھ وابستہ ہے

سورج طلوع ہوتے ہی ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے۔ روشنی سے ہر چیز نہا جاتی

ہے لیکن سورج کے غروب ہوتے ہی تاریکی کا بسیرا ہو جاتا ہے دیکھتے ہی

دیکھتے ہر چیز تاریکی میں ڈوب جاتی ہے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت اور اندھیرا

ہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی خطرات سے عبارت ہے خطرات ہر وقت انسان کے

درپے آزار ہیں لیکن دن کی نسبت رات کو اور روشنی کی نسبت تاریکی میں

زیادہ خطرات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ دیوانے ایسے بھی ہیں جنہیں کسی

کی کوئی پرواہ نہیں دن ہو یا رات ان کے سروں سے سووائے عشق الہی نہیں نکلتا ان کا کیف انہیں ہر حال میں خراماں خراماں مساجد کی طرف لے جاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بندہ عشق الہی کی مے سے مست ہو کرتا ریکیوں میں بھی مساجد کا رخ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کرم اسے محروم نہیں رکھتا بلکہ اتنا کرم فرماتا ہے کہ انسان کو انسان ہوتے ہوئے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے خوش بخت آدمی کیلئے جو تاریکیوں میں اندھیروں میں مساجد کا رخ کرتا ہے اسکی جبین اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں سجدے کرنے کیلئے بے تاب ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوب نوازے گا۔ اسے نور کی نعمت عطا فرمایا گیا۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان کی نشانی ہے نور اہل ایمان کو نصیب ہوگا۔ اس حدیث پاک سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والے کے ایمان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے گا۔ کیا صلاۃ ادا کرنے والے کیلئے یہی ایک انعام کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حفاظت فرمائے گا اور وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

قیامت کے دن جس کے پاس نور کا ایک ذرہ ہوگا وہ بھی رحمتِ الہی سے معمور ہوگا تو اندازہ لگائیے جس کے پاس نور تام ہوگا اس پر رحمت الہیہ کا جو بن کیسا ہوگا۔ مسجد سے محبت کرنے والا اور اسکی طرف تاریک راتوں میں چل کر آنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے مالا مال ہوگا اس کے پاس مکمل نور ہوگا وہ نور نہیں جو ہماری نظر میں تام ہے بلکہ وہ نور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک میں تام ہے۔

مفہوم واضح ہو مساجد کی طرف چل کر آنے والا نور تام والا ہے اور نور تام والا میدانِ حشر کے ہول سے محفوظ ہوگا۔ سورج کی تپش اور گرمی سے مامون ہوگا۔ ظل الہی میں بڑے آرام و سکون سے جلوہ گر ہوگا۔ حوض کوثر کے جام لبوں سے لگا رہا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔ اسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ میدانِ حشر میں اس کا سر نوری تاج سے جگمگا جائے گا۔ اسے بڑے امن و عافیت سے پلصراط سے گزار کر داخل جنت کر دیا جائے گا۔

یہ سب برکات نور تام کی ہیں اگر نور تام ہے تو یہ تمام اشیاء بلکہ اس سے بھی مزید اس کے مقدر میں ہونگی۔

اے مساجد سے محبت کرنے والے خوش بخت! دیکھ تیرے پروردگار

نے تیرے لئے کتنا کچھ تیار کیا ہے اس محبت میں اضافہ کرتے جانا کہ زندگی کے آخری سانس تک محبت مساجد کے دیپ جلاتے جانا۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور مساجد سے رغبت کی توفیق عطا فرمائے۔



حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک بھی

ملاحظہ ہو:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِيُبَشِّرِ الْمَشَاوُونَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ تَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

صحیح الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۸۰) جلد ۱ صفحہ ۲۲۶

قال محمود محمد محمود: صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۳۹) جلد ۱ صفحہ ۲۳۰

قال الالبانی: صحیح

المستدرک للحاکم جلد ۱ صفحہ ۲۱۲

قال الحاکم: صحیح علی شرط الشيخین

تلخیص المستدرک

جلد ۱ صفحہ ۲۱۲

قال الذہبی: علی شڑھما

جلد ۶ صفحہ ۱۳۷

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۵۸۰۰)

قال المحقق: حدیث صحیح

جلد ۲ صفحہ ۳۷۷

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۳۹۸)

قال المحقق: اسنادہ صحیح

جلد ۲ صفحہ ۳۷۷

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۳۹۹)

قال المحقق: حدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

رات کے اندھیروں میں (صلاة کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے

مسجدوں کی طرف آنے والے خوش ہو جائیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن

مکمل نور ہے۔

-☆-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث پاک

ملاحظہ فرما کر اپنی کشت ایمان کو تروتازہ کیجئے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ اللَّهَ لِيُضِيُّ لِلَّذِينَ يَتَخَلَّلُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ
بِنُورٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۸
قال الھیثمی:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۱۷)	اسنادہ حسن	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی:			

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو افراد رات کی تاریکی میں کثرت سے مساجد میں آتے ہیں اللہ

تعالیٰ ان کے لیے قیامت کے دن چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

-☆-

تاریک راتوں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والے خوش بخت

افراد کو کامل و مکمل نور تو ملے گا ہی جس سے ان کے چہرے چاند کو شمار ہے
ہونگے ان کے اعضاء نور میں دھلے ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ ان پر مزید کرم یوں
فرمائے گا کہ

ان کیلئے چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

آج اس عالم دنیا میں جب کسی کی بارات گزرتی ہے، دولہا کا چہرہ
اندرونی خوشی کے سبب دمک رہا ہوتا ہے لیکن باراتیوں کو اور اہل محبت کو پھر
بھی چین نہیں آتا انکا جی نہیں بھرتا۔ پھول کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، قمقمے
روشن کیے جاتے ہیں اس گزرگاہ کو سجایا جاتا ہے چمکایا جاتا ہے جہاں سے
دولہانے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ احباب کی محبت کی نشانی ہوا کرتی ہے اور یہ انکی
طرف سے واضح اعلان ہوتا ہے ہماری دعا ہے اللہ یہ خوشیاں دائمی عطا
فرمائے۔

بلا تشبیہ و تمثیل - اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا مساجد سے محبت

کرنے والا تاریک راتوں میں مساجد میں آ کر سر بندگی جھکانے والا
قیامت کو خود سراپا نور ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جی نہیں بھرے گا بلکہ اس
کا استقبال بھی نور سے ہوگا وہ جہاں سے جہاں سے گزرے گا اس جگہ کو نور کی
پتیوں سے مزین کیا جائے گا اور اسکی گزرگاہ کو کرم والے نور سے منور کر دیا

جائے گا۔

نُورٌ سَاطِعٌ :

سَطَعَ - سَطَعًا وَسَطُوعًا النُّورُ : اِرْتَفَعَ وَانْتَشَرَ .

المنجد - /۳۳۳

سَطَعَ - النور کا معنی ہے نور کا بلند ہونا اور پھیل جانا۔

قیامت کے دن مساجد سے محبت کرنے والے اور انکو آباد کرنے والے افراد کیلئے بلند ہو کر پھیل جانے والے نور سے اللہ تعالیٰ روشنی فرمائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نور کو بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا فرمائیں اس کی بلندی اور اسکے پھیلاؤ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ یعنی وہ جہاں سے جہاں گزرے گا یہ بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا نور اس کا استقبال کرے گا۔

دار آخرت کی نعمتوں کو فنا نہیں وہ اللہ الباقی کی کرم نوازی سے باقی اور ابدی ہیں۔ یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا تاریکیوں میں مساجد کا رخ کرنے والے کا جس نور سے استقبال کیا جائے گا وہ نور فانی نور نہیں بلکہ باقی نور ہے تو یہ مساجد کو آباد کرنے والا جہاں جہاں سے گزرے گا

ظِلُّ الْهُيِّ مَيِّدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

سَبْعَةٌ "يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ" الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ "نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ" قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ "بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ "دَعَتْهُ امْرَأَةٌ" ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ "تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ" ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۹۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۲۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۲۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
التمہید ابن عبدالبر		جلد ۲	صفحہ ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما

رہے تھے

سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس

دن اس کے ظن کے علاوہ کوئی ظن نہ ہوگا۔

- ۱۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران۔
- ۲۔ جوان جس کی نشوونما عبادت الہی میں ہوئی۔
- ۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔
- ۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر انکا اجتماع ہو اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔
- ۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
- ۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہ الہی میں کیا دیا ہے۔
- ۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

-☆-

ظل الہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی
پینے بہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے

سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت و آرام سے لبریز ہوگا جو اس
سایہ میں آجائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے
مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الہی میں بیٹھنے والے شاداں و فرحاں
ہونگے۔

ظل الہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس
سایہ کی نسبت اپنی طرف کر دی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے
گا اور اسے شرف و کرامت بخشے کیلئے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں ویسے بھی
اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل و خرد میں نہیں آسکتے۔

حدیث پاک کے یہ الفاظ شاہد ہیں:

مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ

بَشَرٍ.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے

سنے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا گزر ہوا۔

جب جنتی انعامات بشر کی فہم و سوچ سے وراہ ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ کیسے ذہن میں آسکتا ہے۔ اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللّٰهِ حَقٌّ وَ كَيْفِيَّتُهُ مَجْهُوْلَةٌ وَالسَّوَالُ عَنْهَا بَدْعَةٌ
 ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے
 میں سوال کرنا بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ
 رہے ہونگے:

الْاِمَامُ الْعَادِلُ:

عدل و انصاف کرنے والا حکمران

مسند حکومت پھولوں کی بیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بچھونا ہے۔ جہاں
 ہر قسم کے لوگوں کے مطالبات اور انکی توقعات ہیں ان توقعات کو پورا کرنا
 ہر ایک کے بس کی بات نہیں پھر حکومت کا نشہ عجب نشہ ہے یہاں آ کر اکثر
 اللہ کو بھول جاتے ہیں انہیں اپنی موت بھول جاتی ہے وہ ظلم وعدوان پر اتر
 آتے ہیں اور ظلم کی چکی یوں پستی ہے کہ الامان الحفیظ۔ طاقت کا نشہ انسان کو
 فرعون بنا دیتا ہے۔ اس کا نفس امارہ سرکشی کی حدود کو پھلانگ جاتا ہے جب وہ

زیادتی پر آتا ہے تو کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

نفس امارہ کم تر از فرعون نیست

ہاں وہ خوش قسمت اہل ایمان جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر آپے سے باہر نہیں ہوتے بلکہ اقتدار کو ایک امانت تصور کرتے ہوئے مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہیں عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے مخلوق سکھ کا سانس لیتی ہے ہر طرف اطمینان و سکون کی بہاریں ہوتی ہیں ایسے عادل حکمران اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہیں جب تک تمام رعایا کھانا نہ کھالے وہ اپنے حلق سے نوالہ نہیں اتارتے جب تک مظلوم کو انصاف نہ مل جائے انہیں چین نہیں آتا۔ رعایا تو رات آرام سے سوتی ہے لیکن عدل و انصاف کرنے والا حکمران ساری رات رعایا کے غم میں بے قرار رہتا ہے۔ اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار جرم کرے تو اسے بھی سزا دینے سے نہیں ہچکچاتا بلکہ اگر اس کا اپنا بیٹا اس کا جگر پارہ بھی جرم کر لیتا ہے تو اسے بھی سرعام کوڑوں کی سزا دیتا ہے ایسے خوش قسمت افراد کیلئے قیامت کے دن ظل الہی انتظار کر رہا ہوگا۔ جیسے ہی لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے انہیں ظل الہی میں جگہ دے دی جائے گی۔

شَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ:

وہ جوان کتنا سعادت والا ہے جس کی جوانی عبادت الہی میں بسر ہو رہی ہے اس کا دامن معصیتوں کے داغوں سے پاک ہے اس کے چہرے پر اطاعت الہی کا نور ہے وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں لگا رہتا ہے اس کا ہر سانس خالق و مالک کے ذکر سے لبریز ہے وہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ چکا ہے اسے دنیا اور متاع دنیا سے کوئی سروکار نہیں وہ اللہ الباقی کی یاد میں مگن ہے۔

اس جوان کے بختوں پر نثار جائیں جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی میں گزر رہی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا فدائی ہے وہ سر سے لے کر پاؤں تک سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اس کی آنکھیں خشیت الہی سے جھکی ہوئی ہیں اس اسکی زبان ذکر الہی کے مے سے تر و تازہ ہے نفس اور خواہشات نفس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا نفس پوری قوت صرف کرتا ہے کہ اسے مغلوب کر دیا جائے لیکن وہ تائید الہی سے اس درجہ طاقت ور ہے کہ شیطانی و نفسانی قوتیں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔

یہ وہ جوان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حقیقی جمال و کمال سے نوازا ہے

اس کی آنکھوں کا خمار بتاتا ہے کہ اس کی راتیں جلوہ الہی میں بسر ہوتی ہیں یہ ذکر الہی میں اس درجہ مستغرق ہو چکا ہے کہ اس پر دیوانگی کا گمان ہوتا ہے لیکن سن لیجئے ایسے دیوانے کی ایک دیوانگی پر ہزاروں فرزانے قربان کیے جاسکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم سے حد درجہ محبت کرتا ہے قرآنی انوار اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ پھر یہ بولتا ہے تو قرآن کریم کی تائید و اعانت سے بولتا ہے اور چلتا ہے تو انوار قرآن کی معیت میں چلتا ہے۔ ایسے ہی خوش قسمت جوان کیلئے قیامت کے دن ظل الہی میں جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ:

عمارات کو رنگ و روغن کیا جاتا ہے انہیں آراستہ کیا جاتا ہے انکی سجاوٹ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ان میں قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں غالیچے بچھائے جاتے ہیں لیکن جس عمارت میں مکین نہ ہو اسکی یہ سجاوٹ چہ معنی دارد جس عمارت کو کوئی آباد ہی نہ کرے تو یہ اہتمام کس کام کا۔ عمارت کا اصلی حسن اس کے مکین سے ہوتا ہے۔

بیت اللہ۔ مسجد کی تعمیر کی جاتی ہیں اسے بڑے اہتمام سے بنایا جاتا ہے اس میں قندیلیں تک لٹکائی جاتی ہیں لیکن مسجد کا اصل حسن اس کے آباد

کرنے والوں کی وجہ سے ہے مسجد اگر چہ ظاہر طور پر اتنی دل کش نہ ہو لیکن اس کے مکین وہاں صلاۃ ادا کرنے والے تقویٰ و طہارت کی دولت سے آراستہ ہوں ذکر الہی سے شاد کام ہوں وہ مسجد حقیقی طور پر آباد ہے اس مسجد کا حسن ہی حقیقت میں دو بالا ہے۔

وہ آدمی جس کا دل مساجد میں معلق ہے ہر وقت اسے مسجد کا خیال رہتا ہے اگر چہ وہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کا دل مسجد میں رہتا ہے اسے سکون ملتا ہے تو مسجد میں اسے آرام ملتا ہے تو مسجد میں وہ مسجد سے دور یوں ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی سے دور ہوتی ہے ایسے آدمی کو ر جل "معلق بالمساجد کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

مسجد میں قندیل سے مسجد منور ہوتی ہے اس میں اجالا ہوتا ہے لیکن مسجد کی حقیقی قندیل اس آدمی کا دل قرار پاتا ہے مسجد کے روحانی ماحول کو اس کا دل یوں منور کرتا ہے جیسے ظاہری ماحول کو قندیل منور کرتی ہے۔ مساجد میں حقیقی اجالا ایسے ہی افراد کی وجہ سے ہے یہ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوتے ہیں مسجد میں ایک عجب کیف چھا جاتا ہے دلوں کے پیمانے چھلک اٹھتے ہیں انکی آمد سے ماحول جگمگ جگمگ کر اٹھتا ہے دلوں کی زبانیں فوراً سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرتی ہیں۔

قیامت کے دن ایسے افراد کو بھی ظل الہی میں جگہ دی جائے گی۔

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ:

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت بہت بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے ایک کلمہ گو کی اپنے دوسرے کلمہ گو بھائی سے محبت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے۔ وہ محبت جو حرص و لالچ کے بغیر ہو اور اس محبت میں ذاتی مفاد نہ ہو تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے اور ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ فَارْصَدَ اللَّهُ تَعَالَى عَلِيَّ
مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي
هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي
أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ
كَمَا أَحَبَّتَهُ فِيهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۱
قال شعيب الارونو:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۵۰)		صفحہ ۱۲۸
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۳۳۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۱
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۶۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۶۳
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۶۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۷
تہذیب الترغیب والترہیب			صفحہ ۳۳۷

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے ایک بھائی کی دوسرے گاؤں میں زیارت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتے کو مقرر فرمادیا۔ جب وہ زیارت کرنے والا اس فرشتے کے قریب آیا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے کہا میرا ایک بھائی اس گاؤں میں ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے کہا کیا تجھ پر اس کا کوئی

احسان ہے کہ جس کا تو بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں سن لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تو اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! حدیث پاک میں مذکور آدمی صرف اللہ کی رضا کیلئے اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے کیلئے نکلتا ہے تو اسکی راہ میں فرشتہ کھڑا اس کا انتظار کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے رضا الہی کیلئے اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سن لے اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لوجہ اللہ اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سے محبت کرنا قیامت کو ظل الہی میں جگہ دے دے گا جسے عرصہ محشر میں ظل الہی نصیب ہو وہ بڑا سعید ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق ہے۔

**رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّى
اَخَافُ اللّٰهَ:**

عورت کا فتنہ اعظم فتنہ ہے۔ اس فتنہ سے بچ نکلنے والا کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ عورت کے مکر و فریب سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت

کے بغیر ناممکن ہے۔

منصب و جمال والی عورت خود دعوت دے ایسی صورت میں ظاہری طور پر کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ انسان نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا دین و ایمان ضائع کر جاتا ہے۔ ایسے نازک لمحات میں جو اپنے نفس پر قابو پا لے اور کہہ دے

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تو یقیناً وہ آدمی تائید ایزدی سے مالا مال ہے اور اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کے حصار میں ہے۔

رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہو ایسا آدمی یقیناً ریا کاری جیسی قبیح بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔ اس کا مطمح نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والا کرام کی رضا ہے۔ ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الہی کے مزے لے رہی ہوگی۔

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا
صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم
نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے
صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں
ہاتھ کو کیسے خبر ہوگی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے خصوصی انعامات کا
مستحق ہوگا۔

رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ:

خلوت میں بیٹھ کر یوں ذکر الہی کیا کہ آنکھوں سے آنسو جاری
ہو گئے۔

جلوت کی بجائے خلوت میں ذکر کئی فوائد کا حامل ہے۔ یہ ریاکاری
کے عیب سے مُعزّا ہوتا ہے۔ دلجمعی نصیب ہوتی ہے یکسوئی وہ نعمت ہے جو
کسی کسی کو ملا کرتی ہے۔ عالم تنہائی میں بیٹھ کر ذکر الہی کرنا اور پھر اللہ کی محبت
یوں غالب آئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں بہت بڑی سعادت
ہے۔ ایسے سعید آدمی کیلئے بھی ظل الہی ہوگا۔

ضيافت الہیہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا
كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۵
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
قال البغوی:	حدیث متفق علی صحۃ		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۶
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۵۷)	جلد ۹	صفحہ ۵۱۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو صبح یا شام (صلاة کی ادائیگی کیلئے) مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ جتنی مرتبہ
وہ صبح یا شام مسجد کی طرف گیا، کے بدلے اس کی جنت میں مہمانی فرمائے گا۔

-☆-

جنت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں ہونگی۔ انسانی تصورات
سے بڑھ کر وہاں نعمتیں ہونگی۔ جنت جنت ہے اس کی ہر نعمت حقیقی نعمت ہے
اور اس کا ہر کمال حقیقی کمال ہے۔

ان ساری نعمتوں سے اس نعمت کا درجہ بہت بلند ہے جس کی نسبت
اللہ تعالیٰ اپنی طرف فرمادے ساری نعمتیں جملہ اکرامات اللہ تعالیٰ کے ہیں
لیکن ان میں سے جس نعمت و کرم کو وہ اپنا کہہ دے یقیناً وہ نعمت و کرم باقی
انعامات سے فائق و برتر ہے۔

جنت میں اس خوش بخت کے بختوں تک کسی کی رسائی ہے جس کے

بارے میں خالق و مالک فرمائے

میں اس کی ضیافت و مہمانی کروں گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اس کیلئے ہے جو وہ صبح و شام اللہ کے گھر، مسجد کی طرف کشاں کشاں جاتا ہے اس دنیا میں جتنی مرتبہ وہ اللہ کے گھر جائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ اس کی ضیافت و مہمانی کا اہتمام فرمائے گا۔

کھانے کی لذت اپنی جگہ لیکن کھلانے والے ہاتھ کی لذت و کیف کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جنت کی نعمتیں اپنی جگہ لیکن اللہ تعالیٰ کی ضیافت و مہمانی کے کیف و سعادت کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اے بندۂ مومن!

آج اللہ کے گھر سے رشتہ استوار کیجئے۔ مسجد سے محبت کیجئے صبح و شام قصداً بیت اللہ کی زیارت کیجئے اس میں صلاۃ ادا کیجئے۔ اس پاک و طیب جگہ سے تعلق و رشتہ ختم نہ کیجئے تو یقین رکھیے اللہ قادر و قیوم قیامت کے دن رشتہ و تعلق ختم نہیں فرمائے گا کیونکہ یہ بات اس کے کرم سے بعید ہے کہ کوئی اسے اس جہاں فانی میں یاد کرے تو وہ غیر فانی جہاں میں اسے یاد نہ کرے۔

اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ لَقِيَ اللَّهَ
عَزَّوَجَلَّ بِنُورِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۳
قال الارنؤوط:	صحیح بشواہدہ		
مجمع الزوائد	رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات	جلد ۲	صفحہ ۳۳
قال الہیثمی:			
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جو رات کی تاریکی میں چل کر (صلاة کی ادائیگی کیلئے) مسجد آیا تو وہ
 قیامت کے دن نور کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

-☆-

سبحان اللہ!

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات بہت بڑی سعادت ہے کہ
 اس سے بڑھ کر سعادت اور کون سی ہوگی اور یہ وہ بڑا انعام ہے کہ اس کے
 سامنے جملہ انعامات ہیچ نظر آتے ہیں۔ خاک کے پتلے کیلئے اللہ عزوجل کا یہ
 لطف و کرم، فرزند آدم پر اللہ تعالیٰ یہ عنایات، اس لطف و کرم اور عنایات پر
 قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اللہ رب العزّة سے ملاقات؟ اللہ اکبر

آج کسی دنیاوی حکمران سے ملاقات کا وقت طے ہو تو انسان
 کو رات کو نیند نہیں آتی ساری رات اس ملاقات کے تصور میں گم رہتا ہے اور
 یہ تصور ملاقات اسکی پلکوں سے نیند چھین لیتا ہے۔

احکم الحاکمین رب العالمین سے ملاقات یوم قیامت کو یہ تصور بھی
 اہل ایمان کی پلکوں سے نینداڑا دیتا ہے۔ رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں تو اللہ
 وحدہ لا شریک کا ذکر کرتے ہیں ٹھنڈی راتوں کو اٹھ کر وضو کر کے مصلیٰ پر
 کھڑے ہو جاتے ہیں احکم الحاکمین سے مناجات کا لطف ولذت لیتی ہیں۔

اس رب العالمین اور خالق ارض و سما کا وعدہ ہے جسے اللہ کے
 پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:

مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ لَقِيَ اللَّهَ
 عَزَّ وَجَلَّ بِنُورِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جورات کی ظلمت و تاریکی میں عازم مسجد ہوا تو وہ قیامت کے دن
 عزت و جلال والے اللہ سے نور کی معیت میں ملاقات کرے گا۔

تاریک رات میں اللہ کے گھر، مسجد میں جبین بندگی جھکانے کیلئے
 آنے والا یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل ہر کسی سے مخفی ہے ہو سکتا ہے اعزہ
 واقارب سے یہ عمل پوشیدہ رہ جائے لیکن جس خالق و مالک کے گھر جا کر سجدہ
 ریزیاں کرتا ہے اس خالق و مالک سے یہ عمل پوشیدہ نہیں بلکہ اس کا یہ عمل اللہ
 رب العزت کی خصوصی رحمتوں سے لبریز ہو کر لکھا جا رہا ہے۔

یہ جہان جہان فانی ہے ناپائیدار اور ختم ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ

ابدی و سرمدی ہے غیر فانی ہے اس جہان فانی میں تاریک رات میں مسجد جا کر سر بندگی جھکانے والے کو اللہ الباقی باقی جہاں میں ملاقات کا شرف بخشے گا۔ جب کسی بڑے سے ملاقات ہوتی ہے تو انسان کے چہرے کی رونق قابل دید ہو کر رہتی ہے خوشی و مسرت کے سوتے اس کے بشرے سے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ الباقی سے ملاقات کے وقت اس مومن کی ملاقات یوں ہوگی کہ اس کے اطراف میں نور ہی نور ہوگا نور کی معیت میں شرف ملاقات بخشا جائے گا۔ گویا وحدہ لا شریک سے ملاقات کے وقت اس عبادت گزار کے چہرے سے نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا بلکہ جملہ اعضاء نور کی پھوار سے لبریز ہونگے۔

ایک عظیم بشارت:

اس حدیث پاک میں غور کیا جائے تو رات کی تاریکی میں مسجد جانے والے کیلئے ایک بہت بڑی نوید ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ کیونکہ قیامت کو نور اسے ہی ملے گا جو دنیا سے با ایمان جائے گا۔ اب رات کو اٹھ کر مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا وہ خوش نصیب ہے کہ وعدہ الہی ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے گا اور اسکی دنیا سے رخصتی ایمان سے ہوگی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

مسجد حرام میں ایک صلاۃ

ایک لاکھ صلاۃ سے افضل

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ؛
إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أَفْضَلُ مِنْ
مِئَةِ أَلْفِ فِيمَا سِوَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صفحہ ۱۱	جلد ۲	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۱۷۳)
صفحہ ۱۷۲	جلد ۲	الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۷۶۹)
صفحہ ۱۸۶	جلد ۲	سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۳۰۶)
		قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح
صفحہ ۳۲۱	جلد ۱	صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۱۶۳)

صحیح	قال الالبانی:
رقم الحدیث (۱۱۲۹)	الارواء الغلیل
جلد ۴	صفحہ ۳۳۱
صحیح	قال الالبانی:
رقم الحدیث (۲۳۳۲)	تحفة الاشراف
جلد ۲	صفحہ ۲۲۹
رقم الحدیث (۱۳۶۲۹)	مسند الامام احمد
جلد ۱۱	صفحہ ۵۱۶
اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری مسجد میں ایک صلاۃ (نماز) دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک صلاۃ دیگر مساجد میں ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے بہتر ہے۔

-☆-

مسجد حرام مکہ مکرمہ کی وہ مبارک مسجد ہے جس میں کعبہ مشرفہ ہے۔ اہل ایمان اس کعبہ کی جانب رخ کر کے صلاۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ اہل ایمان کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد مبارک میں مقام ابراہیم بھی ہے جس کے بارے میں اللہ ذوالجلال والا کرام کا ارشاد گرامی ہے:

فَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّا

مقام ابراہیم کو جائے صلاۃ بناؤ۔

یہ مسجد مبارک پہلے ہمارا قبلہ نہ تھی بلکہ پہلے ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا اسی کی جانب رخ کر کے صلوات ادا کی جاتی تھیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند لگی کہ اہل ایمان کا قبلہ مسجد حرام ہو جائے اور آپ نے اپنا چہرہ بار بار آسمان کی طرف بلند کیا۔ فوراً جبریل امین وحی الہی لے کر آگئے

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام کا بطور قبلہ ہونا پسند ہے) اس لیے اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے مسجد حرام! تیری جلالت شان پر قربان جائیں تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب میں آگئی ہے۔ ہمارا قبلہ تو بیت المقدس تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو پسند آگئی اس لیے اللہ تعالیٰ نے تجھے اہل ایمان کا قبلہ مقرر کر دیا۔ تجھے جو شرف و بزرگی ملی یہ سب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک کا فیضان ہے۔ نگاہِ مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری ایک صلاۃ کو ایک لاکھ صلاۃ سے افضل و برتر
 کر دیا۔

مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ

ایک ہزار صلاۃ کے برابر

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! افْتِنَا فِي بَيْتِ
الْمَقْدَسِ قَالَ: هُوَ أَرْضُ الْمَحْشَرِ وَأَرْضُ الْمَنْشَرِ، ائْتُوهُ
فَصَلُّوا فِيهِ فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَنْ
لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَتَحَمَّلَ إِلَيْهِ؟

قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَأْتِيَهُ فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيهِ
فَإِنَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيْهِ زَيْتًا كَانَ كَمَنْ قَدَّ آتَاهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۷۰۸۸) جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۳

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۵۷) جلد ۱ صفحہ ۱۸۶

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۵۸۷۲) جلد ۳ صفحہ ۶۷۵

قال لھیشمی: ورواہ ابو یعلیٰ بمامہ من حدیث میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم

ورجالہ ثقات

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۷۳۹۸) جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۳۳۱۶) جلد ۲ صفحہ ۶۱۹

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۵۵) جلد ۲۵ صفحہ ۳۲

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۸۰۸۷) جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۹

ترجمة الحديث:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ ارض المحشر اور ارض المنشر ہے وہاں جاؤ اور صلاۃ ادا کرو کیونکہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! جو وہاں جانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا جو وہاں (بیت المقدس) جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہاں وہ تیل بطور ہدیہ بھیج دے تاکہ اس سے چراغ فروزاں ہوں کیونکہ جس نے وہاں ہدیہ تیل بھیجا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے وہاں حاضری دی۔

فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ:

بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔
 مسجد اقصیٰ اہل ایمان کا قبلہ اول ہے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا دیگر مساجد میں
 ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کی طرح ہے۔ یہی وہ مبارک مسجد ہے کہ معراج کی
 رات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد میں تشریف لے گئے اور
 انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی امامت فرمائی۔ یہی وہ عظیم المرتبت مسجد
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے بارے میں فرمایا:

الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ

مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں۔

یہ سراپا خیر و برکت مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول اس میں ایک صلاۃ ادا
 کرنا ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی اگر کسی آدمی نے مسجد
 اقصیٰ جا کر ایک صلاۃ الفجر ادا کی تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار صلاۃ الفجر کا
 اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے ایک پورے دن کی صلوات (پانچ
 نمازیں) ادا کیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار دن کی صلوات (پانچ ہزار
 نمازوں) کا ثواب عطا فرمائے گا۔

مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ

قَالَ:

جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي،
أَيْنَ تُرِيدُ، فَقُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ إِلَى تَجَارَةٍ؟ فَقُلْتُ
لَا وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَالَ،

صَلَاةٌ هُنَا - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ

هُنَا - يُرِيدُ إِلَيَّا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلہ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث (۲۹۰۲) جلد ۶ صفحہ ۹۳۶

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۶۱۸۶) جلد ۳ صفحہ ۲۳۱

قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه

تلخیص المستدرک جلد ۳ صفحہ ۵۰۴

قال الذہبی: صحیح

المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث (۹۰۷) جلد ۱ صفحہ ۳۰۶

مجمع الزوائد رقم الحديث (۵۸۶۳) جلد ۳ صفحہ ۶۷۲

قال الهيثمي: ورجال الطبرانی ثقات

ترجمة الحديث:

حضرت الارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟

میں نے عرض کی ”بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجارت کی غرض سے جانا
ہے؟ میں نے عرض کی نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں وہاں صلاۃ ادا کروں تو
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہاں مسجد نبوی میں ایک صلاۃ وہاں بیت المقدس میں ایک ہزار
صلاۃ سے افضل ہے۔

-☆-

ابھی پچھلی حدیث پاک میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ بیت المقدس میں

ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ کے برابر ہے۔ اس حدیث پاک میں ہے کہ مسجد نبوی میں ایک صلاۃ ادا کرنا بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ (ہزار کو ہزار سے ضرب دیجئے) مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے۔

اس بات کو تھوڑا اور عام فہم لیجئے

حدیث پاک میں مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے تو

مسجد اقصیٰ میں	دو صلاۃ	دو ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	دس صلاۃ	دس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پچاس صلاۃ	پچاس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	سو صلاۃ	ایک لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پانچ سو صلاۃ	پانچ لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	ایک ہزار صلاۃ	دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی دوبارہ پڑھیے

صَلَاةٌ هُنَا - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ

ههنا - يرئد ائلنا.

مئرئ مسءء نبوءئ مئء ائك صلاءة مسءء اقصى مئء هزار صلاءة سه بهئر هه- مسءء اقصى مئء هزار صلاءة كا اجر دس لاه صلاءة كئ طرء هه ءو مسءء نبوءئ مئء ائك صلاءة (ءو مسءء اقصى كئ هزار صلاءة كه برابر هه) كا اجر ءو ءواب دس لاه صلواءء (نمازوء) سه افضل و اعلى هه-

مسءء ءرام مئء ائك صلاءة اءا كرنا ائك لاه صلاءة اءا كرنة سه افضل و برئر هه ءه واضح هه كه مسءء ءرام هماره آقا ءو مولئ الله ءعالى كه ءبئب صلى الله عله و آله وسلم كو پسءء آكئ ءو مسءء الله كه مءبوء كو پسءء آئء و هاء ائك صلاءة اءا كرنا ائك لاه صلاءة اءا كرنة سه افضل و اعلى هه- مسءء ءرام همارا قبله نه ءها بلكه همارا قبله بئء المقدس ءها- اس مسءء ءرام سه الله كه مءبوء كو پئار هو كئاء ءو رب ءعالى نه اسه قبله قراءءا-

فَلَنُؤَلِّبَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

الءرام.

هم آء كا قبله وه مقرر كراء هئ ءو آء كو پسءء هه (ءونكه آء كو مسءء ءرام پسءء هه) اس لئءه آء اپنا ءهروه بوءء صلاءة مسءء ءرام كئ طرف پهئر لئءه-

اے اہل ایمان! اپنے ایمان سے پوچھیئے جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند ہو وہاں تو ایک لاکھ صلاۃ کا اجر و ثواب ہے اور جس جگہ وہ خود رہتے ہوں اور جہاں آپ نے قیامت تک آرام کرنا ہو وہاں ثواب کم ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو اس صحیح حدیث پاک نے بات بالکل واضح کر دی کہ مسجد نبوی کی ایک صلاۃ بقیہ مساجد کی دس لاکھ صلوات سے افضل و اعلیٰ اور شان والی ہے۔

یاد رہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں سے افضل و برتر ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت باقی تمام امتوں سے افضل و اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے صحابہ سے افضل و اعلیٰ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد، مسجد نبوی تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل و اعلیٰ شان والی ہے۔

مرتب احقر العباد محمد کریم سلطانی کہتا ہے

چند سال قبل مدینہ منورہ حاضری کا اتفاق ہوا۔ رات عشاء کی صلاۃ کے بعد جب حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بند کر دیا جاتا ہے مسجد شریف سے فارغ ہو کر بازار کتابوں کی دوکان پر چلا گیا۔ وہاں سلسلۃ الاحادیث الصحیہ جلد ششم نظر آئی اور اسے خرید کر اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ گیا۔

رات گئے تک اس کتاب کو پڑھتا رہا تو جب اس حدیث
 صَلَاةٌ هُنَا - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ
 هُنَا - يُرِيدُ اِيْلِيَا.

تک پہنچا تو یہاں رک گیا اسے دوبارہ بلکہ سہ بارہ پڑھا اور ہوٹل
 کے کمرے میں دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیئے۔

اتفاق سے حضور سیدی و ابی زید مجدہ مدینہ منورہ حاضر تھے۔ صبح صلاۃ
 الفجر کے بعد کتاب لے کر ان کے کمرے میں چلا گیا اور کتاب حضور کے
 سامنے رکھ دی۔

آپ نے دیکھ کر میرے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور میرا ماتھا چوم
 لیا اور فرمایا:

بیٹا! کل تم نے روزہ رکھنا ہے؟ میں نے عرض کی کل نہ پیر ہے نہ
 جمعرات کل بدھ ہے کل کے روزہ میں کیا حکمت ہے؟
 آپ نے فرمایا:

بیٹا! ہم نے ابھی چند دن یہاں رہنا ہے ہم جمعرات کو روزہ رکھ لیں
 گے اور تمہاری پرسوں بروز جمعرات واپسی ہے اس لیے تم کل روزہ رکھ لو اور
 فرمایا:

اس حدیث پاک کی روشنی میں اللہ کے کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و شفقت سے امید رکھنا

مدینہ منورہ کا ایک روزہ دس لاکھ روزہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَا

سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

تین مبارک مساجد کی طرف سفر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِي هَذَا وَ
مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۶۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۹۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۸
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۵۸۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۸۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ اسناد سابقہ		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۹۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۱
قال البیہقی:	اخرجه البخاری و مسلم فی الصحیح		

المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۹۱۵۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۳
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۳۳۸)		صفحہ ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۳۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف - میری مسجد - مسجد حرام اور

مسجد اقصیٰ -

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تین مساجد کی جلالت
شان کی وجہ سے ایسا انداز اختیار فرمایا۔ واقعی یہ مساجد افضل المساجد ہیں۔
دنیا کی کوئی بھی مسجد ان مساجد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایک مسجد میں ہزار صلاۃ کا
اجر و ثواب تو ایک مسجد میں لاکھ صلاۃ سے زائد اجر و ثواب تو ایک مسجد میں دس
لاکھ صلاۃ سے بہتر اجر و ثواب۔

لیکن اس حدیث پاک کا یہ مفہوم لینا کہ کوئی اور سفر جائز نہیں اس
نظریہ کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر یہی مفہوم ہے کہ
صرف ان تین جگہ سفر جائز ہے تو اسلام ایک متحرک دین نہیں رہے گا پھر یہ
دین راہبوں کے دین سے مشابہ ہو جائے گا۔ یہ دین ایک متحرک دین ہے
اور اس دین نے فلاح و خیر سے بھرپور کئی سفر کیے جاتے ہیں۔

طلبِ علم کیلئے سفر:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى

الْجَنَّةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۶۱۲) جلد ۱۶ صفحہ ۷۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

صفحہ ۲۸۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۳)	صحیح ابن حبان
			قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرطہما
صفحہ ۲۷۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۹)	شرح السنۃ للبعوی
		حدیث حسن	قال المحقق:
صفحہ ۳۱۳	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۶۳۳)	سنن ابی داؤد
صفحہ ۳۰۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۶۳۳)	صحیح سنن ابی داؤد
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۹۳	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۶۵۵)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن	قال الترمذی:
صفحہ ۵۷	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۳۶)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۳۶	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	صحیح مسلم
صفحہ ۱۳۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۵)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث لصحیح	قال محمود محمد محمود:
صفحہ ۹۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۸۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۳۷۸	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	تحفۃ الاشراف

ترجمة الحديث:

جو کسی راستہ میں چلا کہ اس سے علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا

-☆-

جنت جانے کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

علم کیلئے سفر کرنا محمود و مستحسن ہے۔ ایسے مسافر کا اللہ جنت جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنئے آپ فرماتے ہیں:

رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ۔ - صحیح البخاری باب الخرج فی طلب العلم ۱/۴۱ -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث پاک کی خاطر حضرت عبد اللہ بن انیس تک ایک ماہ کا سفر کیا۔

-☆-

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے۔ دین متین سے انہیں کس درجہ الفت و پیار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے کس درجہ محبت و چاہت تھی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث پاک ہے وہ اس جگہ رہتے ہیں جہاں جانے کیلئے ایک ماہ کا سفر درکار ہے تو یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق حدیث نبوی میں سرشار ہو کر اور طلب علم کے جذبہ سے لبریز ہو کر ایک ماہ کا سفر کر کے حضرت عبد اللہ بن انیس کے پاس پہنچتے ہیں اور ایک حدیث پاک کا علم حاصل کر کے واپس آتے ہیں۔

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو سمجھتے تھے اور یہ زیادہ فیضان نبوت سے لبریز تھے۔ ان کا ہر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اور آپ کے ارشادات کے موافق ہوا کرتا تھا۔

سفرِ ہجرت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا.

-سورة النساء ۴/۱۰۰-

اور جو اپنے گھر سے نکلے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر اسے (راہ میں) موت آجائے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

-☆-

مسلمین حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی نیت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے اور یہ سفر سفرِ ہجرت بڑا مبارک اور خیرات سے لبریز سفر ہے۔ دورانِ سفر اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس

کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔ جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لے اسکی رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِيٍّ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِلدُّنْيَا يُصِيبُهَا . أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۹۱
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۵۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۹

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۰)		جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس نے ہجرت کی اللہ اور اسکے رسول کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے اور جس نے ہجرت دنیا کیلئے کی تاکہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے تاکہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی

ہے۔



مہاجر صحابہ کرام کا کتنا اجر ہے اگر تین مساجد کے علاوہ دیگر سفر ممنوع ہوتے تو مہاجر کو اتنا بڑا اجر ہرگز نہ ملتا۔

سفر جہاد:

..... سَمِعْتُ أَبَاهُ رَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَالَ :

انْتَدتَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا
إِيْمَانٌ "بِي وَتَصَدِيقٌ" بِرُسُلِي ، أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ
غَنِيْمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ
سَرِيَّةٍ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ
أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۰
اسنن الكبرى للبيهقي	رقم الحدیث (۱۸۳۸۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۳

قال لیبہقی: حدیث الکلم رواہ البخاری الصحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل اس آدمی کا ضامن و کفیل ہے جو اس کی راہ میں گھر سے نکلتا ہے اور اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق ہی جہاد کیلئے نکالتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میں اسے گھر لوٹاؤں اجر و غنیمت کے ساتھ یا اسے جنت میں داخل کر دوں۔

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں کسی بھی لشکر جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور یقیناً میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

-☆-

جو جہاد کیلئے سفر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن و کفیل بن جاتا ہے۔ اگر اس جہاں میں رہنا باقی ہے تو اسے اجر و ثواب کے ساتھ مال غنیمت بھی دے گا اگر اگلے جہاں جانے کا فیصلہ ہے تو اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

اگر ان تین مساجد کے علاوہ سفر ممنوع و حرام ہوتا تو ملت اسلامیہ جہاد نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ جہاد کرنے والے کا کبھی بھی کفیل و ضامن نہ ہوتا اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی لشکر جہاد میں روانہ ہوتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خیبر جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تبوک جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سب سے پہلے، غزوہ بدر میں شرکت کی

کیا کوئی اہل ایمان سوچ سکتا ہے کہ یہ سفر ممنوع و حرام ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

مقصد صرف ان تین مساجد کی شان و عظمت بیان کرنا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخصوص انداز میں ان کی جلالت شان بیان کی لیکن کم فہمی نے ان مساجد کے علاوہ ہر سفر کو ممنوع قرار دے دیا۔

قبور کی زیارت کیلئے سفر:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ إِلَّا فَرُورُوهَا.

صحیح البخاری

میں نے تمہیں قبور کی زیارت سے روکا تھا اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

بعض امور ابتداء اسلام میں اور حکم رکھتے تھے بعد میں اس سابقہ حکم کو منسوخ کر کے نیا حکم فرما دیا گیا۔ انہیں امور میں زیارۃ قبور بھی ہے۔ ابتداء اسلام میں اس سے منع کیا گیا لیکن بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

اب دنیائے اسلام کے مسلمین قبور کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر و ثواب پاتے ہیں۔ اب ایک مسلم کا گھر قبور سے فاصلہ پر ہے اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے تو اسے بلا روک ٹوک اجازت ہے۔ اسی طرح ایک مسلم کفار کے اس علاقہ میں رہتا ہے جہاں مردوں کو جلا دیتے ہیں اور اس کے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کی تڑپ ہے تو وہ اس ارشاد گرامی پر عمل کرنے

کیلئے اگر کسی دوسرے شہر بھی جاتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ان قبور کی اپنی اپنی حیثیت ہے لیکن سید العالمین فخر آدم و بنی آدم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی شان سب سے زالی اور جداگانہ ہے۔ اب اگر کوئی مسلم اس پاک جگہ کی زیارت کی نیت سے گھر سے چلتا ہے اگرچہ اسے کئی شہر عبور کرنا پڑیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے اور عامل بالسنۃ کا اجر و ثواب سب سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔

آئیے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ کریں اور اس سے اپنی کشتِ ایمان کو تروتازہ کریں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ أَخَاهُ الْقُرْآنَ حَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى قَبْرِهِ كَمَا يَحُجُّ النَّاسُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ.

لمحات الانوار للغافق المتوفى (۶۱۹ھ)

رقم الحدیث (۱۰۵) جلد ۱ صفحہ ۹۱

الحدیث صحیح: قال الالبانی، رجاله كلهم ثقات غير

ابن شبيب قال في طبقات الأصبهانيين (۲۲۳): محمد بن

عبدالرحیم بن شیب ابوبکر، توفی سنة ست وتسعين
ومائتين، كان من ائمة القراء، حدث عن عثمان بن ابي شيبة
وابن ماسر جس، واسحاق بن اسرايل ومشكدانه ومما
لَمْ نكتب الا عنه.

تعلق لمحات الانوار الدكتور رفعت فوزی عبدالمطلب

جامعه ام القرى - مكة المكرمة

حضرت ابوهريرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنی بھائی کو قرآن سکھایا ملائکہ اس کی قبر کی زیارت

کرتے ہیں جیسے لوگ بیت اللہ الحرام کی زیارت کرتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے والا کتنا خوش نصیب

ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ وہ معلم قرآن جس

کی قبر کی زیارت فرشتے کریں جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں تو ایک

مسلم بھائی اس کی قبر کی زیارت کیلئے کیوں نہ جائے جبکہ قبور کی مطلقاً زیارت

کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے۔ جس نے ایک بھائی

کو قرآن کی تعلیم دی اس کی قبر کا یہ عالم ہے کہ وہ زیارت گاہِ قدسیاں ہے تو جس ذاتِ اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ انور میں قرآن اتر اور انہوں نے ایک کو قرآن نہیں سکھایا بلکہ سب مسلمین کو قرآن کی تعلیم دی تو ان کے روضہ اقدس پر قدسیوں کے ہجوم کا عالم کیا ہوگا۔ اب اگر کوئی کلمہ گو حضور فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس و اطہر کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو اس پر اللہ ذوالجلال والا کرام کی رضا کے انوار کا عالم کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر دل و جان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں آپ کے ارشادات پر قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ دین کیلئے سفر:

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ

رَجُلًا وَآمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ

الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ

قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ

يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۶۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۶۸
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۵۸۴۵)	جلد ۵	صفحہ ۶۶

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خط مبارک دیکر ایک آدمی کو بھیجا اور اسے حکم دیا یہ خط بحرین کے گورنر کو دیا جائے تو بحرین کے گورنر نے اسے کسریٰ تک پہنچایا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ راوی کا گمان ہے کہ حضرت ابن مسیب نے یہ کہا، خط مبارک چاک کرنے کی خبر پہنچنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے دعائے قہر فرمائی کہ انہیں ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحرین اپنے ایک صحابی کو بھیجتے ہیں تاکہ آپ کا مکتوب مبارک گورنر بحرین تک پہنچا دے۔ تو کیا سینکڑوں میل کا سفر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق ہو بے

کار جائے گا اور اس سفر کو بھی ممنوع اور حرام قرار دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ من
ذالک۔

اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سفر مبارک ہمارے
ہزاروں سفروں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صدقے ہر اہل ایمان کو دین کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رہے ایک مومن و مسلم کا ہر سفر خیرات و برکات سے لبریز ہوتا ہے
اور اس کا کوئی بھی سفر ثواب و اجر کی نیت کے بغیر نہیں ہوتا اسے علم ہے کہ
اگر میں علم کے حصول کیلئے سفر کروں گا تو فرشتے اپنے پروں سے
سانچیاں تان دیں گے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کی راہ آسان کر دے
گا۔

اگر ہجرت کرنی ہے تو اسے مہاجر الی اللہ و رسولہ کا اجر و ثواب ملے
گا۔

اگر سفر جہاد کیلئے نکلتا ہے تو شہادت کا سودا سر میں لیکر نکلتا ہے پھر
اللہ الکریم کی مرضی جو چاہے عطا فرمادے۔

اگر تبلیغ دین کیلئے نکلتا ہے تو تبلیغ کا اجر و ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ
اپنی خصوصی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

ایک اور مفہوم:

حدیثِ شدّٰ رحال کا ایک اور مفہوم ذکر کیا جاتا ہے کہ ان مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف حصولِ ثواب کیلئے سفر ممنوع ہے۔ یہ مفہوم بھی شریعتِ اسلامیہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں قابلِ قبول نہیں ہے۔

مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر:

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۸
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۰

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۳۶۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۹۲۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۰۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء آیا وہاں اس نے صلاۃ ادا کی تو اسے عمرہ جتنا اجر ملے گا۔

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهُ قَالَ

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۸

قال الترمذی:	حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نے بیان فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد قباء میں ایک صلاۃ (نماز) عمرہ کی طرح ہے۔

یعنی مسجد قباء میں ایک صلاۃ ادا کرنے سے عمرہ کا اجر و ثواب مل جاتا

ہے۔

اب اگر کوئی مومن عمرہ کا ثواب لینے کیلئے مسجد قباء کی طرف سفر کرتا

ہے تو کیا یہ اس کا سفر ممنوع قرار پائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اسے اس

کا اجر و ثواب ملے گا اور اسے عمرہ کا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا۔ ایک آدمی علاقہ بدر میں رہتا ہے اور وہ گھر سے مسجد قباء کی نیت کر کے اپنی سواری، کار پر (جہاں جنگ بدر ہوئی) آتا ہے اور صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی صلاۃ کو کوئی بھی مسلمان ناقص یا ممنوع نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَا كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۷۸۵) جلد ۲ صفحہ ۱۷۹

قال المحقق: صحیح

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۳۹۹) جلد ۳ صفحہ ۱۸۴

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۸۴۶) جلد ۴ صفحہ ۲۲۰

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء آتے
 کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل اور حضرت عبداللہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مسجد کی طرف ہر ہفتہ کے دن آئیں
 کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تو اس مسجد کی طرف سفر کر کے صلاۃ ادا کرنا بہت
 بڑا اجر و ثواب ہو عمرہ کا ثواب تو ہے ہی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا اجر و ثواب بھی مل جاتا ہے۔

عامل بالسنة حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس عمل
 کو۔ مسجد قباء میں حاضری کو جاری و ساری رکھا۔
 اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ متین کی صحیح سمجھ کی سعادت عطا فرمائے۔
 ہمارے ایک محبت والے برطانیہ میں رہتے ہیں وہ چند سال پہلے
 ملنے کیلئے آئے میں نے ان سے احوال پوچھے تو دورانِ گفتگو انہوں نے بتایا
 مسجد میری رہائش سے 60 یا 80 کلومیٹر دور ہے۔ مجھے جب کبھی شوق آتا
 ہے تو میں اپنی گاڑی پر بیٹھ کر 60 یا 80 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد جا کر
 صلاۃ ادا کرتا ہوں۔

اب غور کیجئے! ایسے جذبہ والا مسلم اگر صلاۃ الجماعة کی سعادت کیلئے

مسجد جاتا ہے اور وہاں جانے کیلئے اسے 60 یا 80 کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑتا ہے یہ نہیں کہ اس کا یہ سفر بے کار گیا اور یہ سفر سفر معصیت ہوگا بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ رب العزۃ اس کے اس جذبہ پر اسے بہت زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ وہاں اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص و للہیت سے لبریز جب بندہ مومن مسجد کا رخ کرتا ہے تو رحمت الہیہ کا نزول جو بن پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مساجد سے محبت عطا فرمائے اور انکی طرف جانے کا جذبہ صادق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ان تصریحات کی موجودگی میں اب حدیث شدہ رحال کا یہ مفہوم لینا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا حرام و ممنوع ہے اور وہ سفر سفر معصیت ہے اس مفہوم کا مزاج شریعت اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاة والسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مسئلہ کی وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا اِعْتَكَا فِ الْاَلَا فِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۸۶)	جلد ۶	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی: صحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۸۵۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۹
المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۹۵۱۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۰
المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۸۰۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۸
المصنف ابن ابی شیبہ	جلد ۳	صفحہ ۹۱

ترجمة الحدیث:

اعتکاف نہیں مگر تین مساجد میں۔

یہاں بھی ان تین مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے اور بس۔ تو کیا دنیا کی باقی مساجد میں اعتکاف ممنوع و حرام ہے اور باقی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

جب دیگر مساجد میں اعتکاف حرام و ممنوع نہیں تو کسی اور طرف سفر بھی حرام و ممنوع نہیں ہاں جیسے ان مساجد میں اعتکاف بیٹھنا دیگر مساجد کے اعتکاف سے افضل و برتر ہے اسی طرح ان تین مساجد کی طرف سفر کرنا بھی افضل و برتر ہے۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فرمان ذیشان سے کسی حدیث کی خود تشریح فرمادیں تو پھر کسی کو رائے زنی کا اختیار نہیں وہ امت کے والی اور ہم سب کے خیر خواہ ہیں نبوت و رسالت کے تاج مرصع سے مزین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ خَيْرَ مَا رَكِبْتُ إِلَيْهِ الرَّوَاحِلُ مَسْجِدِي هَذَا وَالْبَيْتُ
الْعَتِيقُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۶) جلد ۴ صفحہ ۴۹۵

باب ذکر المساجد المستحب للمرء الرحلة إليها۔

قال الارنؤوط: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۴۷۱۸) جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۹

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۶ بالفاظ مختلفہ

وقال الحیثمی: رواه احمد والطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جن جگہوں کی طرف قافلے چلتے ہیں (سفر کیا جاتا ہے) ان میں
 سے بہتر میری یہ مسجد اور بیت عتیق (مسجد حرام) ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! بات بے غبار ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
 حدیث پاک میں دیگر جگہوں کی طرف سفر کو ممنوع اور حرام نہیں کیا بلکہ
 اجازت دی ہے اور ان مساجد کی طرف سفر کو باقی سفروں سے بہتر و افضل
 قرار دیا ہے۔

فَلِكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ
 الشُّكْرُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِرُكَّةٍ مَنِ اتَّخَذْتَهُ حَبِيبًا فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَطْيَبُهَا وَمِنْ
 التَّسْلِيمَاتِ أَزْكَاهَا.

باجماعت صلاة الفجر اور صلاة العصر کی اہمیت

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۴۷۳) جلد ۱ صفحہ ۱۰۶

قال الالبانی صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۸) جلد ۵ صفحہ ۳۰

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

آگ میں داخل نہ ہوگا جو (بقیہ صلوات پر مداومت کے ساتھ خصوصی اہتمام سے) طلوع شمس سے پہلے صلاۃ (الفجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے صلاۃ (العصر) ادا کرتا ہے۔

-☆-

طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے یہ دو وقت ایسے ہیں کہ ان میں صلاۃ ادا کرنا نفس پر بہت شاق گزرتا ہے۔ طلوع شمس سے پہلے نیند زوروں پر ہوتی ہے بستر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس وقت بندہ مومن اٹھتا ہے اسے نیند سے زیادہ اللہ الواحد کی رضا محبوب ہے محبت الہی کے نشہ سے سرشار ہو کر وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے بقیہ اہل اسلام کے ساتھ صلاۃ الفجر ادا کرتا ہے، یہ مومن اس قابل ہے کہ اسے انعامات سے نوازا جائے۔

غروب شمس سے پہلے عموماً کاروبار زوروں پر ہوتا ہے رات آنے سے پہلے کام سمیٹنا ہوتا ہے اس وقت صلاۃ العصر کے لئے وقت نکالنا شیوہ ایمانی ہے۔ اللہ رب العزۃ کا ارشاد گرامی ہے:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى

صلوات (نمازوں) پر مدوامت اختیار کرو خصوصاً صلاۃ وسطی (نماز عصر) پر۔ جو مرد مومن اس صلاۃ کو بڑے اہتمام سے ادا کرتا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ اسے بھی انعامات سے نوازا جائے۔

درج بالا حدیث پاک میں ایسے اہل ایمان کیلئے نوید ہے کہ وہ آگ سے محفوظ رہیں گے اور عذاب آگ سے کوسوں دور ہوگا۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ تَرَكَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۷) جلد ۵ صفحہ ۲۹

قال المحقق: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

باری باری آتے ہیں تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اور

وہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر تم میں رات گزارنے

والے فرشتے عروج کرتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ

ان سے بہتر جانتا ہے تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ تو وہ

جواباً عرض کرتے ہیں:

ہم انہیں اس حال میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے

اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

-☆-

باجماعت صلاة الفجر اور صلاة العشاء کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ :

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ
لَا تَوَهُمًا وَلَا وَحْبًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۴۴)	صحیح سنن ابن ماجہ
	التعلیق علی ابن ماجہ	قال المحقق:
جلد ۱ صفحہ ۲۳۳	رقم الحدیث (۷۹۶)	سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال المحقق:
جلد ۱ صفحہ ۲۴۲	رقم الحدیث (۸۰۳)	صحیح سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر میں شرکت کا کس درجہ اجر ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل رینگ کر آنا پڑے۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

تخریج الحديث:

الحديث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۳۵) جلد ۱

قال المحقق:

الارواء رقم الحدیث (۲۸۶)

سنن ابی داود رقم الحدیث (۷۹۷) جلد ۱ صفحہ ۲۳۲

قال محمود محمد محمود:

متفق عليه

صحیح سنن ابی داود

رقم الحدیث (۸۰۴)

جلد ۱

صفحہ ۲۲۵

قال الالبانی:

صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک منافقین پر بوجھل ترین صلاۃ، صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر ہے

اگر انہیں علم ہو جائے کہ ان میں شرکت کا کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ان میں

ضرور شریک ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر نہ آنا پڑے۔

-☆-

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: شَاهِدَ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا،

قَالَ شَاهِدَ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ

الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ

حَبُوا عَلَى الرُّكْبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ

وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَا بَتَدْرُتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ

أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ

مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثِيرٌ“ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلدا	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلدا	صفحہ ۲۰۷

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صلاۃ الفجر

پڑھائی پھر حضور نے فرمایا کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ نے

عرض کی نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پھر) فرمایا: کیا فلاں آدمی

صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تمہیں علم ہو کہ ان دو صلوات میں کس درجہ اجر و ثواب ہے تو تم

ضرور شریک ہوا اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ بیشک صف

اول صف ملائکہ کی طرح ہے۔ اگر تمہیں علم ہو کہ پہلی صف میں شرکت کا کیا

درجہ ہے تو تم جلدی جلدی اس صف میں شرکت کرو۔ بیشک ایک آدمی کی

دوسرے کے ساتھ صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پاک ہے اور آدمی کی
 دو آدمیوں کے ساتھ صلاۃ ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے سے
 زیادہ پاک ہے۔ صلاۃ میں جتنی تعداد زیادہ ہوگی اتنی ہی اللہ کو محبوب ہوگی۔

-☆-

مسجد میں

عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے
 نصف رات عبادت کا ثواب اور
 فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے
 پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے

عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ

صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

قال الالبانی:

حسن

سنن ابی داود

رقم الحدیث (۵۵۵)

جلد ۱

صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے صلاۃ العشاء باجماعت ادا کی گویا اس نے نصف رات

قیام (عبادت) کا ثواب پایا اور جس نے عشاء اور فجر باجماعت ادا کی گویا

اس نے پوری رات قیام (عبادت) کا اجر و ثواب پایا۔

-☆-

اے ایمان والے! اپنی قسمت پر ناز کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بن

مانگے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دیا ہے۔ یہ سب

شرف اور سب عزتیں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے

کے ناطے ہیں۔ پہلی امتیں رات رات بھر عبادت کرتیں تو انہیں اس کا

اجر و ثواب ملتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خیر الامم پر یہ لطف و کرم فرمایا کہ جو بھی

مسلمان رات عشاء کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے اور اللہ رب

العزۃ اسے آدھی رات کی عبادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جو آدمی

عشاء کی صلاۃ کے ساتھ فجر کی صلاۃ مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اسے پوری رات عبادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

ان احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم آخرت میں جنت اور جنت کی بہاریں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے بنایا ہے۔ ایک ایک عمل پر اتنا اجر و ثواب اللہ اکبر!

یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے اے اہل ایمان! آئیے اللہ ذوالجلال والا کرام سے عہد کریں اے خالق و مالک پہلی کوتاہیاں اور لغزشیں اور معصیتیں معاف فرما۔ آئندہ سے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ عشاء اور فجر کی صلاۃ باجماعت قضا نہیں ہوگی زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں تیری توفیق و امانت سے صلاۃ الجماعت ادا کرتے ہیں گے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی رحمتوں سے مالا مال فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی بندگی کی توفیق و سعادت عطا فرما۔

ای ارحم الراحمین! ہمیں اپنی یاد کا کیف اور سجدوں کا لطف عطا فرما

یہ تو سعادت صرف اس کیلئے ہے جو عشاء اور فجر کی صلاۃ مسجد جا کر

باجماعت ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی سعادتوں کا اندازہ لگائیے جو فجر و عشاء

باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساری رات بندگی کے مزے لوٹتا ہے۔ رات

بھرا اس کے دل کی تار اللہ اللہ کے نغمے چھیڑتی ہے وہ صلاۃ التہجد کو بھی پابندی سے ادا کرتا ہے۔ سحری کے استغفار کو بھی جانے نہیں دیتا اور رات کی طویل گھڑیوں میں اللہ کے حضور دست بدعا بھی رہتا ہے۔

مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ
صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۳۲)	صحیح سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال المحقق:
	رقم الحدیث (۵۶۸)	صحیح ابی داود
جلد ۱ صفحہ ۲۲۹	رقم الحدیث (۷۸۶)	سنن ابن ماجہ
	الحدیث متفق علیہ	قال المحقق:

صفحہ ۲۳۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۹۳)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۰۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۳۷)	صحیح البخاری
صفحہ ۳۲۹	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۷۶)	سنن الدارمی
صفحہ ۱۰۱	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۳۹)	صحیح مسلم
صفحہ ۲۲۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۱۶)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال ابو عیسیٰ:
صفحہ ۲۰۲	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۱۰۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۲۹۱	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۲۵۲)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۵۵۳	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۶۹۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۵۷۰	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۷۴۴)	مسند الامام احمد
		اسنادہ حسن	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۲۰۸	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۵۹)	سنن ابی داود
صفحہ ۱۶۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۵۹)	صحیح سنن ابی داود
		صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا صلاۃ باجماعت ادا کرنا اس کے گھر میں تنہا اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے ۲۰ سے کچھ اوپر درجے ہے۔

-☆-

اسلام ایک اجتماعی دین ہے یہ دین پوری انسانیت کے بھلے کیلئے آیا ہے اور جو خوش قسمت افراد اس نور بھرے دین کی سنہری لڑی میں پروے جاتے ہیں اسلام ان پر خصوصی توجہ اور شفقت فرماتا ہے۔

اگر تنہا صلاۃ کا حکم ہوتا تو اکثر حضرات اس کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے اور یہ غفلت انکی اخروی محرومی کا ذریعہ بن جاتی اس نقصان سے بچاؤ کیلئے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ باجماعت کا حکم دیا ہے کہ کمزور ارادے والے بھی اس کی ادائیگی کے خوگر ہو جائیں۔

نورانی ماحول میں اذان کی پیاری آواز کانوں کے ذریعے دل میں اتری جا رہی ہو اور نبی کریم و حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی جوق در جوق مسجد کا رخ کر رہے ہوں تو اگر کوئی آدمی سستی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ بھی اس ماحول سے متاثر ہو کر مسجد کا رخ کرے گا اور ہو سکتا ہے اسے صلاۃ باجماعت میں سجدہ کا وہ کیف نصیب ہو جائے کہ پھر عمر بھر اللہ کی بارگاہ میں

جھکنا اس کی طبیعت ثانیہ بن جائے۔

انسان تنہا ۲۰ سے زائد صلوات ادا کرے لیکن باجماعت ایک صلاۃ

ان انفرادی ۲۰ سے زائد صلوات سے بہتر ہے۔

ذَالِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ.

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ

صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ

إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ

لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ

مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلد ۵ صفحہ ۳۹۱

رقم الحدیث (۲۰۴۳)

صحیح ابن حبان

اسنادہ صحیح

قال المحقق:

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۲۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اسکے گھر میں یا بازار میں تنہا ادا

کرنے سے پچیس گنا زیادہ درجہ ہے۔

یہ اس وجہ سے کہ

صلاۃ ادا کرنے والوں میں سے کوئی جب وضو کرے اور احسن

طریقے سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے مسجد آنے کا ارادہ صرف صلاۃ

ادا کرنے کیلئے ہو تو اس کے مسجد داخل ہونے تک وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اللہ

اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے ذریعے اس کا گناہ معاف

فرمائے گا۔

اور جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے گی اس وقت تک وہ مسلسل صلاۃ میں ہی ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ وَلَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶

		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۰۱	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۳۹)	صحیح مسلم
صفحہ ۲۹۹ مختصراً	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۰۳)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
صفحہ ۵۷			الموطا لا امام مالک
صفحہ ۲۳۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۹۹)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث متفق علیہ	قال محمود محمد محمود:
صفحہ ۵۸۰	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۱۰)	المصنف لعبدالرزاق
صفحہ ۲۰۲	جلد ۱		المصنف لابن ابی شیبہ

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گھر میں صلاۃ ادا کرنے اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے اس

آدمی کی صلاۃ پچیس درجے زیادہ اجر رکھتی ہے جو مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا

کرتا ہے۔

یہ ایسے کہ

جب وہ وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے تو پھر صلاۃ کی

ادائیگی کیلئے (مسجد کی طرف) نکلے اس کے نکلنے کا قصد صرف صلاۃ کی

ادا ینگى ہو تو جو بھی وہ قدم اٹھائے گا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ جب وہ صلاۃ ادا کرے گا تو ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے صلوات بھیجتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنی صلاۃ کی جگہ میں رہے گا۔

اے اللہ! اس پر صلوات نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما
جب تک وہ صلاۃ کا انتظار کرے گا صلاۃ میں رہے گا۔



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ
خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۳۲) جلد ۱
قال المحقق: صحیح

التعلیق الرغیب جلد ۱ صفحہ ۱۵۲

صحیح ابی داؤد رقم الحدیث (۵۶۹)

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۹
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
لفظ المسند:	صلاة الجميع تفضل على صلاة الرجل وحده خمسة وعشرين ضعفا كلها مثل صلاة		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کی باجماعت صلاۃ (نماز) اس کی گھر میں تنہا صلاۃ سے پچیس درجے زائد ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسٌ

وَعِشْرُونَ جُزْأً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلدا	رقم الحدیث (۲۴۲)	صحیح سنن ابی داود
	صحیح الروض ایضاً	قال المحقق:
جلدا	رقم الحدیث (۴۷۲)	صحیح سنن النسائی
صفحہ ۱۰۵ مطولاً		ولفظ النسائی

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال

تفضل صلاة الجمع على صلاة احدكم وحده بخمسة وعشرين جزءاً
ويجتمع ملائكة الليل والنهار في صلاة الفجر واقرأوا ان شئتم وقران الفجر ان
قران الفجر كان مشهوداً.

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے کسی کی باجماعت صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پچیس
درجے فضیلت رکھتی ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ
أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۳)	صحیح سنن ابن ماجہ
	حسن	قال المحقق:
	رقم الحدیث (۵۶۳)	صحیح ابی داؤد
جلد ۱ صفحہ ۲۲۳	رقم الحدیث (۶۲۹)	صحیح سنن ابن ماجہ
	حسن	قال المحقق:
جلد ۱ صفحہ ۲۳۱	رقم الحدیث (۷۹۰)	سنن ابن ماجہ
	الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے

چوبیس یا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ:

صَلَاةَ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ

وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلدا	صحیح سنن ابن ماجہ
قال المحقق:	صحیح	الروض (۹۹-۱۰۹۸)	قال المحقق:
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۹)	جلدا	سنن ابن ماجہ
قال المحقق:	متفق علیہ	صفحہ ۲۳۰	قال المحقق:
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلدا	صحیح سنن ابن ماجہ
قال الالبانی:	صحیح	صفحہ ۲۳۲	قال الالبانی:
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۵)	جلدا	صحیح البخاری
		صفحہ ۲۰۶	

ترجمة الحدیث:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا آدمی کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے

ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا
صَلَاهَا فِي فَلَاةٍ فَاتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۵۶۰) جلد ۱ صفحہ ۱۶۷
قال المحقق: صحیح

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
باجماعت صلاۃ ادا کرنا تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے
کے برابر ہے پس جب اس نے کی جنگل میں صلاۃ ادا کی تو اس کے رکوع
و سجود کو مکمل کر کے ادا کی تو اس صلاۃ کی فضیلت پچاس صلوات (نمازوں)
تک پہنچ جاتی ہے۔

مساجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ
وَ الْاِئْتِيَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۴۹) جلد ۱ صفحہ ۴۰۷

قال محمود محمد محمود: الحدیث حسن

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۱۴) جلد ۱ صفحہ ۲۳۱

قال الالبانی: حسن

ارواء الغلیل مختصراً جلد ۷ صفحہ ۳۶۳

قال الالبانی، قال الترمذی/ حدیث حسن

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۳۴۷) جلد ۲ صفحہ ۶۲۷

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۴۳۴۸) جلد ۲ صفحہ ۶۲۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد میں خرید و فروخت

اور (بیہودہ) شعر گوئی سے منع فرمادیا۔

-☆-

خرید و فروخت کے وقت انسان بالکل دنیا دار نظر آتا ہے۔ اپنا مال

بیچنے کیلئے عموماً جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ جھوٹ بول کر گاہک کو مال کا

قائل کیا جاتا ہے۔ مال کی وہ خوبیاں بھی بیان کر دی جاتی ہیں جو اس میں نہیں

ہوتیں۔ مال کا عیب چھپایا جاتا ہے جس سے خریدنے والا ظاہر کو دیکھ

کر دھوکہ کھا جاتا ہے انہیں وجوہات کی بنا پر بازار کو ابغض البلاد کہا جاتا ہے۔

لیکن مساجد میں انسان دنیا سے کٹ کر آتا ہے اپنے کئے پر نام

ہونے کیلئے آتا ہے۔ اپنے تعلق باللہ کو مستحکم کرنے کیلئے آتا ہے جھوٹ فریب

اور دھوکہ دہی سے سچی توبہ کیلئے آتا ہے اپنی آخرت سنوارنے اور اپنے اللہ کو

راضی کرنے کیلئے آتا ہے اور طویل سجدے کر کے اپنے خالق و مالک کا قرب

پاتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر مسجد کو احب البلاد کہا جاتا ہے۔ اب اگر مسجد

میں خرید و فروخت کی اجازت دے دی جائے تو خرید و فروخت کے تمام

لوازمات بھی مسجد میں آ جائیں گے اور پھر مسجد جو احب البلاد ہے کی بجائے
استغفر اللہ کچھ اور بن جائے گی اس لئے مساجد میں خرید و فروخت کو ممنوع
قرار دیا گیا ہے۔

مساجد میں بیہودہ شعر گوئی کو بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ ایسے اشعار
سے انسان میں نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔
مساجد میں آمد نفسانی خواہشات کو مٹانے اور روح کو تقویت دینے کیلئے ہے
گناہوں سے لوح دل پاک کرنے اور نیکیوں سے آراستہ ہونے کیلئے ہے
اگر مساجد میں بیہودہ اشعار پڑھنے کی اجازت مل جائے تو مساجد کا مقصد
فوت ہو جاتا ہے پھر یہ مسجد کی بجائے کسی اور چیز کا روپ دھار لیں گی۔ العیاذ
باللہ! اسی لیے بیہودہ اشعار سے مساجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

-☆-

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۳۵) جلد ۱

قال الالبانی: حسن

التعلیق علی ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۳۰۶، ۱۳۰۴)

قال المحقق: حسن

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۶) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں گمشدہ چیز کے

اعلان سے منع فرمایا۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَارِدًا

اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۶۷) جلد ۱ صفحہ ۴۱۷

قال محمود محمد محمود: صحيح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۲۸) جلد ۱ صفحہ ۲۳۶

		صحیح	قال الالبانی:
۱۸۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۷۳)	سنن ابی داؤد
۱۳۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۷۳)	صحیح سنن ابی داؤد
		صحیح	قال الالبانی:
۳۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۵۶۸)	صحیح مسلم
۳۵۸ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۸۵۷۲)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
۶۲۶ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۴۳۴۳)	سنن الکبریٰ للبیہقی
		رواہ مسلم فی صحیح عن ابی الطاہر	قال المحقق:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

جو آدمی سنے کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو

سننے والے کو چاہیے کہ وہ کہے اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ لوٹائے۔ مساجد گم

شدہ چیزوں کے اعلان کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

-☆-

مساجد میں

غلاظت پھینکنا منع ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: التَّفُّلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تَوَارِيَهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۷۴) جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۷۴) جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تو اسے صاف

کر دے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانَ فَلَطَخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَلَ وَجْهَ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْصُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۸

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضور نے مسجد کے قبلہ میں نخامہ دیکھا تو حضور حالت غیض میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے کرید کر صاف کرنے کا حکم دیا ارشاد فرمایا۔

راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نے یہ بھی فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران منگوائی اور اس جگہ زعفران
کو ملوایا اور ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس
کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ سامنے
نہ تھو کے۔

-☆-

مساجد کو پاک و صاف رکھنا چاہئے اسکی نظافت کا اہتمام کرنا
چاہئے۔ مساجد صاف کرنے والے کا اللہ تعالیٰ دل پاک و صاف کر دیتا
ہے۔ اگر کہیں غلاظت نظر آ جائے تو مسجد کی اس جگہ کو اچھی طرح صاف کرنا
چاہئے اگر ہو سکے تو صاف کر کے وہاں خوشبو لگا دی جائے یہ بھی سنتِ مصطفیٰ
ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا بے
حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّومِ فَلَا يُؤْذِنَا
بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۳
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۸۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اس درخت سے کھایا یعنی کچا لہسن کھایا تو وہ ہماری اس مسجد میں اس کی بو سے ہمیں اذیت نہ دے۔

-☆-

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّهُ غَدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ فَوْجَدٍ فِي بُسْتَانِهَا بَصَلًا وَثُومًا فَآكَلُوا مِنْهُ وَهُمْ جِيَاعٌ " فَلَمَّا رَاحَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِذَا رِيحُ الْمَسْجِدِ بَصَلٌ وَثُومٌ " فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرُبُنَا.

تخریج الحديث:

الحديث صحيح

جلد ۲ صفحہ ۳۷

رقم الحديث (۵۶۵)

صحیح مسلم

جلد ۲ صفحہ ۲۱

مجمع الزوائد

رواه الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن

قال الہیثمی:

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر میں شرکت کی وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن پایا تو لوگوں نے حالت بھوک میں پیاز اور لہسن کھایا جب لوگ مسجد میں (صلاة کی ادائیگی کیلئے) آئے تو مسجد کی ساری فضا پیاز اور لہسن کی بو والی ہو گئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اس خبیث درخت سے کھایا ہے (جب تک اس کی بو زائل نہ ہو) وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

☆ -

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيُعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيُعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا
وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد:		جلد ۲	صفحہ ۲۰
قال الہیثمی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لہسن کھایا (ان کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بو آتی ہے اس لیے) وہ ہم سے دور رہے اور ہماری مسجدوں سے بھی دور رہے اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔



یہ کتنی بڑی وعید ہے اس آدمی کیلئے جس کے منہ سے بو آرہی ہو۔
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیے مسواک کا حکم دیا ہے۔ جس
 سے منہ کا کریمہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور منہ سے بو ختم ہو جاتی ہے۔ مساجد
 میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے تو وہاں بھی پاک و صاف منہ لیکر جانا چاہئے
 ایسی کوئی چیز کھا کر نہ جانا چاہئے جس سے منہ بد بو دار ہو جائے۔ یہ بد بو اہل
 ایمان کو تکلیف دیتی ہے اور مساجد میں موجود فرشتوں کو بھی تکلیف دیتی
 ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کتنے پر جلال کلمات ہیں
 فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ.

جس کے منہ سے بو آتی ہے وہ ہماری مساجد سے دور رہے اور وہ
 اپنے گھر بیٹھا رہے۔

پیاز وغیرہ کھا کر مساجد نہیں آنا چاہئے تا وقتیکہ اس کی بو ماری جائے
 یا اس سے بو ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاک دین کی پاک تعلیمات پر اور معطر دین کی
 عطر بیز تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِبَرَكَاتِهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

مساجد میں الحاد-گناہ کبیرہ

عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ مَيَّاسٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا أَرَاهَا إِلَّا مِنَ
الْكَبَائِرِ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ

كَذَاوَ كَذَا قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكَبَائِرِ هُنَّ تِسْعٌ:

الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَآكُلُ الرِّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْحَادُ فِي
الْمَسْجِدِ وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ قَالَ لِي
ابْنُ عُمَرَ اتَّفَرَّقْ مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ أَى
وَاللَّهِ! قَالَ: أَحَى" وَإِلِدَاكَ قُلْتُ عِنْدِي أُمِّي قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ أَلَنْتَ
لَهَا الْكَلَامَ أَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

ترجمة الحديث:

طیلستہ بن میاس فرماتے ہیں

میں نجدات کے ساتھ میں چند گناہوں میں مبتلا ہوا جن کے بارے میں میری رائے یہ تھی کہ یہ کبائر میں سے ہیں۔ تو میں نے اسکا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کر دیا تو آپ نے فرمایا وہ کون سے گناہ ہیں میں نے عرض وہ ایسے ایسے گناہ ہیں آپ نے فرمایا یہ گناہ کبائر سے نہیں ہیں۔

کبائر نو ہیں

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

۲۔ جان کا قتل کرنا

۳۔ جہاد سے بھاگ جانا

۴۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا

۵۔ ربا (سود) کھانا

۶۔ یتیم کا مال کھانا

۷۔ مسجد میں بے دینی کرنا

۸۔ جو کسی کا تمسخر اڑاتا ہے

۹۔ نافرمانی کے سبب والدین کو رلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم آگ کے عذاب سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی ہاں اللہ کی قسم! تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میں نے کہا میرے پاس میری ماں ہے تو آپ نے فرمایا اگر تو اپنی ماں سے نرمی سے بات کرے اور اسے کھانا کھلائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا تا وقتیکہ تو کبار سے اجتناب کرتا رہے۔

-☆-

إِلْحَادٌ فِي الْمَسْجِدِ:

مساجد کو بیوت اللہ، اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔ ان کو پاک و صاف رکھنا اہل ایمان پر فرض ہے۔ یہ مسجدیں اس لیے ہیں کہ ان میں صلاۃ باجماعت ادا کی جائے۔ ذکر کی مجلسیں منعقد کی جائیں قرآن کریم کے درس و تدریس کا انتظام کیا جائے تلاوت قرآن کریم سے اسکی رونق کو دو بالا کیا جائے اس کی آباد کاری ایمان کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

بیشک مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر
(قیامت) پر ایمان لاتے ہیں۔ مسجدیں اس لیے ہیں کہ انسان جب بازار
کی رونقوں میں کھو کر اپنے اللہ کو بھول جاتا ہے تو وہ مسجد کا رخ کرے تاکہ
اس کا اللہ سے ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ بحال ہو جائے۔ مسجد سے باہر کی دنیا میں
انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا باطن ظلمات میں گھر جاتا ہے
وہ دوبارہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کے باطن سے فسق و فجور کی تاریکیاں
چھٹ جائیں اور نہاں خانہ دل عبادت کے انوار سے چمک اٹھے۔

جو آدمی مسجد کی آباد کاری کے خلاف اس کی بے آبادی کی تگ و دو
کرے اور اس میں بے دینی کو فروغ دینے کی کوشش کرے وہ یقیناً کبیرہ گناہ
کا مرتکب ہے ایسے آدمی کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے ابھی درتوبہ کھلا ہے
فوراً اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیے اپنے کیے پر ندامت کرنی
چاہیے تاکہ اس کی رحمتیں واپس آ کر اسے اپنی آغوش میں لے لیں اگر وہ
توبہ نہ کرے بلکہ اپنے عمل پر اترانا شروع کرے تو اسکے ایمان کے رخصت
ہونے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ.

إِلْحَادٌ كَمَا مَعْنَى مَلَا حِظَّهُ هُوَ

الْحَدُّ فُلَانٌ : عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ وَأَدْخَلَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ
الْحَدُّ - إِلْحَادًا كَمَا مَعْنَى هُوَ حَقٌّ سَيُفْجَرُ جَانِبًا وَأُورَاسٌ فِيهِ وَهُوَ شَيْءٌ
دَاخِلٌ كَرِنَا جِوَا سَيُفْجَرُ مِنْهُ هُوَ -

الْحَدُّ فِي الْحَرَامِ : اسْتَحَلَّ حُرْمَتَهُ وَانْتَهَكَهَا

الْحَدُّ فِي الْحَرَامِ : حَرَمٌ كِي حُرْمَتِ خَتْمِ كَرِنَا وَأُورَاسٌ سَيُفْجَرُ جَانِبًا كَرِنَا

الْحَدُّ فِي الدِّينِ : طَعَنَ

الْحَدُّ فِي الدِّينِ : دِينَ فِي طَعْنِ زَنِي كَرِنَا -

المعجم الوسيط ۲/ ۸۱۷

اب تینوں معانی پر غور کیجئے۔

الْحَدُّ : عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ وَأَدْخَلَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ

مساجد اس لیے ہیں کہ ان میں حق کا بول بالا ہو، احکامات الہیہ اور

سنتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اشاعت و ترویج ہو۔ وہ آدمی

کتنا بد نصیب ہے جو مساجد میں حق سے عدول و انحراف کرے اور حق میں

باطل کی آمیزش کرے ایسا کرنا یقیناً گناہ کبیرہ ہے۔ وہ خطباء جو جوش

خطابت میں حق سے عدول کرتے ہیں منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ

کر حق اور باطل کی آمیزش کرتے ہیں صرف اپنی واہ واہ کروانے کیلئے بے سرو پابا تیں کر کے حق کے حسن کو داغدار کرتے ہیں انہیں یہ فرمانِ ذیشان اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ ارتکابِ کبیرہ ہے اور کبیرہ پر اصرار انسان کو کفر تک لے جاتا ہے۔

الْحَدِّ فِي الْحَرَمِ : اِسْتَحْلٌ حُرْمَتَهُ وَاَنْتَهَكَهَا.

اللہ کے گھر کی حرمت کو پامال کرنا اس کے تقدس کو نظر انداز کرنا یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے۔ مسجد، اللہ کا گھر ہے اس کی عزت و حرمت ہر مسلم پر فرض ہے اور اسکے ایمان کا تقاضا ہے اس کی بے حرمتی اور اس کے تقدس کی پامالی کا مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں جو ایسا کرتا ہے وہ ظالم ترین ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ

وَسَعَى فِي خَرَابِهَا.

اس بد نصیب سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرتا ہے اور اسے بے آباد و خراب کرنے کی سعی کرتا ہے۔

الْحَدِّ فِي الدِّينِ : طَعْنٌ

دین میں طعن زنی کرنا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے اور پھر دین میں طعن زنی کیلئے مساجد کا انتخاب پر لے درجے کی حماقت اور بد نصیبی ہے۔

دینِ اسلام نے ہمیں عزتیں عطا فرمائیں اس دین کے صدقے ہم پر اللہ
ذوالجلال لطف و کرم فرماتا ہے تو جو بد بخت ان میں طعن و تشنیع کرے اسے اپنا
انجام نہیں بھولنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ وَاجْعَلْنَا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْقَائِمِي الْعَابِدِينَ آمِينَ بِرُكَّةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

بے ادب کسی مسجد میں

امامت کے لائق نہیں

عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّي لَهُمْ فَمَنْعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۸۱) جلد ۱ صفحہ ۱۸۳

صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۳۸۱) جلد ۱ صفحہ ۱۳۱

قال الالبانی: حسن

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۳۶) جلد ۴ صفحہ ۵۱۶

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۵۱۳) جلد ۱۳ صفحہ ۶۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سہل السائب بن خلاد جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے اصحاب میں سے ہیں سے روایت ہے کہ

ایک آدمی اہل اسلام کی ایک جماعت کی امامت کیا کرتا تھا تو اس

نے (ایک دن) قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اس کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے۔

جب وہ فارغ ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

یہ اب تمہیں صلاۃ کی امامت نہ کرائے۔

اس نے اس کے بعد انہیں صلاۃ پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے

اسے روک دیا اور اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا دیا۔

اس آدمی نے اس بات کا ذکر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے کیا تو حضور نے فرمایا

ہاں میں نے ہی تمہیں امامت کرانے سے منع کیا ہے۔

راوی حدیث بیان کرتے ہیں

میرا یہ گمان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی

ارشاد فرمایا:

بے شک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے۔

-☆-

ایک آدمی خیر القرون میں اہل اسلام کو صلوات کی امامت کرواتا ہے وہ ایک دن قبلہ کی جانب تھوک دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے منصب امامت سے برطرف کر دیتے ہیں حالانکہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا اور کعبہ مشرفہ ساڑھے چار سو کلومیٹر دور ہے۔ اس کی یہ غلاظت کعبہ پر جا کر نہیں پڑی اس کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امامت سے ہٹا دیا وجہ واضح ہے کہ اگرچہ کعبہ مشرفہ دور ہے لیکن اس نے اس سمت کا ادب نہیں کیا جدھر کعبہ ہے۔ غور فرمائیے جو سمت کعبہ کا ادب نہ کرے وہ امامت کے لائق نہیں تو جو کعبہ کے کعبہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و احترام نہ کرے وہ امامت کے کیسے لائق ہو سکتا ہے۔

جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں نامناسب بات کہے اور آپ کی شانِ رفیع کا خیال نہ رکھے تو اسے کیسے امامت کے لائق سمجھا جاسکتا ہے۔

إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بیشک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی۔

کے الفاظ یاد رکھنے چاہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ رفیع کا خیال نہ رکھے اور آپ کی شانِ اقدس میں عام الفاظ استعمال کرے تو یقیناً اس نے بھی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی ہے اور فرمان الہی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ.

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

اہل ایمان کو چاہئے کہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے لگیں تو دیکھ لیں مصلی امامت پر کون ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بے ادب کے پیچھے سجدہ کر کے اپنی زندگی بھر کی کمائی ضائع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا
 نیاز مند رہنے کی توفیق عطا فرمائے، بے ادبی اور بے ادبوں سے محفوظ
 و مامون فرمائے۔ آمین

برکتہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

روئے زمین مسجد و طہور

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۳۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۵)	جلد ۶	صفحہ ۹۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۸

صفحہ ۸	جلد ۲	رقم الحدیث (۵۲۲)	صحیح مسلم
صفحہ ۹	جلد ۲	رقم الحدیث (۵۲۳)	صحیح مسلم

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

-☆-

پہلی امتوں کو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے عبادت خانہ جانا پڑتا تھا وہ عام جگہ پر صلاۃ ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کو اس قابل بنا دیا کہ اس میں بلا جھک صلاۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

اس خیر الامم پر کتنا بڑا کرم ہے کہ جہاں کہیں محو سفر ہو اور دوران سفر صلاۃ کا وقت آجائے اور قریب کوئی مسجد نہ ہو تو وہیں صلاۃ ادا کر لی جائے یہ تمام زمین اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے مسجد قرار دے دی ہے۔

اس حدیث پاک میں

جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا مِثْلِي“ (میرے

لئے) قابل غور ہے۔

اللہ کے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ جس کی شان الصمد ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے لیکن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس درجہ محبت ہے کہ آپکی خاطر آپ کو خوش کرنے کیلئے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد قرار دے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زمین کو صرف مسجد ہی قرار نہیں دیا بلکہ اسے ٹھہور بھی قرار دیا ہے یعنی اتنا پاک و صاف کر دیا ہے کہ اس امت کا کوئی بھی فرد کہیں بھی ہو اور اسے صلاۃ کے وقت وضو کرنے کیلئے پانی میسر نہ ہو تو اسی طیب و طاہر زمین سے تیمم کر لے اور تیمم کے بعد بلا جھک صلاۃ ادا کر لے۔

ہر دین و مذہب اپنی عبادت گاہ کا بڑا خیال رکھتا ہے عبادت گاہ کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر کوئی غیر کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ کرنا چاہے تو اس دین و مذہب کے پیروکار عبادت گاہ کے تحفظ کیلئے اپنا سرتک کٹوا دیتے ہیں۔ اپنے بیوی بچے قربان کر دیتے ہیں لیکن کسی غیر کا تسلط برداشت نہیں کرتے۔

ایک مسلم کی غیرت سب سے بڑھ کر ہوتی ہے اس کا جذبہ بے نظیر
و بے مثال ہوا کرتا ہے یہ اپنے دین و ایمان کی خاطر سب کچھ برداشت
کرنے کیلئے تیار رہتا ہے سرفروشی اور جانثاری اس کے خمیر میں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کے ضمیر کو بیدار
کیا ہے اور اس کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیا ہے یہ اعلان کر کے کہ

جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا.

تمام روئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ ایک
مسلم کو یہ باور کرایا ہے کہ ساری زمین تیری عبادت گاہ ہے اٹھ اور اس
عبادت گاہ سے غیر کا عمل دخل ختم کر دے اور اللہ کی وحدانیت اور حضور کی
رسالت کا پرچم ہر جگہ بلند کر دے۔

لیکن

الامان اے گردش نہہ آسماں

مسجد مومن بدست دیگران

مَبَارِكِ الْإِبِلِ أَوْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

میں صلاۃ ادا کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسَأَلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۰
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۱
قال الترمذی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۸

		الحديث صحیح	قال محمود محمد محمود:
۲۳۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحديث (۷۷۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۵۹۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحديث (۱۷۰۰)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ صحیح علی شرطہما	قال الارنؤوط:
۲۲۲ صفحہ	جلد ۳	رقم الحديث (۱۳۸۳)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ صحیح	قال الارنؤوط:
۳۸۳ صفحہ	جلد ۱		المصنف لابن ابن شیبہ
۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحديث (۷۹۵)	صحیح ابن خزیمہ
۲۰۲ صفحہ	جلد ۱		مسند ابن عوانہ
۲۰۳ صفحہ	جلد ۲	رقم الحديث (۵۰۲)	شرح السنۃ
		هذا حدیث حسن	قال البغوی:
۲۰۳ صفحہ	جلد ۲	رقم الحديث (۵۰۳)	شرح السنۃ
		هذا حدیث حسن صحیح	قال البغوی:
۲۰۳ صفحہ	جلد ۲	رقم الحديث (۵۰۳)	شرح السنۃ
۲۵۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحديث (۶۰۱)	مجمع البحرين
		حسن	قال محمد حسن محمد:

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں

صلاة ادا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اونٹوں کے باڑے میں صلاة ادا نہ کرو کیونکہ یہ شیاطین کی آماجگاہ

ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکریوں کے باڑے میں صلاة ادا

کرنے کے بارے میں استفسار کیا گیا

تو حضور نے ارشاد فرمایا

بکریوں کے باڑے میں صلاة ادا کر لیا کرو کیونکہ یہ برکت سے

لبریز ہے۔

-☆-

اونٹ بڑے ہوتے ہیں اور انکی ٹانگیں بھی بڑی ہوتی ہیں اور جب

وہ مست ہو جائے تو انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس لیے مبارک

الابل میں صلاة ادا کرنے سے منع فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ مومن صلاة میں

مشغول ہو اور اونٹ بپھر جائے اور اسے زخمی کر دے۔

اگر صلاة کا وقت آجائے کوئی اور جگہ نہ ہو اور اونٹ بندھے ہوئے

ہوں اور انسان ان سے کچھ فاصلے پر جس سے کسی قسم کے نقصان و تکلیف

کا اندیشہ نہ ہو وہاں صلاۃ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ملاحظہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۳۰) جلد ۱ صفحہ ۱۵۳
شرح السنۃ للبخاری جلد ۲ صفحہ ۲۰۵

ترجمہ الحدیث:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنے اونٹ
کی طرف صلاۃ ادا کر رہے تھے (ان سے اس بارے میں پوچھا گیا
تو) انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے صلاۃ
ادا کرتے دیکھا ہے۔

-☆-

مساجد کے سلسلہ میں یہ چند کلمات ترتیب دیے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی

رحمتِ خاصہ کے صدقے انہیں اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہم

سب کو دین متین کا سچا خادم بننے کی سعادت عطا فرمائے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِي فِي
ذُرِّيَّتِي وَاِنِّي تُبِّتُ اِلَيْكَ وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي
مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ. اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبِرْكَةِ
مَنْ اتَّخَذْتَهُ حَبِيْبًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى اِلٰهِ مِنَ
الصَّلٰوٰتِ اَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمٰتِ اَزْكٰهَا.

مرتب

محمد کریم سلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم - مسجد خضراء

و جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

فیصل آباد

لیلۃ البدر: شب ۷ ارمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

بمطابق 13 دسمبر 2000ء

مصادر و مراجع

- ۱- قرآن کریم
- ۲- صحیح البخاری
للامام البخاری
- ۳- صحیح مسلم
للامام مسلم
- ۴- سنن الترمذی
للامام الترمذی
- ۵- صحیح سنن الترمذی
للالبانی
- ۶- سنن النسائی
للامام النسائی
- ۷- صحیح سنن النسائی
للالبانی
- ۸- سنن ابی داؤد
للامام ابی داؤد السجستانی
- ۹- صحیح سنن ابی داؤد
للالبانی
- ۱۰- سنن ابن ماجه
لابن ماجه قزوینی
- تحقیق بشار عواد معروف
- ۱۱- سنن ابن ماجه
لابن ماجه قزوینی
- تحقیق محمود محمد محمود
- ۱۲- صحیح سنن ابن ماجه
للالبانی

- ۱۳- السنن الكبرى للبيهقي
- ۱۴- شعيب الايمان للبيهقي
- ۱۵- صحيح ابن حبان لابن حبان
- ۱۶- تعليق ابن حبان شعيب الارنؤوط
- ۱۷- شرح السنة للبغوي
- تحقيق: شعيب الارنؤوط
- ۱۸- مصابيح السنة للبغوي
- ۱۹- صحيح ابن خزيمة لابن خزيمة
- تحقيق: الاعظمي والالباني
- ۲۰- المسند الحميدي للحميدي
- ۲۱- المعجم الكبير للطبراني
- ۲۲- المعجم الاوسط للطبراني
- ۲۳- المعجم الصغير للطبراني
- تحقيق احمد محمد شاكر و
- حمزه احمد الزين
- ۲۴- مسند الامام احمد
- ۲۵- مسند الامام احمد شعيب الارنؤوط

	٢٦-	تحفة الاشراف
للخطيب ابريزي	٢٧-	مشكاة المصابيح
للمندري	٢٨-	الترغيب والترهيب
للالباني	٢٩-	صحيح الترغيب والترهيب
للداري	٣٠-	سنن الداري
تحقيق: حسين سليم اسد		
للداري	٣١-	سنن الداري
تحقيق: محمد عبدالله الرحمن		
للالباني	٣٢-	ارواء الغليل
لابي داود الطيالسي	٣٣-	مسند ابي داود الطيالسي
لابي نعيم الاصبهاني	٣٤-	حلية الاولياء
للمنوي	٣٥-	رياض الصالحين
للهميشي	٣٦-	مجمع الزوائد
للساكن	٣٧-	المستدرک
للذهبي	٣٨-	تلخيص المستدرک
تحقيق: ابو عبدالله عبد السلام		

- ۳۹۔ الادب المفرد البخاری
- ۴۰۔ صحیح الادب المفرد للامیالی
- ۴۱۔ المصنف لابن ابی شیبہ
- ۴۲۔ المصنف لعبدالرزاق
- ۴۳۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی لابن یعلیٰ الموصلی
تحقیق: حسین سلیم اسد
- ۴۴۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی
- ۴۵۔ جامع الاصول تحقیق عبدالقادر الارنؤوط
- ۴۶۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی
- ۴۷۔ عمدۃ الحفاظ للسمین الحلبي
- ۴۸۔ مسند ابی عوانہ للاسفرائینی
- ۴۹۔ فتح الباری تحقیق: اعن عارف
- ۵۰۔ اتحاف السادة المتقين لابن حجر
- ۵۱۔ مجمع البحرين للزبیدی
- ۵۲۔ موارد النظمآن تحقیق: محمد حسن محمد
للھیشمی

لا بن حجر	۵۳- المطالب العالیہ
للشعرانی	۵۴- الطبقات الکبریٰ
للتوکل	۵۵- تذکرہ مشائخ نقشبندیہ
لابن الاثیر	۵۶- النہایۃ
للإمام مالک	۵۷- الموطأ
للزورکشی	۵۸- اعلام الساجد
مولیس معلوف	۵۹- المنجد
للغافقی	۶۰- لمحات الانوار
تحقیق: رفعت فوزی عبدالمطلب	
الدکتور ابراهیم انیس واصدقانی	۶۱- المعجم الوسیط

اللہ تعالیٰ سے فضل و کرم حضور نبی کریم ﷺ کی نظر و نصرت



8 ایگزیمٹ کاغذ پر مشتمل اسلامیات کی ترویجی

جامعہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد نزد کوٹہ روڈ فیصل آباد
میں

دو سالہ
کورس

پانچ اجزاء

شریک ہونیوٹ طلباء،
انشاء اللہ عربی کلمہ عربی کلمہ عربی کلمہ
عربی سے لاد و لاد سے عربی، عربی مقدمات
عربی میں اظہار کلمہ اسلامیتوں آراستہ

داخل
مدل میں طلباء کا ہونا

خصوصیات

- پاکیزہ ماحول
- ماہر اساتذہ کی اہمیت و تکریم
- کمپیوٹر کی تعلیم
- تعلیم کیساتھ تربیت
- مختی، تجربہ کار ماہر اساتذہ
- جدید ہاسٹل

مفتی محمد رفیع صاحب
جامعہ تبلیغ الاسلام
مفتی آباد نزد کوٹہ روڈ فیصل آباد 04691-361860